آفاقی بات

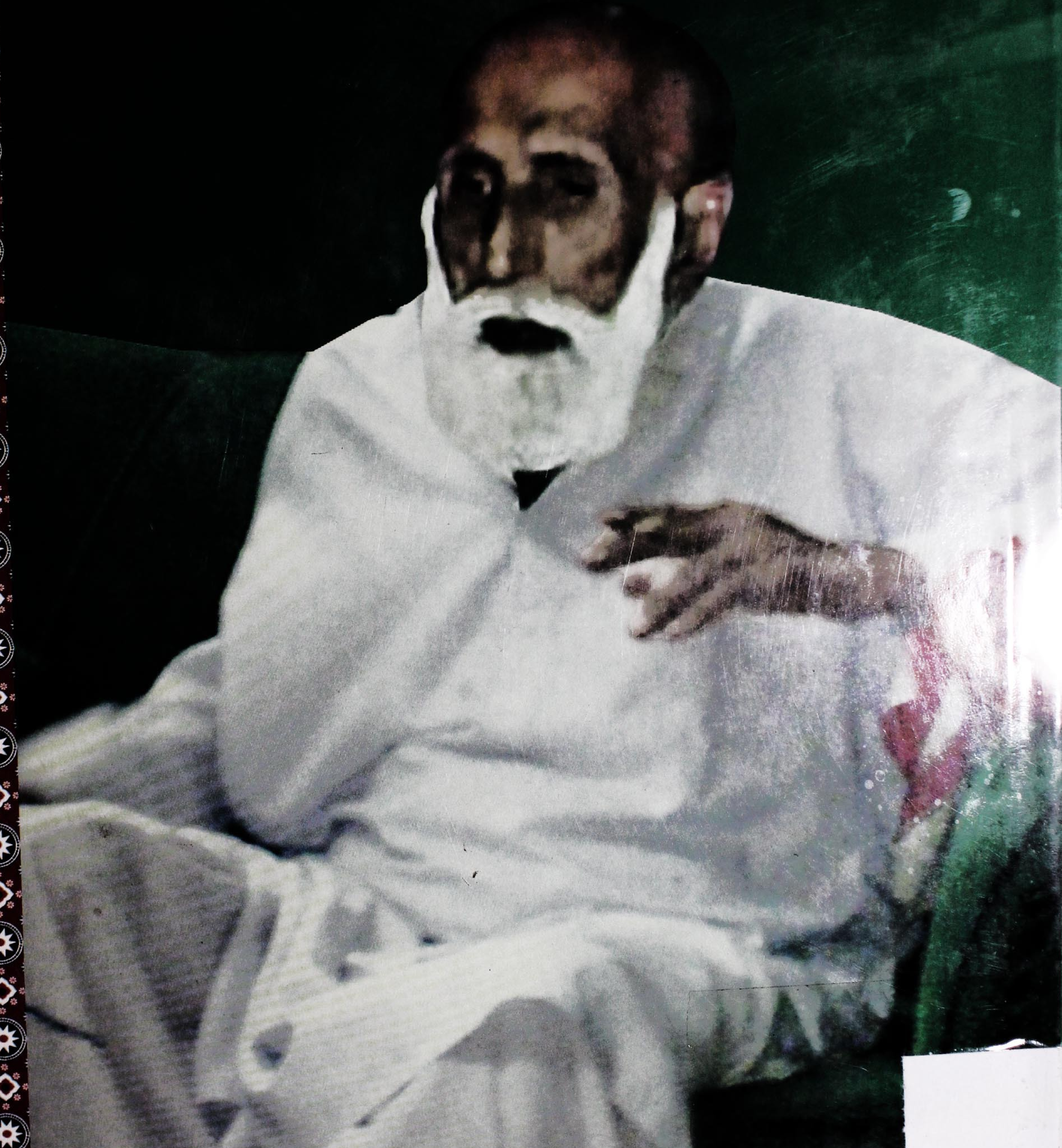

Marfat.com

Marfat.com

آفاقی بات

مصنف

محمد شکور شاکر نمانا

Marfat.com

حقوق وضوابط محفوظ

کتاب کا نام: آفاقی بات

مصنف: محمد شکور شاکر نمانا

کمپوزنگ: ندیم عباس سموں

تالیف وترتیب: عائشہ زادی راؤ

پروف ریڈنگ: امداد علی شاہ

ناشر: مومل صبا کامران رانا

مددگار: محترم جناب نورانی سائیں

قیمت: صدقہ جاریہ سداں جاریہ

رقم: ہدیہ دعا کا

159597

ملنے کا پتہ

فقراء درگاہ عالیہ مرشد پاک بابا نمانو سائیں صوفی قادری قلندر

امن پور شریف جلال گھوٹکی سندھ

فون: 0723681722، موبائل: 03005207923

Email: rao_awais@ymail.com

www.rrgroup.com.pk, www.bhs-suk.org

Marfat.com

فہرست

نمبر	مضامین	صفحا	نمبر	مضامین	صفحا
1	سورۃ آل عمران کا ترجمہ	9	25	اللہ کے بندوں کی محفل میں شریک ہونے کا فن	47
2	کتاب پڑھنے سے پہلے عرض گذارش	20	26	اللہ کی قدرت ہمارے بہلانے کے لیے	48
3	کتاب کی دُعا	21	27	کسی کی پردہ داری	49
4	خیال	22	28	اللہ کی مخلوق	50
5	از طرف محمد شکور شاکر نمانا	23	29	اللہ کو حساب دینا	51
6	از طرف محمد شکور شاکر نمانا	25	30	اپنی اصلاح آپ	53
7	اوادنیٰ بندہ اور غلام نمانا سائیں کا	26	31	خط غلطی معافی کے خطوط	54
8	درخواست جنت کے دربان کو	27	32	تلخ حقیقت فقیر کی	55
9	خداوندِ کریم سے خط کی خطا کی معافی کے لیے عرضِ	28	33	خط میں صرف اپنی بات	57
10	دُرود پاک حضرت محمدؐ کے نام کرتا ہوں	30	34	چودہ طبق	59
11	از طرف آستانہ امن پور، گھونکی	32	35	اللہ کا بندہ	60
12	خط	33	36	بُرا بھی ایک کردار ہی سمجھ	61
13	اللہ اور بندے کا رشتے، راستے	35	37	اللہ کا حکم ہے یا شیطانی وسوسہ	62
14	خط (جناب کرنل صغیر حیدر شاہ)	37	38	اللہ نے جو دیا اُس سے انکار نہ کر	64
15	دل کی زبان دل والوں کے کان	37	39	اللہ ہر کام کی قبولیت کی قیمت لیتا ہے	65
16	ماں کے نام خط	40	40	مزاج اور مذہب	66
17	از طرف عاجز ناتواں	41	41	ذکر کی تیسری آنکھ	67
18	حضرت محمدؐ میری روح کے بھی محبوب	42	42	اللہ کے ظہور کے نظارے	68
19	اللہ کی حکمت رمز	45	43	ٹائم بڑھانا قابو میں	69
20	بھلائی کا حل	45	44	حق موجود کیا ہے؟	70
21	فکر ذکر	46	45	فضائل	71
22	اسکیل دُعا کا پیمانہ	46	46	اللہ چُنتا ہے کام کے لیے	72
23	ایک سوت پیمانہ ایک کلومیٹر کے	46	47	چوہے اور جادوگر کی حکمت	72
24	ماں کی دُعا اسکیل برابر ایک لفظ خزانے کے	46	48	فنافی الفقت	73

Marfat.com

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
[illegible]	[illegible]	73	[illegible]	حضرت عثمان [illegible]	105
[illegible]	[illegible]	73	--	حافظ [illegible]	105
[illegible]	[illegible]	73	[illegible]	حضرت فضیل	106
[illegible]	[illegible]	73	[illegible]	[illegible]	106
[illegible]	[illegible]	75	80	حضرت عائشہ صدیقہ	106
[illegible]	[illegible]	75	81	[illegible]	107
[illegible]	[illegible]	75	82	حضرت غوث اعظم	107
[illegible]	[illegible]	75	83	حضرت عثمان غنی	108
[illegible]	[illegible]	76	84	[illegible]	108
[illegible]	[illegible]	--	85	[illegible]	108
[illegible]	[illegible]	79	86	عباسی خلیفہ مامون الرشید	109
[illegible]	[illegible]	80	87	علامہ عنایت اللہ مشرقی	109
[illegible]	[illegible]	82	88	حضرت معروف کرخی	109
[illegible]	[illegible]	84	89	خواجہ معین الدین چشتی	109
[illegible]	[illegible]	92	90	حکیم محمد سعید (ہمدرد)	110
[illegible]	[illegible] (1)	93	91	بابا فرید الدین گنج شکر	110
[illegible]	[illegible] (2)	97	92	راجر بیکن	110
[illegible]	[illegible]	99	93	ٹینی سن	110
[illegible]	[illegible]	100	94	حضرت یحییٰ معاذ الرازی	111
68	[illegible]	101	95	ہربرٹ اسپنسر	111
[illegible]	حضرت سلیمان علیہ السلام	102	96	فیثاغورث	111
70	[illegible]	103	97	حضرت یوسف اسباطؒ	111
71	حکیم لقمان	103	98	ڈاکٹر سموئیل جانسن	112
[illegible]	[illegible]	104	99	ملٹن	112
73	[illegible]	104	100	ماوزے تنگ	112
74	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	104	101	سنیکا	112
75	حضرت عمر فاروق اعظمؓ	105	102	حضرت امام شافعیؒ	113

Marfat.com

صفحا	مضامین	نمبر	صفحا	مضامین	نمبر
137	دُعا درد مریض کی	130	113	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی	103
138	کلام (اے ہادی پاک)	131	113	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	104
139	شان علیؓ	132	113	نپولین	105
140	شب و روز کر	133	114	حضرت ثعبان ثوریؒ	106
141	نعت	134	114	فرینکلن	107
142	ہمہ اوست	135	114	حضرت امام حسنؓ	108
143	اس کتاب میں بندے کے لیے	136	114	حضرت داؤد علیہ السلام	109
145	کتاب کی بات	137	115	متفرق شخصیات	110
147	غرق غلامی میں	138	115	اقوالِ نامعلوم شخصیات	111
148	ہر کوئی آپ جانیں	139	117	ہادی برحق رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ	112
149	بے بسی بھی بے خوفی بھی	140	121	کتاب	113
151	خدشات	141	122	آگہی میری	114
151	اشعار	142	123	کلام ہادی (پل پہلے پہنچ جائے نمانو کے پاس)	115
152	بندا بھی ہمہ اوست بھی	143	124	کلام ہادی (شجرہ شجرہ سجاد میں)	116
153	عدل کا بدلہ	144	125	انسان پچھتاتا ہی رہیگا	117
155	کلام (عبد ہوں)	145	126	عاقبت کا راستہ	118
156	معرفت کا سلسلہ	146	127	آستانہ	119
157	آدمی کی خواہش ہی خواہش	147	127	خیال	120
158	اقوال	148	128	میرے پاس	121
159	مرشد کا نئے طالب سے سوال	149	129	حمد	122
160	بغداد سے چلی آواز	150	130	کلام (فقیر فکر شدید)	123
161	حسینؓ کو سلام	151	131	اقوال و اشعار	124
161	امام میں شرمندہ ہوں	152	131	دنیا میری ہے	125
162	اللہ اور بندے کے بیچ	153	133	دُعا (بیڑا پار کر دے)	126
163	اچھی بات	154	134	دُعا (رب رکھ لاج راستہ کھول)	127
163	سچی بات	155	135	کلام (ذات تون)	128
164	اپنوں کو نصیحت	156	136	خواہش	129

Marfat.com

نمبر	مضامین	صفحا	نمبر	مضامین	صفحا
157	دنیا گذر گاہ ہے	165	182	معلومات	186
158	ہو تو ہو بھی جائے	166	183	شاکر ضامن	187
159	خیال کا فرق	167	184	شاکر ضامن	188
160	انجام	167	185	اقوال شاکر	189
161	پنجابی کلام	168	186	پہلے سے	194
162	عشق مجاز	169	187	اشعار	195
163	کافي	170	188	اشعار و اقوال	196
164	دوهڙا	170	189	انکساری	197
165	معرفت کا آستانہ	171	190	مال و دولت	198
166	دُعا مومل صبا نامہ	172	191	اقوال شاکر	199
167	دُرستگی رہبر	173	192	اقوال و اشعار	200
168	کو بکو ڈھونڈ	173	193	اقوال شاکر	201
169	موت سے پہلے کا مزہ	174	194	دوست الله انوار الٰہی	202
170	یاد نہیں کلمہ	175	195	ق-م-ت- کی نشانی	203
171	سچ کا سفر	176	196	دُعا دوستوں کو	204
172	جوان فرض	177	197	نورانی نامہ	206
173	وقت	178	198	دُعا (جو ہوتا ہونے ہی دیجئے)	207
174	پیسے کا استعمال	178	199	الله تو دیکھ رہا ہے صبح شام	208
175	دُعا ماں	179	200	اشعار و اقوال	209
176	شاکر کی ٹکر	181	201	اقوال شاکر (1)	210
177	نام کا سہارا	182	202	اقوال شاکر (2)	212
178	رستو پنڌ جو	183	203	اقوال شاکر (3)	214
179	مون اویس	183	204	الله کی تلاش میں فریب وہ نہ آئے قریب	215
180	الله جو قسم	184	205	اقوال	217
181	حق موجود	185	206	مذہب	217

Marfat.com

باب اوّل

مقدمہ فقیر کا

Marfat.com

از طرف آستانہ
امن پور گھوٹکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اُمت کے مالک اور مالکِ کائنات کے ادب سے اسلام کو قبلہ سمجھ کر آپ کو کعبہ سے بڑھ کر طواف کرتا ہوں آپ کے نام کی ذات کو جھک کر سلام کرتا ہوں، پیار کا آپ کا دیا پیالہ پیا ہے، اس لیے محبت سے محمدؐ اہم ہمارا احمدؐ ہے اس لیے جھک کر ادب سے عرض گذارش ہے کہ آج جو اسلام لوگ بتا رہے ہیں وہ ہے یا کچھ اور ہے اسلام کچھ اور تھا۔ میری عاجزانہ گذارش ہے یہ واضح آپ اشارہ کریں جو ہم سمجھ سکیں اس بہانے رخ رخسار کا دیدار ہو جائے گا اور میں چہرہ اقدس کے دیدار سے مستفید ہو جاؤں۔

آپ کا ادنیٰ اُمتی
آپ کے سامنے بے نام

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

طالب نمانو کے اے بندۂ عاجز میری شریعت پر عمل وہ اسلام ہے جو کہ قرآن میں حکم الٰہی ہے اور جو شخص بھی میری حدیث میری شریعت میرا طریقہ اپنا لے گا تو وہ میرا اُمّتی ہو جائے گا۔ تم میں سے اگر کوئی میرے دیدار کا طالب ہو تو میری حدیث کے ہر ایک لفظ سے محبت کرے تو وہ ہی دیدار کرے گا اور اس کا ہی فائدہ ہو گا اے عاجز بندہ باقی توں بڑا خوش قسمت ہے تجھے ہم نے اللہ سے سفارش کر کے حضرت واحد بخش نمانو سائیں دیا ہے حدیث ان سے پوچھ قرآن کا بھی اُن سے پوچھ اگر نمانو سائیں کے لیے پوچھنا ہو تو مجھ سے پوچھ۔

Marfat.com

سورۃ آل عمران کا ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ﴿۱﴾ خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا ﴿۲﴾ اس نے (اے محمد ﷺ) تم پر سچی کتاب نازل
کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی ﴿۳﴾ (یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے (تورات اور انجیل
اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا (ہے) نازل کیا جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہو گا اور
خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے ﴿۴﴾ خدا (ایسا خبیر و بصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ﴿۵﴾ وہی تو ہے
جو (ماں کے پیٹ میں) جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ﴿۶﴾ وہی تو ہے جس نے
تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا
اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے
ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل مند ہی قبول کرتے ہیں ﴿۷﴾ اے پروردگار
جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے
﴿۸﴾ اے پروردگار! تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کر لے گا بے شک خدا خلاف وعدہ
نہیں کرتا ﴿۹﴾ جو لوگ کافر ہوئے (اس دن) نہ تو ان کا مال ہی خدا (کے عذاب) سے ان کو بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ہی (کچھ کام آئے گی) اور یہ
لوگ آتش (جہنم) کا ایندھن ہوں گے ﴿۱۰﴾ ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہو گا جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی
تو خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے ﴿۱۱﴾ (اے پیغمبر) کافروں سے کہدو کہ تم
(دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۲﴾ تمہارے لیے دو گروہوں میں
جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے (قدرت خدا کی عظیم الشان) نشانی تھی ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا
گروہ (کافروں کا تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا اور خدا اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے جو اہل بصارت ہیں
ان کے لیے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے ﴿۱۳﴾ لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے
ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس
بہت اچھا ٹھکانا ہے ﴿۱۴﴾ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان
کے لیے خدا کے ہاں باغات (بہشت) ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا
کی خوشنودی اور خدا (اپنے نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۱۵﴾ جو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ
معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ﴿۱۶﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ
خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں ﴿۱۷﴾ خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور
فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ﴿۱۸﴾ دین

Marfat.com

تو خدا کے نزدیک اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو (اس دین سے) اختلاف کیا تو علم ہونے کے بعد آپس کی ضد سے کیا اور جو شخص خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو خدا جلد حساب لینے والا (اور سزا دینے والا) ہے ﴿۱۹﴾ اے پیغمبر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی (خدا کے فرمانبردار بنتے ہو) اور اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پالیں اور اگر (تمہارا کہا) نہ مانیں تو تمہارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچا دینا ہے اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۲۰﴾ جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف (کرنے) کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو ﴿۲۱﴾ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں (ہوگا) ﴿۲۲﴾ بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (خدا یعنی تورات سے) بہرہ دیا گیا اور وہ (اس) کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ (ان کے تنازعات کا) ان میں فیصلہ کر دے تو ایک فریق ان میں سے کج ادائی کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے ﴿۲۳﴾ یہ اس لیے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بہتان باندھتے رہے ہیں اس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ﴿۲۴﴾ تو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ان کو جمع کریں گے (یعنی) اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں اور ہر نفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۵﴾ کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۶﴾ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے ﴿۲۷﴾ مؤمنوں کو چاہیے کہ مؤمنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿۲۸﴾ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۹﴾ جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پا لے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے ﴿۳۰﴾ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۳۱﴾ کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۳۲﴾ خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا ﴿۳۳﴾ ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۳۴﴾ (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۳۵﴾ جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ پروردگار! میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کے لیے) لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ﴿۳۶﴾ تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے

Marfat.com

پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ﴿۳۷﴾ اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے ﴿۳۸﴾ وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض یعنی (عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے ﴿۳۹﴾ زکریا نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا کہ میں تو بڈھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۴۰﴾ زکریا نے کہا کہ پروردگار (میرے لیے) کوئی نشانی مقرر فرما خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح و شام اس کی تسبیح کرنا ﴿۴۱﴾ اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے ﴿۴۲﴾ مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا ﴿۴۳﴾ (اے محمد ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم کا متکفل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے ﴿۴۴﴾ (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ ابن مریم ہوگا (اور) جو دنیا اور آخرت میں با آبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے ہوگا ﴿۴۵﴾ اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہوگا ﴿۴۶﴾ مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ﴿۴۷﴾ اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا ﴿۴۸﴾ اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہو کر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے ﴿۴۹﴾ اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۵۰﴾ کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۵۱﴾ جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے نافرمانی اور (نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرف دار اور میرا مددگار ہو حواری بولے کہ ہم خدا کے (طرفدار اور آپ کے) مددگار ہیں ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں ﴿۵۲﴾ اے پروردگار جو (کتاب) تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ ﴿۵۳﴾ اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لیے) چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے ﴿۵۴﴾ اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق

Marfat.com

(وغالب) رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا﴿۵۵﴾ یعنی
جو کافر ہوئے ان کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا﴿۵۶﴾ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے
رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دے گا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا﴿۵۷﴾ (اے محمد ﷺ) یہ ہم تم کو (خدا کی) آیتیں اور حکمت بھری
نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں﴿۵۸﴾ عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو
جا تو وہ (انسان) ہو گئے﴿۵۹﴾ (یہ بات) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا﴿۶۰﴾ پھر اگر یہ لوگ
عیسیٰ کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں اور تم کو حقیقت الحال تو معلوم ہو ہی چلی ہے تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں تم اپنے
بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر دونوں فریق (خدا سے) دعا و التجا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں﴿۶۱﴾ یہ
تمام بیانات صحیح ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک خدا غالب اور صاحبِ حکمت ہے﴿۶۲﴾ تو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو خدا مفسدوں کو خوب
جانتا ہے﴿۶۳﴾ کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی) ہے اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا
کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ
(اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرماں بردار ہیں﴿۶۴﴾ اے اہلِ کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں
جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں (اور وہ پہلے ہو چکے ہیں) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے﴿۶۵﴾ دیکھو ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا
کیا ہی تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے﴿۶۶﴾
ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرماں بردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے
﴿۶۷﴾ ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور پیغمبر (آخرالزمان) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا
مومنوں کا کارساز ہے﴿۶۸﴾ (اے اہلِ اسلام) بعضے اہلِ کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں مگر یہ (تم کو کیا گمراہ کریں گے)
آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے﴿۶۹﴾ اے اہلِ کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم (تورات کو) مانتے تو ہو
﴿۷۰﴾ اے اہلِ کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو﴿۷۱﴾ اور اہلِ کتاب ایک
دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو
تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں﴿۷۲﴾ اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا (اے پیغمبر) کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی
ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں) یہ بھی (نہ ماننا) کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل معقول کر سکیں گے یہ بھی
کہہ دو کہ بزرگی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشائش والا (اور) علم والا ہے﴿۷۳﴾ وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے
خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے﴿۷۴﴾ اور اہلِ کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس (روپوں کا) ڈھیر امانت رکھ دو تو
تم کو (فوراً) واپس دے دے اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سر پر ہر وقت کھڑے نہ رہو
تمہیں دے ہی نہیں یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ امیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو)
جانتے بھی ہیں﴿۷۵﴾ ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (خدا سے) ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے﴿۷۶﴾ جو لوگ خدا کے
اقراروں اور اپنی قسموں (کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان) کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ان سے خدا نہ تو کلام

Marfat.com

کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا ﴿۷۷﴾ اور ان (اہل کتاب) میں بعضے ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں ﴿۷۸﴾ کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب) تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتابِ (خدا) پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو ﴿۷۹﴾ اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے ﴿۸۰﴾ اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمھیں ضرور اس پر ایمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ﴿۸۱﴾ تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں ﴿۸۲﴾ کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرماں بردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ﴿۸۳﴾ کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں ﴿۸۴﴾ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا ﴿۸۵﴾ خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا ﴿۸۶﴾ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو ﴿۸۷﴾ ہمیشہ اس لعنت میں (گرفتار) رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ﴿۸۸﴾ ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۸۹﴾ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں ﴿۹۰﴾ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا ﴿۹۱﴾ (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں (راہِ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے ﴿۹۲﴾ بنی اسرائیل کے لیے (تورات کے نازل ہونے سے) پہلے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) ﴿۹۳﴾ جو اس کے بعد بھی خدا پر جھوٹے افترا کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں ﴿۹۴﴾ کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمایا دیا پس دین ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ﴿۹۵﴾ پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لیے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور جہاں کے لیے موجبِ ہدایت ﴿۹۶﴾ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور

Marfat.com

جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے ﴿۹۷﴾ کہو کہ اہلِ کتاب! تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے ﴿۹۸﴾ کہو کہ اہلِ کتاب تم مومنوں کو خدا کے رستے سے کیوں روکتے ہو اور باوجود یہ کہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ﴿۹۹﴾ مومنو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے ﴿۱۰۰﴾ اور تم کیونکر کفر کرو گے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا ﴿۱۰۱﴾ مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا ﴿۱۰۲﴾ اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ﴿۱۰۳﴾ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا ﴿۱۰۵﴾ جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو ﴿۱۰۶﴾ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۷﴾ یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحت کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا اہلِ عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا ﴿۱۰۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) خدا ہی کی طرف ہے ﴿۱۰۹﴾ (مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں ﴿۱۱۰﴾ اور یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو مدد بھی (کہیں سے) نہیں ملے گی ﴿۱۱۱﴾ یہ جہاں نظر آئیں گے ذلت (کو دیکھو گے کہ) ان سے چمٹ رہی ہے بجز اس کے کہ یہ خدا اور (مسلمان) لوگوں کی پناہ میں آجائیں اور یہ لوگ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں اور ناداری ان سے لپٹ رہی ہے یہ اس لیے کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) پیغمبروں کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ اس لیے کہ یہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے ﴿۱۱۲﴾ یہ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں ان اہلِ کتاب میں کچھ لوگ (حکم خدا پر) قائم بھی ہیں جو رات کے وقت خدا کی آیتیں پڑھتے اور (اس کے آگے) سجدہ کرتے ہیں ﴿۱۱۳﴾ (اور) خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں ﴿۱۱۴﴾ اور یہ جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ﴿۱۱۵﴾ جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور اولاد خدا کے غضب کو ہرگز نہیں ٹال سکیں گے اور یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ﴿۱۱۶﴾ یہ جو مال دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے چلے اور اسے تباہ کر دے اور خدا نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ﴿۱۱۷﴾ مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور (فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو)

Marfat.com

تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم
نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں ﴿۱۱۸﴾ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی
نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب
الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے
خوب واقف ہے ﴿۱۱۹﴾ اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کی برداشت اور (ان
سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے ﴿۱۲۰﴾ اور
(اس وقت کو یاد کرو) جب تم صبح کو اپنے گھر روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لیے موروچوں پر (موقع بہ موقع) متعین کرنے لگے اور خدا سب
کچھ سنتا اور جانتا ہے ﴿۱۲۱﴾ اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دینا چاہا مگر خدا ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے
﴿۱۲۲﴾ اور خدا نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس خدا سے ڈرو (اور ان احسانوں کو یاد کرو) تاکہ
شکر کرو ﴿۱۲۳﴾ جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد
دے ﴿۱۲۴﴾ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (خدا سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن
پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا ﴿۱۲۵﴾ اور اس مدد کو خدا نے تمہارے لیے (ذریعہ) بشارت بنایا یعنی اس لیے کہ تمہارے دلوں کو اس سے
تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو خدا ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے ﴿۱۲۶﴾ (یہ خدا نے) اس لیے (کیا) کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا
انہیں ذلیل و مغلوب کر دے کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں ﴿۱۲۷﴾ (اے پیغمبر) اس کام میں تمہارا کچھ اختیار نہیں (اب دو
صورتیں ہیں) یا خدا انکے حال پر مہربانی کرے یا انہیں عذاب دے کہ یہ ظالم لوگ ہیں ﴿۱۲۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
سب خدا ہی کا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۲۹﴾ اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور
خدا سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو ﴿۱۳۰﴾ اور (دوزخ کی) آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۱﴾ اور خدا اور اس کے رسول کی
اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ﴿۱۳۲﴾ اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو
(خدا سے) ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۳﴾ جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور
لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۳۴﴾ اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں
تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے
﴿۱۳۵﴾ ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ان میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور
(اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے ﴿۱۳۶﴾ تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین کی سیر کر کے دیکھ لو کہ
جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ﴿۱۳۷﴾ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بیان صریح اور اہل تقویٰ کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ﴿۱۳۸﴾ اور (دیکھو)
بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے ﴿۱۳۹﴾ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی
ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں
سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۱۴۰﴾ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنا دے اور کافروں کو نابود

Marfat.com

کر دے ﴿۱۴۱﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے ﴿۱۴۲﴾ اور تم موت (شہادت) کے آنے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے سو تم نے اس کو آنکھوں سے دیکھ لیا ﴿۱۴۳﴾ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا ﴿۱۴۴﴾ اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے (اس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال کا) بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دے دیں گے اور جو آخرت میں طالبِ ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب (بہت اچھا) صلہ دیں گے ﴿۱۴۵﴾ اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۴۶﴾ اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما ﴿۱۴۷﴾ تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۴۸﴾ مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر کر (مرتد کر) دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے ﴿۱۴۹﴾ (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں) بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے ﴿۱۵۰﴾ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت بُرا ٹھکانا ہے ﴿۱۵۱﴾ اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اس وقت جبکہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اس کی نافرمانی کی بعض تو تم میں سے دنیا کے خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب اس وقت خدا نے تم کو ان (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور خدا مومنو پر بڑا فضل کرنے والا ہے ﴿۱۵۲﴾ (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب تم لوگ دور بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول اللہ تم کو تمہارے پیچھے کھڑے بلا رہے تھے تو خدا نے تم کو غم پر غم پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی یا جو مصیبت تم پر واقع ہوئی ہے اس سے تم اندوہ ناک نہ ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ﴿۱۵۳﴾ پھر خدا نے غم و رنج کے بعد تم پر تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہو گئی اور کچھ لوگ جن کو جان کے لالے پڑ رہے تھے خدا کے بارے میں ناحق (ایام) کفر کے سے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا ہمارے اختیار کی کچھ بات ہے؟ تم کہہ دو کہ بے شک سب باتیں خدا ہی کے اختیار میں ہیں یہ لوگ (بہت سی باتیں) دلوں میں مخفی رکھتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے اس سے غرض یہ تھی کہ خدا تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص اور صاف کر دے اور خدا دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے ﴿۱۵۴﴾ جو لوگ تم میں سے (اُحد کے دن) جبکہ (مومنوں اور کافروں کی) دو جماعتیں ایک دوسرے سے گتھ گئیں (جنگ سے) بھاگ گئے تو ان کے بعض افعال کے سبب شیطان نے ان کو پھسلا دیا مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک خدا بخشنے والا اور بردبار ہے ﴿۱۵۵﴾ مومنو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

(مسلمان) بھائی جب (خدا کی راہ میں) سفر کریں (اور مر جائیں) یا جہاد کو نکلیں (اور مارے جائیں) تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ﴿۱۵۶﴾ اور اگر تم خدا کے رستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال و متاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے خدا کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے ﴿۱۵۷﴾ اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ خدا کے حضور میں ضرور اکھٹے کئے جاؤ گے ﴿۱۵۸﴾ (اے محمد ﷺ) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دو اور ان کے لئے (خدا سے) مغفرت مانگو۔ اور اپنے کاموں میں ان سے مشورت لیا کرو۔ اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کر لو تو خدا پر بھروسا رکھو۔ بے شک خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۵۹﴾ اور خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں ﴿۱۶۰﴾ اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر (خدا) خیانت کریں۔ اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز (خدا کے روبرو) لا حاضر کرنی ہوگی۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی ﴿۱۶۱﴾ بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح (مرتکب خیانت) ہو سکتا ہے جو خدا کی ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ برا ٹھکانا ہے ﴿۱۶۲﴾ ان لوگوں کے خدا کے ہاں (مختلف اور متفاوت) درجے ہیں اور خدا ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے ﴿۱۶۳﴾ خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے ﴿۱۶۴﴾ (بھلا یہ) کیا (بات ہے کہ) جب (اُحد کے دن کافر کے ہاتھ سے) تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھ سے ان پر پڑ چکی ہے تو تم چلا اٹھے کہ (ہائے) آفت (ہم پر) کہاں سے آپڑی کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے (کہ تم نے پیغمبر کے حکم کے خلاف کیا) بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۶۵﴾ اور جو مصیبت تم پر دونوں جماعتوں کے مقابلے کے دن واقع ہوئی سو خدا کے حکم سے (واقع ہوئی) اور (اس سے) یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم ﴿۱۶۶﴾ اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ خدا کے رستے میں جنگ کرو یا (کافروں کے) حملوں کو روکو۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو لڑائی کی خبر ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے یہ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں۔ اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں خدا ان سے خوب واقف ہے ﴿۱۶۷﴾ یہ خود تو (جنگ سے بچ کر) بیٹھ ہی رہے تھے مگر (جنہوں نے راہ خدا میں جانیں قربان کر دیں) اپنے (ان) بھائیوں کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا ﴿۱۶۸﴾ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے ﴿۱۶۹﴾ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں۔ اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ﴿۱۷۰﴾ اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں۔ اور اس سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۱۷۱﴾ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے ﴿۱۷۲﴾ (جب) ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لئے لشکر کثیر جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا۔ اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز

Marfat.com

Marfat.com

سے بچائیو ﴿۱۹۱﴾ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ﴿۱۹۲﴾ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا ﴿۱۹۳﴾ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا ﴿۱۹۴﴾ تو ان کے پردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) خدا کے ہاں سے بدلہ ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے ﴿۱۹۵﴾ (اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے ﴿۱۹۶﴾ (یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۹۷﴾ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے ﴿۱۹۸﴾ اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں تیار ہے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے ﴿۱۹۹﴾ اے اہل ایمان (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو ﴿۲۰۰﴾

Marfat.com

کتاب پڑھنے سے پہلے عرض گذارش

اگر میں عرضداراپنی مصروفیت کو سوچتے ہوئے 2 گھنٹے کے لمحات کو گننا چاہوں تو یہ چار ہزار روپے کا خرچ ہے اور چار ہزار روپے آمدن بھی ہے یعنی کہ ہر دو گھنٹے 8 ہزار روپے کے بنتے ہیں۔ یہ مال و دولت کسے اچھی نہیں لگتی۔ حرف عام میں سوچا جاتا ہے انسان مال و دولت کے لیے پیدا ہوا ہے، عیش و عشرت کے لیے پیدا ہوا ہے، بچوں کو پالنے پوسنے کے لیے پیدا ہوا ہے، حرف عام والی بات عام گمان ہے۔ اللہ سے اور اس دنیا سے اس گمان میں، میں بھی رہ سکتا ہوں اور یہ گمان مجھے بھی آسکتا ہے۔ میں کوئی آسمان سے اُترا ہوا نرالا بندہ نہیں ہوں۔ اگر اس کتاب میں میرے ہزار منٹ لگے ہیں تو خدا اور خدا کا رسولؐ جانتا ہے کہ مجھے اس کتاب کے لکھنے سے میرے مال میں ایک روپے کا بھی فرق نہیں پڑا یا میرے دماغ پر کوئی دباؤ ہوا ہو یا کوئی مشکلات آئی ہوں بس لمحہ بھر میں یہ خیال آتا گیا اور میں کاغذ پر اُتارتا گیا مثال کے طور پر پھول، ہیرے، جواہرات، مخّوں کے پہاڑ کی کان سے الفاظ ایسے نکلنا شروع ہوئے جیسے ایک لالچی انسان کے سامنے یہ ہیرے جواہرات اور کوہِ نور بکھرے پڑے ہوں اور بڑا بادشاہ حکم کرے کہ چند لمحوں میں جتنا بھی خزانہ سمیٹ سکو سمیٹ لو اور اگر جتنا کم سمیٹو گے جو بچا وہ تیرے مخالف کا ہو گا، تو وہ شخص خزانے کو سمیٹنے میں کتنا لالچی اور بدحواس ہو گا اور کتنا خوفزدہ ہو جائے گا کہ یہ باقی بچا ہوا تو میرا مخالف اُٹھالے گا اور یہی بچا ہوا خزانہ آخر میں میری دشمنی کے لیے استعمال کرے گا تو اسے کتنا خوف لاحق ہو گا، تو اس لالچ اور خوف کے بیچ میں جو کیفیت ہو گی یہ تو میں بتانے سے قاصر ہوں کیونکہ میرے لکھنے میں میری یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کیفیت کا یعنی اس لالچ کا عروج ہوتا ہے۔ میں ساری دنیا سے غافل ہو کر قلم کے پائپ سے سفید کاغذ پر لفظ اُنڈیلتا ہوں اور جیسے کوئی زری سے بُن کر ہیرے جواہرات جڑ کر کوئی شاہکار بنانا چاہتا ہو اور لکھ کر مجھے بعد میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب جو عطائیں فوری طور پر ہو رہی ہوتی ہیں انہیں کاغذ پر اُتارنے کے بعد میں ایسے ہو جاتا ہوں جیسے کسی حسین خواب سے ابھی ابھی بیدار ہوا ہوں اور پھر جب میں اس جواہرات سے جڑے ہوئے شاہکار کو دیکھتا ہوں اور اللہ کی وحدانیت کو پرکھتا ہوں تو اپنی چھوٹی سی قابلیت پر حیران ہوتا ہوں تو پھر ایک غیب سے آواز آتی ہے یہ میں ہی ہوں یہ میں ہی ہوں اور پھر میں اُس مقدس ذات اس عظیم الشان ہستی سے فیض لیتا ہوں ورنہ میں تو قلیل دل اور قلیل عقل کا مالک، ناقص عقل اور اپنے بوسیدہ دماغ میں، میں یہ کہاں دیکھ سکتا ہوں۔ میں اپنے مرشد حضرت واحد بخش عرف نمانا سائیں کو اپنے اندر دیکھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی سخاوت سے مجھے بصیرت عطا کی۔ اس کتاب کے طفیل میں ناچیز اس کائنات کے خالق و مالک سے عرض کرتا ہوں کہ میرے باپ حنیف، میری ماں امطل بیگم اور پوری دنیا کے ماں باپ، میرے چچا، تایا اور چرند پرند اور ساری انسانیت کو ثواب پہنچا سکوں۔

Marfat.com

کتاب کی دُعا

کتاب میں میری طرف سے جو کوشش و کاوش کی گئی ہے یہ خطا سمجھ کر کی گئی ہے، اگر ہو سکے تو اس کتاب کا مطالب جس کسی کو جو بھی سمجھ میں آئے مگر اتنا ضرور یاد رکھیے کہ میں نے تو قرآن کے قریب ہو کر اپنے قائد سے قرب حاصل کر کے یہ فکر قرینہ سے کتاب کی شکل میں قائم کرنے کی جسارت کی ہے کہ میرا ابھی اس زمانے کے مکاتب میں تھوڑا سا حصہ شامل ہو جائے۔ کل کوئی اس کتاب میں سے کلام پڑھ سکے اور لوگ اللہ کے نام سے قائل ہو جائیں کہ میرا ابھی صرف وہ ہی ہے قائم اور دائم دینے والا۔ کسی کے قلب پر قُرب قائم ہو جائے، باطل اور حق کے بارے میں شک ختم ہو جائے، دل سے خلل خارج ہو جائے، خالق کی خلق پر یقین کامل ہو جائے، خلیل خالق بن جائے بس تمنّا یہی، دُعا یہی، آرزو یہی ہے کہ اسی آرزو و خواہش پر میرا ابھی اور یہ بات جس کے دل میں اترے اسکا بھی کلمہ پر خاتمہ ہو جائے اور کیا ہی بات ہو گی کہ ختم ہونے کے بعد کے بغل گیر ہونے پر رونے کی روحانی روح ہو جائے، رگ رگ میں رب کی ربوبیت مل جائے، راگ رنگ سب کے اندر اور میرے اندر بھی خیر ہو جائے یہ کمال ہو جائے کہ بس تیرا بندا ہو جاؤں۔ پڑھنے والوں کے دل میں میری بات میری زبان سے جاری تو ہو لیکن تیرا حکم ہو جائے، سب کو حکمت مل جائے، حکومت ظاہر و باطن میں بس حق ہو جائے، صرف حقائق پر مبنی حکومت ہو جائے، حقیقت اس کتاب کی سمجھ جس کو آجائے صرف حق کی بات اندر حل ہو جائے، پاک پکار اس کتاب کی پکی ہو جائے، پیارے قارئین میرے قلم سے راضی ہو جائیں، کفر سے کنارہ ہو وہ کافی ہے میرے لیے، کفالت تیری میری ہو جائے، کثرت کُتب کو روکا نہ جائے، موقع نہ جائے، ٹوکا نہ جائے۔ دل میں اُترے الفاظ سوکھ نہ جائیں، یہ ضد کی بات نہیں، جلدی کی رات نہیں، جاہل کی بات نہیں، کائنات کے قطب، سمندر کے شہباز محمد مجدّر والی مالی کے ولی آسمان سے آسرے اور قیامت تک کے قلندروں سے کتاب کے لیے دُعا ہے کہ اللہ کی پیاری بات اللہ کی پاک ذات محمدؐ کی نعت عقل کو مات شک کی فتح کی بات عبادت کی رات یہ میری بات پر کسی دل کے دریچے میں اُتر جائے، دُعا کی دلیری پوری ہو جائے، دولت دین کی مل جائے، دوائی بقائی کی مل جائے، دھوکے کی دھوپ سے چھاؤں ہو جائے، آنکھ دل کی زبان ہو جائے، دل دین کا دربار ہو جائے، دال میں کالا نہ رہے، سب کا کامل ایمان ہو جائے۔ میری دُعا کی داد رسی ہو جائے جھوٹ کا داغ دُھل جائے، دل میں دھوم ہو جائے، دین کی دنیا میں دھمال ہو جائے، دنیا سے دھوکا اُڑ جائے، گرد گذاری کی چھٹ جائے، گداگری کی لو لگ جائے درد و دُکھ کی داد ہو جائے، اللہ کرے گند گم ہو جائے، گلاب سے خوشبو ہی آئے کانٹوں سے کوئی گھائل نہ ہو جائے، سب اللہ کے سائل ہوں، زخم ضائل ہوں یہ ظرف سب کا ہو جائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیال

اکثر کاتب دل کے دریچے یا پیش لفظ میں ہی اپنی کتاب کے بارے میں بتا دیتے ہیں۔ اس لیے میں بھی ایسا ہی کر رہا ہوں۔ کتاب کے لکھنے کا بیان تو یہ ہے کے توکّل سے کل کو کلمہ نصیب ہو گا۔ یہ میری خواہش ہے کیوں کہ میری طاقت میرے کسی کام نہ آئے گی۔ تونگری میری کیا ہے؟ توجہ کا طلب گار ہوں تم سے تولے کی امید ہی کیا ماشہ پر ہی منحصر کروں گا۔ مولا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ عالم کی صحبت سے علم کی خوشبو خوب کر۔ داستان اور دادرسی کے لیے دُعا درکار ہے۔ دُعا کے دھوکے کے لیے دماغ دم توڑ دیتا ہے، میرا یہ مرض لاعلاج ہے، میرے دل میں دھواں اُٹھ جاتا ہے، دولت دلّی کے نام سے میں نے معلومات ہی کے لیے معاملات کو حل کرنے کے لیے لکھا ہے مگر جو میرے بس میں ہے وہ عین دل کی گہرائیوں سے جو بھی مجھ سے ہو سکا ہے صدقہ جاریہ کے لیے ثواب لینے دینے کے لیے اپنے دل گردے دماغ نکال کر ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر کوزے میں ڈبو کر اللہ کے دیے قلیل علم سے قائل کر رہا ہوں۔ جیسے ہی اپنے ان اعضاء کو کوزے میں ڈبویا تو یہ تحریر کر رہا ہوں جو مجھے علم حاصل ہوا یا ہو سکتا ہے۔ کوزے میں ڈوب کر نہر میں ڈبکی لگانے کا لائسنس مل جائے۔ لاکھ نہیں ایک لمحہ ہی سہی پھر ضرور دریا سے دریا دلی سیکھ کر سمندر کی سمت بڑھ جاؤں گا اور لہروں سے ہوتا ہوا لامکاں پر پہنچوں گا۔ لاکھ نہیں تو لمحے کا ہی لاہوت ہو جائے۔ لقب نہیں لگام ڈلوانے اپنے نفس کے نقصِ ناکارہ کو لگا ہی رہوں کیس میں لقمہ اجل بن نہ جاؤں۔ جب تک اس لافانی دنیا اور فانی دنیا کے درمیان میں لشکارے ہیں۔ لہروں سے لڑ کر تو نہیں لحاظ سے نبھاؤں گا۔ لہر سمندر کی ہے اس لیے ہی ہمدرد ہو گی۔ ہماری حکمت سے ملے گی اگر حکومت حکم کے کارندے سے سمندر کی اجازت معرفت مرشد نمانو سے ہم خم ہونگے تو ختم نہ ہونگے۔ مشکلوں کا کر کے خاتمہ خالق کے خلیل بن کر خوش کرینگے اور خوش ہونے کی خواہش کی کوشش کریں گے۔ نہ خفا ہوں گے نہ ہمیں کوئی خلافت چاہیے۔ تمہارا بھی خلیل ہو جائے میرا بھی جلیل ہو جائے یہ کمال ہو جائے۔ یہ کتاب پڑھنے کے لیے قائل اس لیے کر رہا ہوں کہ قلب تمھارا کلمے سے قائم ہو جائے۔ تم بھی قہر سے بچو قہار کا نام لے لے کر قیامت تک کا خسارہ ختم کرنا ہے۔ انسانوں کا زبانی کلامی یا کتاب سے حق کی حکومت قائم کرنی ہے۔ ہم سب کو مل کر ایک دوسرے کو حقائق بتانے ہیں۔ میری یہ کاوش سمجھو تو ضرور دُعا کرنا میرے لیے اللہ کے حضور اگر سمجھ نہ آئے تو معافی کا بے حد طلب گار ہونگا۔ میری نیّت صرف وحدانیت کو بیان کرنا ہے وحدانیت کے سوا اور کوئی نیّت نہیں۔ اگر مشہوری کے لیے ہوتی تو اللہ نے مجھے مشہور ہونے کے بڑے بڑے مواقع فراہم کیے ہیں جو میں بتانے سے قاصر ہوں۔ سب کام نام اللہ کے۔

میرے اللہ سمجھ میں آجائے شاکر سمیت مخلوق کو یہ جہاں تیرا
میرے سمیت سمجھ ہو فیض اِس کتاب کی بیّسر آجائے سب کو

159592

Marfat.com

از طرف محمد شکور شاکرؔ نمانا

تاریخ 18-12-2016

وقت: 10:6

بروز: اتوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمتِ اعلیٰ عزت سے بھی عزت والا اعلیٰ: مقام لامکاں بادشاہوں کے بادشاہ ظرفِ عالی رحم عالی ملک کے مالک اعلیٰ، کائنات کے مالک کے نام لینے سے تجھ سے ہی عاجزی سے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ مالک زبان پاک کر دے کہ تیرا نام لے سکوں، تجھ سے گڑگڑا کر سجدہ ریز ہو کر، عرض منانے کی گزارش کروں، رزق تیرا کھاتا ہوں لیکن میرے رزاق تیرا شکر پوری طرح سے ادا کرنے کی کوتاہی میں ہی رہا ہوں اور تیرے دیے ہوئے ان گنت آرام سے جو مجھ سے لینے کی سکت دی کروڑوں، اربوں سانسوں کے لیے بھی کس منہ سے تیرا شکر ادا کروں کہ میں تو یہ منہ اور مسور کی دال سے بھی کم ہوں۔ تیری قہاری سے بھی ڈرتا ہوں، میں بشر ہوں مجھے ابھی ابھی حقیقتاً پتہ لگا کہ تو نے مجھے سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور بغیر دھوئیں والی آگ یعنی جہنم سے بھی ڈرتا ہوں، جنت میں تو تجھ سے ان گنت اُمید ہے میرے محبوب مرشد، میرے ماں باپ اور رشتے دار اور دوستوں کے ماں باپ جو پہلے ہی آپ کے فضل و کرم سے جنت میں ہونگے۔ ان کو تو ضرور یہ تیری کرم نوازی ہی کی زرہ نوازی ہوگی کہ جو وہ تجھ سے میرے لیے بھی فضل مانگتے ہونگے ان سے ملنے کے لیے اجازت جب مجھے ملے گی تو ضرور تیری جنت کا نظارہ ہو جائے گا پھر وہ مجھے میری زاری سے ضرور زور سے چلائیں گے، تجھ سے تیرے ہی محبوب اور اپنے پیاروں سے ملاقات کی مجھ کو اجازت مل جائے گی پھر میں اربوں کھربوں فی لمحہ کے حساب سے ہر پل تیرے شکرانے کے سجدے ادا کروں گا۔ آپ ایسی مہربانی کریں گے کیونکہ تو وہاب ہے، تو مالک، تو ہی جلیل جل جلال ہے، تو مالک ہے، تو خالق ہے، تو کریم ہے، تو رحیم، معافی دینے والا، بڑی بڑائی والا ہے، تیرے ذکر سے تو میرا بچاؤ ہے ورنہ میں تو مارا جاتا بغیر موت کے۔ حرام کی موت، دُکھ درد کے دریا میں غوطے لگتے اور ساگر میں ڈوب جاتا جیسے میں اس دنیا میں آیا ہی نہیں تھا ایسا گم ہوا ہوتا کہ شاید کوئی اور غرق نہ ہوا ہوتا اور میری یہ غرقی عبرت کے لیے بھی ہوتی مجھے آدمی سے انسان کی پہچان دی صرف تیرے ہونے کی وجہ سے تو ہی وہ ہے، تو ہی یہ ہے، تو ہی ہے، تو ہی تو رہے گا، تو ہی تو تھا، تو ہی رہتا ہے، تو ہی تو ہوگا، تو ہی رہنے والا ہے، تو ہی آسمان، تو ہی زمین، تو ہی سمندر، تو ہی پہاڑ، تو ہی دریا، تو ہی بادل تو بحر، تو ہی بہار دے، تو ہی پانی دے تو ہی رزق دے، تو ہی جل تھل تو ہی بارش برسائے، تو نے ہی زمین پر رنگ برنگ روشنی دی، تو نے ہی مچھلی دی، ہمیں خوراک دینے کیلیے۔ ہمیں صلاحیت تو نے ہی دی، راستے دیئے، نقشے دیئے عقل دی کہ ہم سمندر سے

Marfat.com

راستے تلاش کریں، چرند پرند، گھاس پھوس پیدا کیے ہمارے کام کرنے والے جانوروں کے لیے، ہمارے لیے گھوڑے جیسی سواری دی جو تیز رفتاری کا ایک شاہکار ہے۔ سواری کے لیے اونٹ دیے، بھینس دی اور بھینس کو سمندر سے نکال کر دودھ کے لیے ظاہر کیا، ہماری خوراک کے لیے سہولت دی ورنہ کیا جیتا میں کیا جیتی مخلوق، تو ہی خالق ومالک ہے، اب میں سمجھتا ہوں کے تیرا نام خاص نام ہے، تو ہی حق موجود ہوتا ہے، تیرا نام لوں اور میرے اندر کے اعضاء استقبال کریں گے۔ تیرا پاک نام میری زبان کی حوصلہ افزائی کررہاہے کہ تیرا نام مقدس ہے۔ اعضاء میرے جو تیرے ہی دیے ہوئے ہیں جو تو نے پیدا کیے نوماہ ماں کے پیٹ میں یہ تیری رحمت ہے کہ ماں کے رحم میں بچے دانی نرم گداز جھلی میں جو تو نے ہی پیدا کیے وہ سب اعضاء گردے، دل، جگر، آنت، تلی، چھاتی، کان، آنکھ ناک، ہونٹ حلق یہ سب دانت مغز، دماغ اور دل بھی آج خوش ہے۔ سب میں آج عید ہے۔ آج ان کی رہنمائی کا حصہ کرنے والی زبان اُن کی ترجمانی کرے گی اور خالق ومالک لطیف اور قہار مالک و معبود کا نام لینے جارہی ہے اور ایک نعرہ بلند ہوا جیسے کُل کی آواز آئی اور لگایا نعرہ اللہ اکبر، خط کا متن دیا محمدؐ کے غلام حضرت راضی سائیں کے طالب واحد بخش نمانو اور اللہ کا پتہ بھی انہوں نے دیا اور مہربانی، شکریہ میرے والد محمد حنیف راؤ کا جس نے مجھے بھیجا تھا آستانہء امن پور کے پاس ورنہ بھٹکنا میرا نصیب ہوجاتا، گمراہی یقین ہوجاتا، جھوٹ سہارا ہوجاتا، خود سے دور ہوتا، ظلم پر مجبور ہوجاتا، ستم پر مامور ہوجاتا، گناہ کے گڑھے میں ضرور گرتا، مغز مغرور ہوتا، دماغ میں فتور ہوتا، نہ دل میں سکون ہوتا نہ میرا روحانی اسکول ہوتا نہ کوئی اصول ہوتا، باتیں سب فضول کرتا نہ کوئی الٰہی نزول ہوتا نہ کوئی میرا دنیا میں مول ہوتا، اوپر سے جھوٹ ہی میرا بول ہوتا۔

ایڈریس: پتہ الٰہی

حوالے ڈاک پوسٹ ماسٹر معرفت حور فرشتہ ڈاکیہ عرش عظیم کا معرفت برائے حقیقت برائے لفافہ خیال تصور میں امن کی لُطف ولطافت الٰہی، لفظ کی، دونوں دل کے کناروں کو آپس میں چپکا کر لطیف کا لفافہ بند نہ ہونے والے ہاتھوں سے جوڑ کر الف، لام، میم لکھ کر الحمدُ اللہ کے بندھن میں لپیٹ کر لوٹادیا۔ فرشتے نے روح کو دل کا ایڈریس لکھ دیا جس میں اللہ رہتا ہے دل کی گہرائی میں جو پہنچنے سے پہلے بھی پہنچ گیا تھا۔ جب یہ پتہ ملا جو نمانو سائیں نے دیا عجب پتہ ہے کہ لکھنے سے پہلے ہی اللہ کے پاس دل کے راستے روح کی معرفت پہلے سے ہی پہنچ گیا یہ ایک کٹھن راستہ نامعلوم ایڈریس وحدانیت کے سبق سے طے ہوسکتا ہے لیکن مرشد سے معلومات بہتر ہوجاتی ہے۔ معرفت حضرت محمدؐ کے پاس علیؓ مولا ڈاک ملنے کا پتہ کعبۃ اللہ نزد مسجد حرام۔

Marfat.com

از طرف محمد شکور شاکر نمانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اعلیٰ اور کائنات کے اعلیٰ حکیم حاکم مجھے آپ کا ایڈریس ملا تھا وہ آج ہی حضرت واحد بخش نمانا سائیں نے عطا کیا اور پھر میں آپ کو ان کے دیے ہوئے پتہ پر خط لکھ رہا ہوں۔ خط لکھتے ہوئے خون کی لالی سے میرا چہرہ زرد اٹا محمد کی محبت میں محو۔

بخدمت جناب بمطابق وقت، تقدیر قسمت بمطابق زمانہ بمطابق عاجزی سے عرض کرنا فرض سمجھتا ہوں کہ یہ تیرا احسان ہے کہ مجھے اپنی رمز سے آگاہ کر دیا میری عاجزانہ سی گزارش ہے کہ رحم کر کے رحم کھا کر مجھے اپنے دوستوں کے خادموں کے غلاموں کا غلام بنا دے، محمدؐ کا عاشق بنا دے روحانی کائنات میں کسی ادنیٰ نوکری سے نواز دے۔ اپنے نام کا کارڈ میرے گلے میں طوق کی طرح ڈال دے، دنیاوی دولت تیری پیاری مخلوق کو تیرے خالق ہونے کے ثبوت پیدا کرنے کے لیے مجھے جو آپ نے دی ہے کوشش کر رہا ہوں کہ اُس میں، میں بہت بڑا کامیاب ہو جاؤں یہ تو تیرا کرم ہے اور تیری رحمانیت ہے، تیری کرامت و کریمیت ہے، تیری صداقت ہے کہ تو خود ہی مجھے نوکری دے، خود ہی میرے حصے کا کام کروائے، میرے ہی ساتھیوں کو اور دوستوں کو میرا وفادار بنائے۔ میں کیا چیز ہوں میں نے خود بھی تھوڑی بہت تیری عطا کردہ قلیل عقل، دی ہوئی حس سے اور دل دماغ سے جو میں نے یہ سوچا ہے اور لکھا ہے ورنہ میری اوقات صرف اور صرف صفر ہے۔ میں تیرے حضور عرض عاجزی سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ زیرو یا صفر کہنا بڑھاوا ہے، ورنہ میں تو نہ زیرو، نہ صفر، نہ کچھ پورا، نہ کچھ کا بھی کوئی ذرہ سمجھا جاتا، اگر مجھے کچھ سمجھتے ہو تو آپ کی ذرہ نوازی ہے ورنہ میں تو کچھ بھی نہیں اور کبھی بھی کچھ بھی نہ ہوں گا۔ نہ کبھی رہا نہ کبھی سوچا نہ کم نہ زیادہ بھلا کیسے ہو سکتا ہوں! یہ تیرا کمال ہے کہ کمزور کو طاقت عطا کرے، معاف بھی کرے۔ میری اس خط کو تحریر کرنے کی خطا کو معاف کر دے ورنہ میں اس کے قابل بھی نہیں کہ براہِ راست تجھ سے معافی مانگ سکتا۔ اس لیے میری معافی کے لیے اور میری مغفرت کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ اے میرے مالک میرا مرشد واحد بخش حضرت نمانا سائیں اور میرے والد محمد حنیف دونوں ہی تیری دربار جنت میں خاص عہدوں پر فائز ہیں وہ بھی میرے لیے آپ سے عاجزی سے عرض کرتے ہونگے اور کرتے ہی رہیں گے کہ مالک تو رحم کر دے۔ اِس سے بھی زیادہ کرم کر دے اور اِس سے بھی زیادہ کرامت کر دے اور میرے مالک محبوب اور آپ کے اور آپ کے محبوب محمدؐ کے غلام کے بھی خاص غلاموں کے غلام کا نوکر ہوں میں ان کی خدمت کروں تن و من سے سیوا کروں۔ مخلوق کی عاجزی اور تیری رضا سے مخلوق کی خدمت کروں۔ میرے لیے دُعا کرتے ہیں تجھ سے اور میرے لیے مغفرت چاہتے ہیں۔

Marfat.com

بمطابق تاریخ: کن فیکون سے پہلے

پہلی ملاقات: عالم ارواح قالو بلا

مشاغل: رحیم رحمٰن بندے پر مہربان

بمطابق: وعدہ از عالم ارواح

ملاقات: وقت قیامت قبل از وقت ملنا

بمطابق رہائش: مدت مقرّر وقت شہ رگ سے نزدیک

او ادنیٰ بندہ اور غلام نمانا سائیں کا اور نوکر مخلوق کا اور عرضدار بندہ شاکر جو مشکور ہے شکور کا۔

اے بندہ عاجز جو تو نے مجھے خطِ عرضی لکھی تو وہ بھی فرضی جبکہ میں نے تجھے عالم ارواح میں ہی تو یہ علم سکھایا تھا اور تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ دنیا میں جاتے ہی لکھوں گا، لیکن دنیا میں جاتے ہی تو بھول گیا تھا اور مجھے یاد بھی نہ کیا اور تو نے اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کیا وہ تو ٹھیک ہے لیکن تو نے اپنے ماں باپ کو خالق کیوں سمجھا؟ یہ تیری اتنی بڑی غلطی نہیں تھی اور میں نے تجھے معاف کر دیا تھا کیونکہ میں نے ہی تجھ سے شروع میں عالم ارواح والا وعدہ بھولنے اور یاد کرنے والی طاقت دے کر خود مختار بنایا تھا اُس میں تیرا اتنا قصور نہیں کیونکہ میں نے تجھے بنایا ہی گناہ کا پتلا ہے، تو تو کیا کرتا تو تو بھولی بھالی روح ہے جو میں نے تجھے دیا وہ تو نے لیا اور اوقات بھی میں نے چھوٹی دی اور عقل بھی قلیل دی، تو بھی کیا کرتا لیکن پھر بھی تجھے شاباش ہے کہ تو نے جو غلطی کی وہ مان بھی لی۔ یہ تیرا مرشد حضرت واحد بخش میرے ادنیٰ غلام راضی سائیں کا جو پیارا طالب ہے اور محمدؐ کے مجموعہ غلاموں کی جو لسٹ تھی اُس میں اُس کا نام تھا جو مجھے محمدؐ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نے غوث پاک نے جو دی، داتا نے جو دی، قلندر نے جو دی، بو علی قلندر نے جو دی، نعرہ شاہ نے دی موسیٰ شاہ نے دی شاکر ان سب میں تیرے مرشد کا نام سرفہرست تھا جو نیک مرد تھے ان میں تیرے بابا محمد حنیف کا نام بھی تھا باقی میں نے تجھے جو حکم دیا تھا اُس پر عمل کر۔ میرا یہ خط تم سب انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ میں نے تمہارے لیے معرفت و حقیقت کیلئے محمدؐ کے ذریعہ سے تمہیں قرآنِ فرقان بھیجا ہے یہ میرا مکمل دنیا و کائنات کے لیے خط ہے اور میرے تمام ولی اللہ ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی زبان میں اور شاعری میں شعروں کے ذریعے جو تمہیں خط سنائے ہیں وہ تمام میرے پیغام تمہارے لئے ہیں۔ مجھے خط لکھتے رہا کرو! عاجزی دکھایا کرو، عرض کیا کرو، تیمارداری کیا کرو، انسانوں کی مدد کیا کرو، اور جانوروں پر رحم کرو، پڑوسی پر ترس کھایا کرو۔ حرام سے بچو تیرے لیے میں نے جنت میں جانے کے بہانے تجھے عطا کیے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھا نیک سچ کی اس اسکیم سے فائدہ اٹھا کیونکہ یہ اسکیم محدود مدت کے لیے ہے کیونکہ تیری مدّت محدود ہے اس لیے تو بتایا ہے کہ بندہ بندہ نہ کر پچھتائے گا ہمیشہ خسارہ حاصل ہو گا اور آپس میں مشورہ کرو اور مجھے بھی مشورے میں شامل کرو تمہیں نقصان نہ ہو گا جو بھی ہو رہا ہے میرے حکم سے ہو رہا ہے تو بس صلواۃ سے ٹائم پاس کر ذکر فکر کر اور ہمیشہ اللہ سے ڈرو۔

Marfat.com

درخواست جنت کے دربان کو

مضمون: درخواست برائے درد سے دُعا جنت سے جدا جگہ دے درد دے درد والوں کے ساتھ جو پڑھے دُرود

یارب تیری ربوبیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے روز روزہ رکھ کر روتا ہوں رواداری میں، وفاداری میں ہوں وہاں جہاں تیرے نام کا کام رہتا ہے۔ جب سے میں جنت میں آیا ہوں منت سے بھایا ہوں، سُنت کا سایہ ہوں، جنت میں سب ماوا ہے یارب کہاں وہ جگہ ہے، جنت میں کوئی وجہ ہے، جس پر میری جان فدا ہے، سب مجھ سے جدا ہیں بس تو میرا خدا ہے، واسطہ نورالہدیٰ ہے میرے مُلک کے مالک کس سے محبت کروں کس سے رغبت رکھوں دنیا میں وہ میری دعا تھی جہاں میں وہ جان تھی دنیا میں وہ دولت تھی اور دنیاداروں میں تھا۔ اے پروردگار! اے خالق ومالک میں یہاں بھی بے بس ہوں مجھے تیری اس جنت کا راستہ دکھا جہاں فقیر رہتے ہیں؟ یا اللہ تو وہاں بھی موجود یہاں بھی موجود تیرا عرش عظیم کہاں ہے۔ وہ تو میں تیری جنت الفردوس میں ڈھونڈ رہا ہوں۔ مجھے ڈھونڈنے میں تیرا مقام محمود اور عرش عظیم شاید دونوں مل جائیں، میں آپ کی تلاش میں دودھ کے سمندر سے بڑی مشکل سے سواری پر سوار ہو کر تجھے ڈھونڈتا ہوا شہد کے دریائے نیل سے بھی گذرا لیکن مجھے فقیروں عاشقوں کی بڑی جماعت کہیں نظر نہ آئی، پھر میرے رب یہ فقیر آپ کی جنت کی کس گلی میں ہیں اور ان کے کون سے مکان ہیں اور جو میں نے دنیا میں لامکاں سنا تھا وہ کہاں موجود ہے۔ میرے خدا میں کہاں ڈھونڈوں؟ میرے ساتھ میرے بابا والد محمد حنیف ہیں جو یہاں پہلے سے ہی آپ کی جنت میں موجود تھے وہ میری ڈھونڈنے میں مدد کر رہے ہیں اور میرے والد نے مجھے بتایا ہے کہ یہ عاشق بہت بڑے مقام پر ہوتے ہیں وہاں رش بھی بہت کم ہوتا ہے ان کی کروڑوں میل لمبی چوڑی جنت ہوتی ہے لیکن یہ فقیر دنیا میں جیسے دین کے لیے ایک کونے میں بیٹھ کر کائنات کے نظارے دیکھتے ہیں اور وہیں بیٹھ کر ان کو اللہ کے حکم سے جو بھی مشن ملتا تھا پورا کرتے تھے اب بھی وہ فقیر جنت کے کسی کونے میں محفل سماع اور اللہ کی وحدانیت اور آپس میں اللہ اور اس کے محبوب کی حمد و نعت کی محفل میں مشغول ہونگے، مولا تیری جنت میں اربوں کھربوں تو دربان ہیں، پتہ نہیں کس کس جگہ تمہارے دوست، تمہارے نیک بندے، تمہارے نیک مرد، مردِ مومن، تیرے برگزیدہ بندے موجود ہیں کاش کہ مجھے مل جائے فقیروں کا آستانہ جو جنت میں کسی کونے میں ہوگا میں ضرور ڈھونڈتا ہی رہوں گا۔ میرے اللہ کی بے بہا فردوس میں فرداً فرداً پوچھوں گا فقیروں کا پتہ۔ ظاہر ہے مجھے مشکل تو بہت ہوگی اگر مل جائیں گے تو وہ دن میرے لیے مبارک دن ہوگا جنت میں۔ (آمین ثم آمین)

Marfat.com

از طرف محمد شکور شاکر نمانو

خداوندِ کریم سے خط کی خطا کی معافی کے لیے عرضِ عاجزی

ترس کی تلاش اللہ سے، التجا اللہ سے، عالم کے لیے عرض، رمز صرف تیری ترس سے ملے، تیرے عرش سے عاجزانہ معصومانہ عرض ہے کہ کوتاہی میرے فرض میں ہے تیری رحمت کا جو قرض ہے وہ تو مجھے ادا کرنا ہی تھا کیونکہ تو کائنات پر احسان کرنے والا میری دُعا کی درخواست درج کرلے عزت مآب کی عزّت سے بھی بڑا بغیر مبالغہ نہ کوئی مطالبہ، کمال سے بھی کمال تر محترم سے محترم پاک ذات واسطۂ نعت ہر مخلوق پر مُہر کی گھات ہر پل ساتھ دل میں نہ کہ میدانِ عرفات سچی ذات محدود عقل سے جو تو نے بخشی ہے اس سے عاجزی سے میرا فرضی سے سجدۂ ندامت قبول فرمادے، طرح طرح کے بہتر تحفہ و تحائف ہیں اور میرے دل میں طوفان ختم کردے، تو توکل، تم سے توبہ، تجھ سے رحمت، تیرنے کے تالاب سے بے تول ترازو سے، گذار نہ بے شرم بازار سے، غلطی سے بیزار کردے، وفا، جفا، خفا، نفع سب پر حاوی کردے، جباری مجھ پر کر، زمانے پر کر، دنیا پر کر، میرے نفس پر کر، سواری چڑھ جاؤں اس ثواب کی سیڑھی پر، توکل تجھ پر توبہ من سے ہوجائے کل نہیں آج ہوجائے، تیرے نام کا فروغ ہوجائے، صاف، اوصاف، قاف، ناف بہتر ہوجائے، بیماری جو لاحق ہے اُس پر شفا ہوجائے، ترس تیری مخلوق پر مجھے ہوجائے، مجھ پر مخلوق جس کا تو خالق ہے اُن کا بھی مجھ پر ہوجائے کرم، کام ہوجائے، سرانجام ہوجائے، نواز ہوجائے، جان میری تیری ہے تیری ہی پکی حفاظت ہوجائے، دام میرا ہوجائے، صبح و شام ہوجائے، کان سب سُنے سدا تو ہے سدا رہیگا، میں نہیں تو ہے، میں بھی تو کیا تیری شان آسان بھی، مشکل اقرار بھی، تو نہ چاہے تو انکار بھی ہے، تو شاہکار ہے زندگی میں تیری عطا ہے، سب کو تو نے دی ہے، سدا غریب کا بھی ہے تو، امر بھی تو ہی ہے، مدبر بھی، بھید بھی، میٹھا شہد بھی، بعد آگے سب تو معراج پھر آج تو حکم صادر رہے، سب حاکموں کو، بادشاہوں کو، (موت تیری کے شاہکاروں کو حکم ہوتا ہے) اور رہتا ہے، سمندر میں بھی بہتا، کبھی چھلکتا دریا اُس میں گرنا چاہے وہ بھی پہاڑوں سے گرتا ہے پھر بھی حکم تیرے ہی سے بہتا ہے، سفر میں ناہمواری کو بھی سہتا ہے، پھر بھی جاتا نہیں ہر جگہ سے گذر کر آتا ہے، کوئی مہران کہے، کابل کہے، کوئی سندھو کہے، کوئی گنگا کہے، کوئی اکٹھے ہو کر زیادہ کرتا ہے انسانوں

Marfat.com

سے پنگا، تیرا یہ دریا رہتا ہے دو کناروں کے بیچ نہ کے کنارے ان سے ملتے ہیں، اللہ کی مخلوق کو سیراب بھی کرتے ہیں۔ سیلاب انسانوں کے ہنستے گھروں کو بہادیتے ہیں، کئی گھروں کے دیئے بجھادیتے ہیں جو پہلے سے ہوتے ہیں، جلتی زمین سے بھی دریا ابلتے ہیں اور برسات سے آسمان سے پانی کے کنویں نیچے زمین کی طرف کھلتے ہیں پھر کیا اوپر سے اللہ بولتا ہے، میں رحمت بھی ہوں، زحمت بھی، جو جیسے سمجھے حالانکہ وہ بھی رحمت ہی تو ہوتی ہے، کوئی کیسے جانے، کوئی کیسے، جو جتنی دی اللہ نے کس کس کو کس کس طرح کی سمجھ دی انسانوں کو تونے اپنے اپنے حصّے کی، یہ تیرا اکرم ہے کہ بھرم ہے مجھے تو بلکل اندر سے شرم ہے کہ میں جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں، کیوں ہوں، کیسے ہوں، یہ تیری رحمانیت ہے، کریمیت ہے، کرامت قرب و محبت ہے کہ تو بھرم رکھتا ہے اور واقع ہے تیری رحمت نباتات پر، حیوانات پر، انسانوں پر ہے، بھٹکے ہوئے ضرورت سے زیادہ لالچی جلد باز بھی ہیں اور بھولنے والوں میں سے چلتے پھرتے ہیں کیا کرتے ہیں بس مغفرت کے عادی ہیں اور تو بھی عدل سے ہمیں اپنے ہی بے بہا فضل سے معافی دے کہ عالم علم تیرا ابحر و بر پہاڑوں سے کہیں بڑی رحمت ساگر سے بھی بڑی تیری رحمت، بے کار بندے کو اتنی ہی بڑی امید جو مجھے قلیل کھوپڑی دی کہ جس کی حد میں آپ کا مسکین بندہ عاجز، گناہ گار، مریض، غلیظ تجھ حفیظ سے سجدۂ شکرانہ کا عہد یافتہ۔

یہ مسکین اور نادم بندہ تیری بے پناہ رحمت کے آگے سجدہ ریز ہو کر تجھ سے تیری قربت کی بھیک مانگتا ہے، اس فقیر کی جھولی اپنی بے پناہ، قیمتی رحمت کے موتیوں سے بھر دے، میرے اندر کی آہ و پکار، لرزنا، ٹھٹھرنا قبول کر، بیشک تو قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یا اللہ میں عاشقوں کے صرف واسطے دیکر ہی اور ان کے نام سے ہی کام نکلوانا چاہتا ہوں۔ جناب اعلیٰ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ میں عرض عاجزی سے پھر یہ عرض دھراؤں گا کہ مجھے عاشقوں کے ساتھ رکھو چاہے میں بند بیرکوں میں ہوں یا جہنم میں یا جنت میں یا برزخ میں، کیوں کے اللہ تو نے انہیں کے روبرو ہونے کا قرآن میں بھی وعدہ کیا ہے مجھے اس بہانے سے اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، پھر وہ کربلا میں ہو، بدر میں، خندق میں ہو، اُحد میں ہو، کنویں میں لٹکتا یوسفؑ ہو یا صلیب پر عیسیٰؑ ہو یا طور پر دیدار ہو یہ تو میں نے صرف واسطے دیے ہیں میں کیا میر امنہ مسور کی دال ذرہ شاکر ہمیشہ مشکور آپ کا شکور کا۔

Marfat.com

بمطابق تاریخ: کن فیکون سے پہلے

پہلی ملاقات: عالم ارواح۔ قالو بلا

بمطابق وقت: تیرے سوچنے سے پہلے کی

مشاغل: خالق رحیم رحمٰن بندے پر مہربان

بمطابق: وعدہ عہد از عالم ارواح

ملاقات: وقت قیامت قبل از وقت ملنا موت مقرر وقت

بمطابق رہائش: شہ رگ سے نزدیک

ڈرود پاک حضرت محمدؐ کے نام کرتا ہوں عرشِ عظیم سے میرا الوح قلم میرا مقام محمود، اے بندۂ نادم، اے بندۂ بے بس، اے بندۂ بے علم، اے بندۂ مجبور، اے بندۂ پردیسی، اے بندہ تو گندہ، اے بندۂ تو غریب، اے بندۂ مسکین، اے بندۂ فقیر، اے بندۂ درباری، اے بندۂ ناتواں، اے بندۂ کمزور، اے میرے بندے تو مجھے پیارا، اے بندہ میں تیرا سہارا، اے بندے میں تیرا خالق، اے بندہ میں تیرا مالک، اے بندے میں تیرے لیے رحیم، اے بندے میں تیرا رہبر، اے بندے میں تیرا رحیم، اے بندے میں تیرا کریم، اے بندے میں تیرے قریب، اے بندے میں تیرا رحمٰن، اے بندے میں تیرا مزمل، اے بندے میں تیرا جبار، اے بندے میں تیرا اذکرات، اے بندے میں تیرا دوست، اے بندے میں تیرا ساتھی، اے بندے میں تیرا شکور، اے بندے میں تیرا بہتر کرنے والا، اے بندے میں تیرا رازق، اے بندے میں تیرا مددگار، اے بندے میں تیرے علم میں، اے بندہ میں تیرا احد، اے بندہ میں تیرا خلیل، اے بندہ میں تیرا خدا، اے بندہ میں تیرا غفار، اے بندہ میں تیرا قہار کے ساتھ رحیم، کریم، معافی دینے والا، باغ دینے والا، روزی دینے والا، سجدہ کرانے والا، بچانے والا، مغفرت دینے والا، مات دینے والا، یقین، محکم، حاکم، بادشاہ، سربراہوں کا سربراہ، اے بندے تیرے حصّے کا ذکر فکر دین و دنیا علم کی دولت کا تمہیں میرے کلام قرآن حکیم میں مجھے پانے، مجھے ڈھونڈنے، مجھے محسوس کرنے کے سب راز ہیں، اب بندے تمہیں کتنا مجھ سے پیار ہے وہ تو محنت کر، تو تحقیق کر مجھے پانے کی، پرکھنے کی، اے بندہ رہبر لے جو تمہیں آسانی والے راستے بتائے اور تجھے تیرے دل میں موجودگی کا راز محسوس کرنا اور مجھ سے مدد کی طلبی کے راز عیاں کرے گا۔ میری بات میرا کلام آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ جسے میں چاہوں آسان کردوں، جسے میں

Marfat.com

Marfat.com

از طرف آستانہ امن پور
گھوٹکی

بخدمت جناب عزت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، علی مرتضیٰ، ابو تراب، شیر خدا، محمدؐ کے پیارے، مشکل کشا، مولا علیؓ، سب انسانیت کے مولا، سب کے آل رسولؐ، بالا آپ کی شان کو جُھک کر السلام علیکم! عرض ہے کہ آج اسلام کو بہت سے خطرے آگئے ہیں اور بہت سے خطروں نے جکڑ لیا ہے اور مصیبتوں نے آگھیرا ہے اور خاص طور پر ہمارا ملک پاکستان جو اسلام کا قلعہ ہے اُس کو بہت سے خطرات لاحق ہیں، آپ مہربانی فرمائیں آج آپ کی اسلام کو بہت ضرورت ہے، آپ کے کوئی بھی پُر وقار آپ کا دوست کوئی صلاح الدین ایوب یا محمد بن قاسم کوئی نہ کوئی ہم کو درکار ہے رحم فرمائیں اور عنایت فرمائیں۔

اللہ ھو حق موجود

آپ کا بندا ہوں آپ بندا پرور ہیں

بے نام ناچیز خیر اندیش میں دنیا کا

Marfat.com

از طرف کائنات کمالؒ آستانہ پنجتن، عرش عظیم، مقام محمود سے نزد شہنشاہ، زمین و عرش علیؑ مولا

خط

اے بنداءِ طالب مولا تیری پہچان میرے بندوں کے بندے کا تو بندا ہے اس لیے اس ناطے سے روحانی غلاموں میں سے تو ہماری فہرست میں آتا ہے اور علیؑ کے غلاموں والی فہرست میں حضرت واحد بخش نمانو سائیں نے تمہاری سفارش کی تھی اس لیے تیرا نام مجھے یاد ہے اور تو واقعی نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں سے تو ایک ادنیٰ فرد ہے تُوں اس لیے یاد ہے کہ تو نے جو نعت اور قصیدے ہماری شان میں لکھیں ہیں وہ میں نے عرش عظیم پر آویزاں دیکھے ہیں اور پڑھے اِس لیے ہیں کہ جو دل کی گہرائی سے تُونے شان ہمارے پنجتن پاک کی لکھی ہے ہم نے پڑھی بھی ہے اور محسوس بھی کی ہے شاباش میری طرف سے تجھ کو اور تیرے لیے یہ خوشخبری ہے کہ تیرا مرشد حضرت نمانو سائیں میری محفل میں آتا ہے اور جُھک کر بیٹھا ہوتا ہے وہ دنیا میں بھی نمانا تھا اور یہاں ہمارے پاس جنت میں بھی نمانو کے نام سے ہی مشہور ہے یہ نام اس لیے کسی نے تبدیل نہیں کیا کیونکہ حضرت راضی سائیں سندھی تھانہ چونگ والے نے نمانا نام رکھا تو اس لیے مجھے علی المرتضیٰ کو بھی پسند ہے اور واقع واحد بخش نمانا ہی ہے۔

اے بنداءِ طالب مولا باقی تم نے جو لکھا ہے کہ اسلام کو خطرہ ہے یہ خطرہ نہیں مسلمانوں پر آزمائش ہے جو اصلی مسلم ہوگا وہ جنگ جدل سے نجات پائے گا اور جو جنگ چاہے گا وہ ہم میں سے نہیں اور ہماری وجہ سے جو کائنات بنی ہے اس کائنات کے ایک حصہ یعنی دنیا میں جنگ و جدل اور افراتفری پھیلائیں گے وہ ہم میں سے نہیں ہیں اور نہ ہی وہ مسلمان اور انسان ہیں ہم تو اسلام کے سپاھی تھے حضرت محمدؐ کے صحابی تھے جب ہم نے ناحق جنگ نہیں لڑی تو اب مسلمان جو اپنی صرف اپنی اَنا کی جنگ لڑ رہے ہیں، اسلام کی جنگ نہیں امن ہی ہمارا شیوہ ہے ہمیں انسان کا خیال رکھنا چاہیے اب سب انسان مسلمان ہی ہیں اگر تم ان کو مسلمان کرنے کی دھمکی نہ دو وہ خود ایسے کام اختیار کریں گے جس میں مسلمان خود حیران ہونگے اور ایسے ایسے کام کرینگے کہ اسلام کا بول بالا ہوگا یہ تو میرا پیغام تھا تم دنیا والوں کو اے طالب مولا میں یہ آپ کے خط کا حوالہ جو دلوں کے بھید جانتے تھے اور ہیں میرے ہادی، میرے نبی، میرے رسول، میرے پیارے، میرے رہبر، میرے محسن، میرے پرور، میرے محبوب، اور میرے مالک حضور حضرت محمدؐ کو ضرور تمہارے دنیا والوں کے مسائل سے

Marfat.com

آگاہ کروں گا پھر وہ جانے اور اللہ جانے اور تم دنیا والے۔ وہ ہی رحمت العالمین ہے وہ ہی آپ کی شفارش اللہ سے کریں گے۔

کیونکہ میں نے صرف انسانوں کی بات کی ہے جو تم نے اسلام مسلمانوں کے بارے میں لکھا ہے وہ آپ کو ضرور پتہ ہو گا پاکستان ہمارے نام سے بنا ہے تو یہ دائم قائم رہنے کے لیے بنا ہے ضرور اوپر نیچے حالات ہمارے وقت میں بھی تھے اور تم نے دیکھا مجھے بھی حق کی خاطر لڑتے ہوئے شہید کر دیا گیا میں نے ان قاتلوں کے ساتھ بھی شریعت محمدیؐ کے مطابق رویہ رکھا اللہ نے ان سب کو ہدایت دی کیونکہ ہم نے شریعت کے خلاف کوئی سزا نہیں دی تا کہ بے وجہ بے حرمتی انسان کی نہ ہو ہم صرف انسان کے لیے رحمت نہیں بلکہ پوری کائنات کے لیے رحمت ہیں اب آپ لوگوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اپنی مسلمانی اَنا کو چھوڑ کر انسانیت والا رویہ رکھو مسلمان میں انسان ہے اور انسان میں مسلمان ہے بس اے بندے میرے اقوال اور محمد پاکؐ کی حدیث پر اور اللہ کے قرآن پر بھروسہ کرو انشاء اللہ آپ کو آسانیاں میسر آجائیں گی، اپنے دین کی رَسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اللہ تمہارا حامی و ناصر۔ آپ سب دنیا والوں پر اللہ کی رحمت ہو (آمین)

Marfat.com

اللہ اور بندے کے رشتے، راستے

ڈاکٹر خورشید صاحب نے سوال کیا اللہ اور بندے کا رشتہ اور جانے کا راستہ کونسا ہے؟

جواب:- میں نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ اور آپ کے دوسرے ڈاکٹر بھائی دونوں ایک باپ کی اولاد ہیں۔ آپ نے اور آپ کے بھائی نے مشترکہ ہسپتال کھولا ہے اور آپ ہی پہلے ڈاکٹر بنے اور آپ ہی ہسپتال کے پہلے خود مالک تھے۔ اپنے بھائی کو آپ نے حصہ دار بنایا اور اس کو اپنا ہسپتال چلانے کے لیے دیا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی ڈسپینسر غلط علاج کرتے ہوئے پکڑا گیا تو آپ اپنے بھائی انچارج کو ہی ہدایت دینگے اور کہیں گے کہ آئندہ ان لوگوں کو معاف نہ کرنا اور احتیاط کرنا بس اسی طرح ڈاکٹر خورشید صاحب یہ رشتہ اللہ اور اُس کے رسول بشر محمدؐ کے درمیان بھی ہے جو دنیا میں اللہ رب العزت کے نائب ہیں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبیؐ کو پہلے ہی ایڈوانس میں خبر دے دی تھی۔ اب اگر اُن کے اُمتی جو مسلمان ہیں غلطی کرینگے تو رسول کو تو اللہ کچھ نہیں کہے گا۔ بس یہ رشتہ اور راستہ اللہ اور اُس کے رسول کا ہے۔ اس طرح ڈاکٹر خورشید صاحب اگر آپ اور آپ کے بھائی باپ کی ملکیت میں سے مشترکہ کاروبار شروع کروگے تو غلطی تم دونوں بھائیوں سے ہوگی لیکن باپ آپ دونوں بھائیوں کے علاوہ آپ کے ملازمین کو بھی ڈانٹیں گے۔

ڈاکٹر خورشید صاحب اسی طرح یہ رشتہ ہے مرشد اور مرید کا اگر غلطی کوئی مرید کرے گا تو اللہ تعالیٰ مرشد پر بھی سوال اُٹھائے گا کیونکہ مرشد نے اللہ سے سفارش کی ہوتی ہے اس بے کار بندے کی اس ناکارہ انسان کی تو اللہ ضرور بندے سے کامل مرشد کا پوچھے گا، کامل مرشد کا طالب کے ساتھ ایسا ہی رشتہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر خورشید صاحب نے دوسرا سوال پوچھا کہ کیا وہ بندہ بہتر ہے کہ جو ہر وقت الگ جگہ وحدانیت میں عبادت کرے یا جو اِدھر اُدھر گھوم کر مخلوق کے کام اور دنیاداری میں مگن ہو؟ میں نے صاحب سے گذارش کی کہ ڈاکٹر آپ کا کوئی ذاتی نوکر ہو اور آپ اُس کو سمجھا کر بھیجو کہ میرے ذاتی کلینک پر جاکر صفائی کرو اور مریضوں کی تیارداری کرو اور مریضوں کو حوصلہ دو اور ان کو علاج کرانے پر مطمئن کرو اور ملازم (ڈسپینسر) جاکر کلینک پر کچھ نہ کرے اور ڈاکٹر کی تعریف کرے اور ڈاکٹر خورشید کے قصیدے پڑھے کہ واہ ڈاکٹر، میرا ڈاکٹر اچھا ڈاکٹر وغیرہ یہ کہتا رہے جب آپ ڈاکٹر صاحب وہاں جائیں تو

Marfat.com

یہ دیکھ کر آپ کیسا محسوس کریں گے کہ کلینک پر کباڑ جمع ہے، بدبو آرہی ہے، مریضوں کی شکایت کے انبار لگے ہیں تو آپ پر کیا گذرے گی یہ صرف آپ اپنے اوپر سوچو۔ ڈاکٹر خورشید صاحب نے فوراً کہا کہ میں ڈسپینسر کو نکال دوں گا اور ہو سکا تو سزا بھی دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ اگر کوئی بندہ ایسے ہی دنیا میں آکر کوئی کام نہ کرے جو کہ خود اللہ سے سیکھ کر آیا تھا اور جس کام کا عالمِ ارواح میں اللہ سے وعدہ یعنی اللہ کے حکم ماننے اور اللہ کی زمین کو فساد سے پاک اور لڑائی کی گندگی اور بُغض و نفرت کی فصل بونے کا حصّہ نہ بنے۔

ڈاکٹر خورشید صاحب مثال کے طور پر آپ خدا ہیں اور نوکر (ڈسپینسر) بندہ ہے آپ نے جیسے نوکر کو ہدایت دی کہ کلینک صاف اور مریضوں کا خیال رکھو تو اُس کے کام نہ کرنے اور حکم نہ ماننے پر آپ گرم ہو گئے اور آپ طرح طرح کی سزا سوچنے پر مجبور ہو گئے اور وہ بھی نوکر کی ایک ہی دن کی غلطی کرنے پر اللہ وہ ہے ڈاکٹر جو ہم بندوں کے ساتھ ہر پل غلطی کرنے کے باوجود بھی کئی کئی سالوں تک معاف کرتا رہتا ہے اور ہم کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ہمارے مالک نے ہم کو کس کس بات سے روکا ہے اور کس کس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے ہم اتنے بے پرواہ ظالم بن گئے ہیں اور اپنے ہی اوپر ظلم کرتے ہیں۔

میں محمد شاکر مشکور ہوں شکور کا اور اُس کی اعلیٰ ظرفی سے تقویٰ رکھتا ہوں یہ بے جان مثال دیکر میں نے اپنے دوست کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہم دنیا میں ڈسپنسر (نوکر) کی طرح ہیں صرف نماز روزہ یعنی اللہ کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی حکم عدولی بھی کرتے ہیں جو ہمیں نہیں کرنی چاہیے، میرے مالک مجھے معاف کرنا کیونکہ میں نے سمجھانے کے لیے یہ مثال دی ہے۔ آمین۔

Marfat.com

دل کی زبان دل والوں کے کان

مجھ پر اللہ کی بے انتہا مہربانی رہی ہے کہ مجھے اللہ نے موقع دیا بزرگوں کی خدمت کرنے کا، بظاہر تن سیوا بھی۔ بزرگوں کی اندرونی بات سمجھنے میں کافی دفعہ ایسا ہوتا کہ میں اپنے باباسائیں مرشد ہادی نمانو سائیں کے پاس بیٹھا ہوتا اور بابا سائیں کو میں پانی پیش کر دیتا تو باباسائیں بہت خوش ہو جاتے اور کافی بار اس بات کا میری پیٹھ پیچھے اظہار بھی کر دیتے یار شاکر صاحب کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے اور ایسا ہی بھوک کے وقت چاہے مغرب کا وقت ہو یا عشاء کا یعنی بغیر وقت کے بھوک لگ جاتی تو میں سمجھ جاتا پتہ نہیں کون سی ایسی طاقت تھی یا کیا ایسا تھا جو میں سمجھ جاتا اور کچھ نہ کچھ میں پیش کر دیتا یا روٹی وغیرہ کا خدمتگار کو کہہ دیتا چونکہ باباسائیں کان سے کم سنتے تو جب کھانا آتا تو بہت خوش ہوتے اور خدمتگار کو کہتے کہ مجھے بھوک لگی ہوئی تھی تمہیں کیسے پتہ چلا تو خدمتگار میری طرف اشارہ کر کے کہتا کہ یہ شاکر صاحب نے کہا تھا اور باباسائیں مجھ سے خوش ہوتے اور بہت ہی پیار بھری نظر سے دیکھتے کیونکہ باباسائیں کم گو تھے اور باباسائیں دنیاداری کی کوئی گفتگو نہ کرتے تھے۔ جب بھی بات کی، وحدانیت اور تعریف محمد مصطفیٰؐ کی کرتے، ہم انسانوں پر احسانوں کی گفتگو کرتے یا انسان کے انجام کی بات کرتے یا اپنے مرشد راضی سائیں کی گفتگو کرتے۔ بابا نمانو سائیں اکثر آرام میں ہی ہوتے یعنی جسے ہم کہیں کئی کئی گھنٹوں تک آنکھیں بند کر کے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب بھی میں نے باباسائیں کی ٹانگیں یا جسم دبایا آرام کے لیے خدمت کرنے کے لیے تو اللہ نے بڑی مہربانی کی مجھ پر کہ کبھی بھی باباسائیں کو درد کی جگہ میرا ہاتھ نہ لگا کیونکہ سائیں کا بدن اکثر زمین پر لیٹے لیٹے زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹ جانے سے زخمی ہوتا تھا یا کوئی ٹھیس وغیرہ یا لیٹے لیٹے کوئی زخم ہوا ہوتا تو میں نے کبھی بھی بغیر دیکھے بھی مجھ سے اللہ نے زخم پر ہاتھ نہیں رکھوایا۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ کسی کا بھی باباسائیں کے دُکھتے زخم پر ہاتھ لگ جاتا تو سائیں کی اُف نکل جاتی تھی۔ میری زندگی میں کبھی ایسا نہ ہوا کہ باباسائیں کے جسم پر کبھی ہاتھ لگا ہو کبھی کسی بھی بے خیالی میں کبھی زخمی حصے پر ہاتھ لگا یا ہو یا لگا ہو جو باباسائیں کو ناگوار گزرے۔ یہ سب کچھ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب انسان کو کسی انسان سے محبت ہو جاتی ہے تو اندر کی آواز اندر کی کیفیت خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ ایک عاشق کی معمولی سی جھلک ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

Marfat.com

معشوق کی حرکات وسکنات:-

یہ واقعہ جو میں لکھ رہا ہوں یہ بہت پرانا نہیں ہے یہ پنو عاقل کے آس پاس کے ایک عاشق کا ہے عاشق بننے سے پہلے وہ گائے، بھینس چراتا تھا وہ ایک دن پنو عاقل شہر میں آیا اور ایک ہندو لڑکی کو اپنے سامنے گذرتے ہوئے دیکھا اور اس پر فدا ہو گیا اور اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا، عشق کا اتنا اثر ہوا کہ وہیں کھڑا رہ گیا، یہاں تک کہ رات ہو گئی مگر یہ وہیں کا وہیں کھڑا رہا۔ پڑوسیوں نے دھکّے دے کر دور بھیج دیا لیکن دور جا کر بھی سکتہ طاری ہوا وہیں کھڑا رہا گاؤں سے ماں باپ عزیز و اقارب ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں پہنچے اور اپنے ساتھ اسے واپس لے کر آ گئے پھر وہ چرواہا عاشق گم سُم رہنے لگا۔ بہت دن گزر گئے یہ عاشق مشہور ہو گیا۔ آس پاس کے لوگ اس سے اس کی معشوقہ (ہندو لڑکی) کے بارے میں پوچھتے تو وہ سکتے میں آجاتا آنکھیں ٹھہر جاتیں اور زبان سے یہ بے اختیار بولتا جیسے اب وہ برتن دھو رہی ہے اب وہ ہاتھ دھو رہی ہے اب وہ کھانا پکا رہی ہے اب وہ جھاڑو دے رہی ہے یہ سارا ماجرا لوگوں میں عام ہو گیا ایسے کوئی نہ کوئی معلوم کرنے کے لیے سیانے بندے اور بڑی عمر کے لوگ آکر طرح طرح کے سوال کرتے کہ بھئی اب تیری معشوقہ کیا کر رہی ہے تو عاشق چرواہے کی آنکھیں ٹھہر جاتی ہیں، سکتہ طاری ہو جاتا اور اسی حال میں بولنا شروع کرتا ہے کہ اب سوئی دھاگے سے ٹوپی بُن رہی ہے، اب بات کر رہی ہے، اب آٹا گوندھ رہی ہے، اب آگ جلا رہی ہے، اب آگ جلانے کے لیے پھونکنی سے دھواں ختم کرنے کے لیے ہوا دے رہی ہے، اب اس کی آنکھوں میں دھواں چلا گیا پانی آرہا ہے آنکھوں سے، اب لڑکی کی ماں نے آکر مدد کی وغیرہ وغیرہ یہ داستان مشہور ہو گئی کہ لوگوں کو اس کا پاگل پن نظر آنے لگا ویسے وہ عام حالات میں بہت دانش مند بندہ تھا اس لیے لوگوں کو تجسس ہوا کہ ایسا کچھ کیا جائے کہ اس کے عشق کے اثرات کو آزمایا جائے، انہوں نے گاؤں کی کچھ عورتوں کو تیار کیا وہ ہندو لڑکی کے گھر کوئی بہانے سے چلی گئیں اور جو منصوبہ بنانے والے تھے انہوں نے ظہر کا وقت مقرر کیا تھا۔ منصوبے کے مطابق عورتیں بھی ہندو لڑکی کے گھر ظہر کے وقت جائیں اور عاشق چرواہے سے بھی انہوں نے پوچھنا شروع کر دیا کہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔ عورتوں نے بھی ہندو لڑکی کی ماں کے ساتھ بے وجہ گفتگو شروع کی لیکن نگاہیں عورتوں کی اس لڑکی پر تھیں کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ جھاڑو کس وقت دیا، کپڑے کس وقت دھوئے، دھو کر سکھائے منہ ہاتھ دھویا پانی پیا چھوٹی موٹی کوئی چیز کھائی یہ سب عورتوں نے بہت غور سے دیکھا۔ کافی دیر تک عورتیں ہندو لڑکی کے گھر موجود رہیں اور واپس گاؤں آئیں۔ گاؤں والوں نے مجمع اکٹھا کیا ہمیشہ کی طرح معشوقہ لڑکی کے بارے میں اس کی حرکات وسکنات کو عاشق سے پوچھا اور کچھ پڑھے لکھے لوگ اس کی حرکات وسکنات لکھ بھی رہے تھے بمطابق وقت کے منصوبہ بندی کرنے والے لوگوں نے آپس میں

Marfat.com

طے کیا کہ عورتیں جو لڑکی کے گھر سے آئی ہیں ان سے ہندو لڑکی کے بارے میں جو معلوم ہو اوہ کاغذ پر لکھیں گے پھر لکھا ہوا یہ ملا کر دیکھیں گے کہ عاشق سچا ہے یا جھوٹا فریبی ڈھونگی ہے۔ یہ سارا منصوبے کے مطابق طے کیا گیا اور بھرے مجمعے میں جو عورتوں نے دیکھا وہ سارا احوال مجمعے کو پڑھ کر سُنایا اور وہ ساری باتیں جو مجمعے والوں نے عاشق چرواہے سے پوچھی تھیں وہ بھی پڑھ کر سنائیں اس زمانے میں ٹیلیفون یا موبائل کا تصور بھی نہیں تھا۔ عاشق کا ماجرا سُن کر اور ہندو لڑکی کے گھر بھیجی گئی عورتوں سے جو نشانیاں ملیں اس کے بعد وہ عاشق مشہور ہو گیا اور آج تک سچا عاشق مانا جاتا ہے یہ واقعہ اس لیے دُہرا رہا ہوں تاکہ میرے مرشد نمانا سائیں اور میرے درمیان چھوٹی سی جھلکِ عشق بتائی جاسکے اس واقعہ سے بزرگوں کے خدمتگار لوگوں کو سکھانا چاہتا ہوں کہ تن سیوا کتنی بڑی بات ہے نہ اس میں بڑی ذات ہے عقل کو مات ہے یہ تو بس خدمت کی بات ہے چاہے دن میں کرو چاہے رات میں۔ تن سیوا اماں کی، باپ کی، مرشد کی، کسی پڑوسی بزرگ کی، کسی کی بھی کی جاسکتی ہے رشتہ دار کی بھی تن سیوا کی جاسکتی ہے۔ اللہ دینے والا ہے وہی رحیم ہے، کریم ہے، غفور ہے اس سے صلہ رحمی کا صلہ مانگنا ہی ہماری عبادت ہے اس سے سب کو مانگنا چاہیے۔

میں محبت میں تیرا مقروض ہوں قرض اُتاروں کیسے
معاملہ سمجھ میں آتا نہیں محبت کی معلوم زبان نہیں فرض پورا کروں کیسے

دغا بازوں سے جان چھٹتی ہے دے کر دنیا کو دولت دنیا کی
سودا سستا ہے دنیا اُس میں دغا باز تیرے درباری ہونگے

Marfat.com

از طرف محمد شکور شاکر نمانو

02-12-2013

بخدمت میری پیاری ماں کے۔ قدموں پر دونوں ہاتھ رکھ کر

مضمون: دُعا کی درخواست اور دادرسی کیلیے دین کی دولت بن جائے۔

دُعا کا طالب ہوں اور ہمیشہ سے ہی تیری دُعا کا طالب اور ہمیشہ کیلیے دُعا کی درخواست کیلیے آپ کا بیٹا شاکر بیکار، بے غور آپ کا غلام غلطی سے ہی سہی عرض کرتا ہوں دنیا میں غرق ہونے سے پہلے ماں میں نے سب کام جو بھی اس دنیا میں آکر کیے اُن سب کے بظاہر آپ مخالف تھیں اور مجھے ڈانٹتی رہتی تھیں۔ جیسے صبح صبح بہت ٹھنڈ اور دُھند بھی چھائی ہوتی اور میں پہلوانی کے شوق میں تیل گھر سے لگا کر ورزش کیلیے جاتا تو آپ مجھے ننگے بدن پر تیل لگا کر اتنی سردی میں چلنے سے روکتیں، میں بھی اوپر کے دل سے دلاسے دیتا کہ مجھے کچھ نہ ہوگا میں بیمار نہیں ہونگا یہ سلسلہ کافی سالوں تک چلا اور میں کنڈہ کا ایک مشہور پہلوان بن گیا اور دور دور سے لوگ مجھے نقدی دے کر اپنی ٹیم کا حصہ بنانے کیلیئے لے جاتے اور میں ان پیسوں میں سے کچھ آپ کو دیتا تو آپ وہ چند سو روپے پھینک دیتی اور کہتی کہ ہاتھ پاؤں تڑوا کر آؤ گے کبھی! لیکن مجھے ماں کے اندر کا پتہ تھا اور میرے ہر وقت دوستوں کا تانتا بندھا ہوتا تھا آپ کھانا تو دے دیتی تھیں لیکن ناگواری سے، مگر مجھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ اندر دل سے ناگوار نہیں ہو ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اسکول کی پڑھائی کے علاوہ ہر کھیل میں کامیاب ہوتا اور کالج میں بھی پڑھائی بالکل نہیں کی لیکن آپ ہی کی دعا سے کامیاب رہا۔ میری ماں آپ تو کبڈی کے خطرناک کھیل کے لیے منع کرتی تھیں لیکن ابو اشارے میں میری حوصلہ افزائی کرتے تھے جس کی مثال آپ کو یاد دلواتا ہوں کہ ہر وقت آپ کے یہاں بھینسیں ہوتیں جن کا آپ دودھ بیچتی تھی اس دودھ میں سے ابو میرے ہی لیے انتظام کرتے لیکن آپ سے اظہار نہ کرتے اور امی جان آپ کو یاد ہوگا کہ اُس زمانے میں سب لوگ بڑے کا گوشت (beef) کھاتے لیکن ابو خود اپنے لیے آدھا سیر (کلو) بکرے کا گوشت لے آتے اور مجھے بھی ساتھ کھلاتے۔ اس سازش کو آپ نہ سمجھ پاتیں ابو بکرے کا گوشت صرف میرے لیے لیکر آتے اور میرے پیارے ابو میرے جگری دوست تھے، مجھ کو ساتھ رکھتے اور جب شہر کے لوگ آکر میرے کھیل کی تعریف کرتے تو میرے ابو اندر ہی اندر خوش ہوتے اور اگر سرکاری باغ کے میدان میں ہر جمعہ کو کبڈی کا مقابلہ ہوتا تو خود ابو دیکھنے نہ آتے ہمارے نوکر بلو اور رفو دونوں کو کبڈی کا میچ دیکھنے کیلیے چھٹی دے دیتے اور رات کو ان سے طریقے سے پوچھتے ابو میرے کھیل کے بارے میں اچھا سن کر خوش ہوتے لیکن اُن نوکروں کو ظاہر نہیں کرتے اور غصے سے کہتے کہ شاکر ہاتھ پاؤں تڑوائے گا مگر مَن ہی مَن میں بہت خوش ہوتے تھے۔

Marfat.com

یہ سلسلہ چلتا رہا بس امی میں ابو کی اور بات بتا کر آپ کو دکھی نہیں کرنا چاہتا بس یہ بات لکھ کر بتانا چاہتا ہوں کہ آج مجھے اس کا موقع ملا ہے اس لیے میں نے یہ درخواست دی ہے کہ ہمیشہ آپ مجھے کسی کام سے روک دیتی ہیں اور کہتی ہیں یہ فضول ہے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ مجھے کتاب لکھنے کی اجازت دیجئے اور وہ بھی لکھت میں۔ ایک لائن ہی لکھ دیں اپنے ہاتھ سے کاغذ پر کیونکہ آپ کی مرضی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کام آپ کو بالکل ہی فضول لگے گا میں آپ کی عادت سے واقف ہوں۔

آپ کا پیارا بیٹا دُعا کا طالب

شاکر

<u>از طرف عاجز ناتواں</u>

ٹائم: 2:59PM تاریخ: 31-12-2016

بخدمت جناب بے حد جناب بھید دل کے جاننے والے پھر بھی بات بحر حال

اے اللہ میرے پیارے اللہ میرے مٹی سے بنے بدن کے خالق عاجزی سے اور توبہ زاری سے عرض ہے اور مجھ ذرے کو تیرا ہی حکم ہوا ہے، تجھ سے ہی بات کرنے کا تو نور ہے، نور سے آگے کا نور ہے، میں ایک مٹی کا پتلا ہوں، تو بے بہا، بے وزن بے تول نہ کوئی پیمائش ہے یا تو میں تجھ سے بہت بہت دور ہوں اور ہوں کہ بھی نہیں ہوں یا تیرا میرا کوئی فاصلہ ہی نہیں وہ بھی تیری مرضی ہے کہ مٹی کے پتلے کو کیا اہمیت دیتا ہے میں ہاتھ جوڑ کر نادار و ناتواں بندہ عرض کرتا ہوں میرے مالک کیا ہو گیا ہے اس دنیا کو یہ ایسی کیوں ہو گئی ہے؟ دنیا کا کیا ہو گا اب اس جہاں کا پھر بدل کیا ہو گا وہ جہاں بھی یا مالک میرے اس ملک میں کہاں سے آگئی یہ بے وجہ قتل و غارت کے گناہ، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ سب کو فنا ہونا ہے پھر بھی دماغ میں بغض پال کر سب نے گھنا جنگل بنا لیا ہے۔ میرے اللہ تیری اعلیٰ شان ہے اور اعلیٰ سے بھی اعلیٰ تیری قدرت ہے اور میری پر خلوص التماس ہے اب دنیا کو دین دے دے میرے محمدؐ کی دل میں دعا کی دوا بھر دے نہ نماز ہماری قضا ہو۔ معافی دیدے نہ اب کوئی سزا ہو میرے پروردگار تو پروردگار ہے اب اس کائنات کو جہاں کو معافی نصیب فرمادے۔ تاریخ اس دنیا کی تلخ ہے محبت میں بدلنا تیرے ساتھ کسی کا کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا ہے یا مولا اپنے من میں دعا کا مزا لے رہا ہوں جیسے میری دعا آپ نے قبول کر لی ہے یا اللہ میرے دل پر خط کا جواب لکھ دے۔ ایک پل میں سب ٹھیک کر دے، تیرے آگے کچھ مشکل نہیں۔ امن کی تاریخ بدلنے کا انتظار مجھے رہے گا آپ کا ناساز آپ کے حکم سے بنا ہوا عاجز بندہ محمد شکور شاکر نمانو۔

Marfat.com

حضرت محمدؐ میری روح کے بھی محبوب

ایک دفعہ میں اور میرے پورے گھر والے اور میرے دوست ڈاکٹر خورشید صاحب اور ہمارے عزیز دوست عمرہ کے لیے کعبتہ اللہ گئے اور پھر مدینہ پاک گئے ہم نے جو وہاں نظارے دیکھے وہ بتائے نہیں جاسکتے اور حکم بھی نہیں لیکن جو میرے مطابق سبق آموز ہے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں، میری ان باتوں کو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے یہ قسمت کی بات ہے ہم جب کعبہ کا طواف کرنے کے بعد جہاں بھی بیٹھے وہاں ہمیں کئی دفعہ بیٹھنے میں مشکلات در پیش آئیں اور مشکل سے نماز کے لیے جگہ ملتی اور تکلیف سے نماز پڑھنی پڑتی اور ایمیگریشن (Immigration) کاؤنٹر پر لمبی لمبی قطاریں لگی ہوتی اللہ اللہ کر کے میرے بچوں کو ایک سعودی آفیسر ایمیگریشن (Immigration) کاؤنٹر کی لائن سے نکال کر ایسے لے گیا جیسے اسے کسی نے میرے بچوں کے استقبال کے لیے خصوصی طور پر بھیجا ہو لیکن میں اور ڈاکٹر خورشید صاحب تقریباً 6-5 گھنٹے لائن میں کھڑے رہے ہم تھک کر چُور ہو گئے یہ میری زندگی کا انتظار میں کھڑے ہو کر بے بسی اور غصّے کا پہلا واقعہ تھا غصّہ مجھے اس لیے آرہا تھا کہ ایمیگریشن (Immigration) کاؤنٹر پر جو بھی آفیسر بیٹھے تھے زیادہ تر نوجوان تھے، رات کا ٹائم تھا وہ سعودی نوجوان آپس میں مذاق مستی کر رہے تھے اور دوسرے کاؤنٹروں پر ہمارے سامنے لڑکیاں موجود تھی وہ بھی ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مشغول تھیں میری خواہش تھی کوئی ان کا بڑا آفیسر ان کے اوپر چھاپا مارے اور ان کو سزا دے کیونکہ ہم عمرہ کرنے والے زائرین لائن میں لگے ہوئے تھے اور بہت تنگ تھے لیکن میری طرح وہ بھی بے بسی کا منظر پیش کر رہے تھے ساڑھے 3 گھنٹے بعد ایک بڑا آفیسر آیا جو عمر میں بھی سینئر لگ رہا تھا ہم دیکھ کر خوش ہوئے کہ اب ان کو ڈانٹ پڑے گی اور یہ کام تیزی سے کریں گے لیکن ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ خود بھی اُن سے محوِ گفتگو ہو گیا اور ہنسنے لگا آفیسر کے آنے سے پہلے تو تھوڑی بہت کاؤنٹر پر چیکنگ ہو رہی تھی لیکن اُس آفیسر کے آنے سے 6 چھ عدد کاؤنٹر کا تمام اسٹاف اُس کی باتوں کا ہنس ہنس کر جواب دینے لگے یہ دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہوا اور غصّہ آیا کہ ہم کس عظیم و مقدس مقصد کے لیے آئے ہیں اور یہ اتنی مغروری اور لاپرواہی کر رہے ہیں تذلیل کی حد ہو گئی تھی یہ حالت دیکھ کر سعودیوں سے بہت مایوسی ہوئی اس طویل انتظار کے بعد میں کافی تھک چکا تھا کیونکہ میں نے گھوٹکی سے سکھر پھر کراچی، کراچی سے دبئی، دبئی سے جدّہ کے لیے مصافت طے کی تھی اللہ اللہ کر کے میرا نمبر آیا میرے کاؤنٹر پر جو عربی نوجوان لڑکا تھا اُس کے دانت پر شاید ہیرے جڑے تھے یا انھوں نے سفید رنگ کی کوئی قیمتی دھات چڑھائی ہوئی تھی۔ اسٹائل سے اُس نے مجھے اشارہ کیا کہ جو کاؤنٹر پر انگوٹھے چیک کرنے کی مشین لگی تھی اُس پر اپنے انگوٹھے رکھ دو پھر اُس سعودی لڑکے نے مجھے پورا ہاتھ رکھنے

Marfat.com

کے لیے اشارہ کیا تو میں نہ سمجھ سکا صرف ایک لمحے کے لیے اُس نے میری طرف غصّے سے دیکھ کر کچھ کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیا اور پورا ہاتھ دیکھنے والی مشین پر دے مارا۔ اُس کے اس رویہّ سے میرے دل نے کہا کہ میں یہاں سے واپس چلا جاؤں اگر میری کچھ طاقت چلتی تو میں بھی اُس کے منہ پر زور سے تھپڑ ضرور مارتا کیوں کہ میرے ہاتھ کو اس نے جھٹک دیا تھا۔ شاید لڑکے نے بڑبڑاتے ہوئے مجھے ڈانٹا بھی تھا بحر حال ہم جدّہ سے کرائے کی گاڑی پر مکّہ چلے گئے اور رات کو سو گئے اور میرے بچے رات ہی کو عمرہ کے لیے چلے گئے، میں دُکھ میں ہوٹل کے کمرے میں جا کر سو گیا صبح میں بھی عمرہ کے لیے روانہ ہو گیا۔ عمرہ کرتے وقت ڈاکٹر خورشید صاحب گم ہو گئے بس پھر کیا تھا میں عمرہ بھول گیا اور ڈاکٹر کی تلاش کرنی شروع کر دی کیونکہ جو ہم نے موبائل کے لیے جدّہ سے سم خریدی تھی وہ سم کا نمبر ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو نہیں دیا تھا تو اب کس طرح ڈاکٹر صاحب اور میں آپس میں رابطہ کرتے، پورے 7-6 گھنٹے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہوٹل آیا مجھے تشویش لاحق تھی کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی عمر 60 سال سے زیادہ تھی اور کوئی 15 سال پہلے ان کے دل کا بائے پاس ہوا تھا اور بائے پاس کی وجہ سے دل کی گارنٹی بھی ختم تھی اور طرح طرح کے خدشے مجھے آنے لگے۔ میرا برا حال ہو گیا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ جہاں ہم سکون تلاش کرنے آئے تھے وہاں ہم بڑی مشکل میں پڑ گئے، اللہ اللہ کر کے ڈاکٹر مل گیا ہماری پریشانی ختم ہوئی لیکن اس پریشانی کی وجہ سے تھکن دور نہ ہو سکی۔ اس کے بعد ہم مدینہ منورہ میں اللہ پاک کے پیارے محبوب حضرت محمدؐ کے روضے مبارک پر گئے تو وہاں بہت زیادہ رش تھا اور اتنا زیادہ رش تھا کہ لوگ ہل ہل کر چل رہے تھے مجھے تشویش ہوئی کہ اگر ڈاکٹر خورشید صاحب پر تھوڑا پریشر آیا تو ایسا نہ ہو کہ پریشر سے سانس نہ رک جائے اس لیے میں نے بڑی طاقت سے ان کی حفاظت کی اور دھکے اتنے مل رہے تھے کہ سانس لینا بھی دشوار تھا کوشش کر رہے تھے کہ دیدار ہو جائے لیکن ہم روضہ مبارک کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہے تھے، میرے چھوٹے بیٹے علی ابو بکر کو اچانک شُرطہ (پولیس والا) نے جس کی ڈیوٹی روضہ مبارک پر تھی اٹھا کر حضورؐ کے روضہ مبارک کے سامنے چھوڑ دیا جو کہ ہمارے لیے بہت ہی کرشماتی بات تھی۔ پہلے دن کی طرح دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا کہ ہم لوگوں کو دشواری ہوئی اور آج بھی کل کی طرح کا واقعہ رونما ہوا شُرطے نے " علی ابو بکر" سے پوچھا کیا نام ہے علی نے جواب دیا علی ابو بکر شُرطے نے علی کو اٹھایا اور روضے مبارک اور دیدار کے درمیان جو دیوار تھی وہاں بٹھا دیا اور کہا کہ علی ابو بکر جا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے روضہ مبارک کے سامنے جا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مل آؤ جب کہ ہمیں روضہ مبارک سے دھکے ملے اس کے بعد ہم حضورؐ کے روضہ مبارک کے سامنے نیچے زمین پر بیٹھ گئے ابھی دس منٹ بھی نہ ہوئے تھے کہ صفائی والے آئے اور کہا اٹھو صفائی کرنی ہے۔ ہم وہاں سے اٹھے پھر مسجد نبوی کے احاطے میں بیٹھے، 15 منٹ ہوئے تھے تو پھر صفائی والے آ گئے کہ یہاں صفائی کرنی ہے، میں نے ڈاکٹر کو کہا کہ اب بھی سمجھ جا ڈاکٹر ہمیں اب بات سمجھ لینا چاہیے کہ ہمارے ہی

Marfat.com

ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ایک دن میں رات کو کھانے کی ریڑھی سے پلاسٹک کی تھیلی میں کھانا خرید کر وہیں زمین پر بیٹھ کر کھا رہا تھا اور اس کے بعد رات دیر سے مالٹا لینے کی تلاش میں نکل گیا مالٹے کی ریڑھی مجھے دن میں نظر آئی تھی اس کی تلاش میں نکل گیا، کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی اس لیے ایک پولیس والے نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ سے پاسپورٹ کے بارے میں پوچھا میرے پاس تو اس وقت اتفاقاً نہ پاسپورٹ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی نشانی تھی جو میں اسے دکھاتا۔ مجھے اس واقعے سے پہلے زندگی میں کبھی اتنا ڈر نہیں لگا تھا جو اس دن لگا۔ اس پولیس والے کا ایک بڑا آفیسر تھوڑی ہی دور کھڑا تھا پولیس والے نے مجھے اس کے حوالے کر دیا مجھے پکا یقین ہو گیا تھا کہ جو پچھلے میرے ساتھ واقعات گذرے ہیں ان سے صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ پولیس والا مجھے ضرور تھانے لے جائے گا۔ نہ ڈاکٹر کا فون نمبر تھا نہ میرے پاس موبائل کیونکہ وہ میں ہوٹل کے کمرے میں چھوڑ آیا تھا اس پولیس آفیسر کے اور میرے درمیان تقریباً چار قدموں کا فاصلہ تھا جتنی دعائیں میں نے ان چار قدموں میں کیں اس سے پہلے کبھی نہیں کیں اور خود سے کہنے لگا میں یہاں کیوں آیا ہوں انھوں نے کچھ اور افراد کو بھی پکڑا ہوا تھا چونکہ نہ مجھے انگریزی بولنا آتی تھی اور نہ عربی بولنا آتی تھی میرے لیے یہ بڑا مسئلہ تھا لیکن میں نے ان کو کہا کہ میرا پاسپورٹ ہوٹل میں ہے شاید اس نے میری بات سنی بھی نہیں اور کہا جا جا۔ میں سمجھ گیا کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے میری نظر میں ماجرا یہ تھا کہ میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ میرے لیے یا محمدؐ ہے پاکستان میں سکھر میں، گھوٹکی میں ہر جگہ یا محمدؐ ہے اور جو حضرت محمدؐ نے مجھے دین کا کام سونپا ہے وہ میری مدد کر رہے ہیں تو میں مدینے کیا لینے گیا تھا میں جہاں بھی ہوتا ہوں وہ ہی عزت کراتے ہیں۔ مجھے اللہ نے دیا لُو کیا ہے، ایمان عطا کیا ہے، دین عطا کیا ہے، قلم عطا کیا ہے قرآن کو سمجھنے کی سمجھانے کی توفیق عطا کی ہے اور دنیا کا بھی کام جو اللہ پاک نے سپرد کیا ہے اسے مدِ نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں میرے ضامن حضرت محمدؐ ہیں اور میری سفارش میں حضرت بابا سائیں ہیں تو میں کیوں وہاں ڈھونڈنے چلا گیا جب کہ میرے اندر بھی وہی ہے باہر بھی وہی ہے نہ لائن میں کھڑا ہونے دیا نہ روضہ کے سامنے کھڑا ہونے دیا نہ فرش پر بیٹھنے دیا۔ کیا کیفیت تھی لیکن اس کے برعکس میری بیٹی عائشہ زادی اور میری بیگم اور میرے بیٹے علی کو مزہ آیا مدینے کی گلیوں میں مفت میں کھلونے ملے، علی کی حضرت محمدؐ کے روضے پر قریب سے حاضری ہوئی اور میری فیملی نے خوشی سے دن رات عبادت کی ان کے چہرے پُر نور تھے، چہچہا رہے تھے، خوش تھے یعنی کہ ایسی پاک ذات نے کعبۃ اللہ میں میرے بچوں کی حفاظت کی اور خوش رکھا اور کائنات کے مالک حضرت محمدؐ کے شہر مدینہ میں میرے بچوں کی حفاظت بھی ہوئی دل بھی لگا اور انہیں وہ نظارے نظر آئے جو آج تک وہ مجھے سناتے ہیں یہ خیال صرف ان معصوموں کا تھا ان کو ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی نور ہی نظر آ رہا ہو وہ تو میں بدقسمت ان سب نظاروں سے محروم تھا کیوں کہ جو نظارے یہ وہاں دیکھ رہے تھے وہ تو مجھے پاکستان میں نظر آ رہے تھے کیونکہ جو میرا فرض ہے وہی نظر آئے گا شاید جو وقت وہاں گذرا تھا وہ میرے فرض سے کوتاہی تھی یہ جو بھی الفاظ قلمبند کیے ہیں یہ میرا ذاتی خیال ہے اگر کچھ غلط ہے تو اللہ مجھے معاف کرے میں نے اپنی اس کیفیت کو سچی داستان کے طور پر تحریر کیا ہے۔

Marfat.com

اللہ کی حکمت رمز

میں اللہ ہی کو حاضر ناظر سمجھ کر، اللہ پر انسان کو یقین دلاتا ہوں اور اللہ سمجھتا ہے میرے تجربے کو عقیدت کے ساتھ عرض کرتا ہوں اگر کسی انسان پر مصیبت آئے تو فوراً سوچنا شروع کر دے کہ تم نے کیا گناہ کیا ہے چاہے ماضی بچپن میں یا حال پچھلے دنوں یا مستقبل میں کچھ گناہ کا سوچا ہوگا اور نفل پڑھو یا کوئی کسی بھی مذہب کا ہو اپنے عقیدے کے مطابق اللہ سے براہ راست رابطہ کرے ہم مسلمان ہیں تو دو رکعت نفل سے ضرور یاد آجائے گا کوئی گناہ یا غلطی اگر سب حیلے وسیلے کرنے سے بھی نہ پتہ چلے تو معافی مانگنے سے اللہ مصیبت دور کر دے گا اگر تمھیں گناہ اور غلطی کا پتہ نہ چلے تو مصیبت دور کر دے گا اگر تمہیں گناہ اور غلطی پتہ نہ چلے اور مصیبت میں گھرتے چلے جاؤ تو سمجھ لو کہ اللہ تمھیں کوئی منزل عہدہ فراہم کرے گا وقت کا پتہ نہیں ہوتا کہ کب اللہ تجھے اس دنیا میں عہدہ دیکر اُس جہاں کا کام لے یا دنیا میں ایجاد کروائے، تجھ سے انسانیت کی بھلائی کے لیے یہ سب ممکن ہے اللہ کی حکمت سمجھنے کے لیے ایک استاد ہادی کی ضرورت ہے جسے مرشد بھی کہتے ہیں وہ بتائے گا تجھے دنیا کے خزانے اور بادشاہی کے گرُ، پھر آپ پر مصیبت کوئی بھی آسکتی ہے یعنی گھر میں بیماری کسی جھوٹے الزام میں بدنامی کوئی قتل میں پھنس جاتا ہے یہ سب ممکن ہے انسان بغیر مرشد کے سمجھ نہ سکے گا کہ میں جا رہا ہوں اور مرشد طالب کو دلاسے دے دے کر مشکل کا وقت پاس کرانے میں مدد کرتا رہتا ہے بھٹکنے نہیں دیتا لائن میں رکھتا ہے شرط یہ ہے کہ کامل مرشد ہو یہ بات بھی ایک اٹل ہے کہ جیسے ہی اچانک یہ سب کرشماتی طور پر واقعے رونما ہوتے رہتے ہیں انسان کو خود پتہ نہیں ہوتا کہ آج مروں یا تھوڑی دیر میں۔ یہ آزمائش ہمیشہ ہی رہتی ہے روزانہ مرد مومن مرتا ہے اور شہید ہوتا رہتا ہے اور ڈرنے سے ختم نہیں ہوتا اور پھر ڈر کو ڈراتا ہے اور خوف کو بھی خوف زدہ کرتا ہے۔

بھلائی کا حل

ہمارے پیارے نبی پاک حضرت محمدؐ نے آخری خطبے میں فرمایا کہ میں نے جنگ میں اسلام کی فتح کر لی آپ لوگوں کی طرف سے اب تم نے اکبری جنگ لڑنی ہے اکبری یعنی صرف اپنے آپ کو مسلمان رکھنا ہے اور اپنے گھر میں جو بچے پیدا ہوں اُن کو اچھی طرح میرا دین اسلام سمجھاؤ خود مسلمین بنو، نماز قائم کرو، نہ کہ صرف پڑھو۔

اب آپ کو نبی آکر رجوع نہیں کرے گا پہلے بھی اللہ نے نبیوں کو انسانوں سے رجوع کے لیے حکم فرمایا کہ اے نبی جاؤ لوگوں سے میرے نام کی پہچان کرواؤ کہ میں خالق ہوں، میں رازق ہوں، میں قادر ہوں، میں رحمٰن ہوں۔

اب اللہ نے اپنے ولی دنیا میں بھیجے ہیں اپنے نبیوں کے پیغام پہنچانے کے لیے مگر وہ لوگوں سے رجوع نہیں کریں گے لوگ اُن سے رجوع کریں اور ولی اللہ صرف اپنے نبی کا پیغام دیں گے۔

Marfat.com

بمطابق فکر ذکر

اسکیل دُعا کا پیمانہ:۔

اگر آپ کسی ماہر نقشہ بنانے والے کے پاس جاؤ گے تو وہ دو سو ایکڑ کے پلاٹ کا پورا نقشہ دکھائے گا جب کہ آپ کا پلاٹ صرف 100 گز کا ہو گا۔ عام آدمی کے ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ لاکھوں گزوں کے اتنے بڑے نقشے میں یہ کیسے 100 گز کا پلاٹ ڈھونڈتے ہیں لیکن (آرکیٹیکٹ) نقشہ نویس کی ایک فٹ کی پٹی ہوتی ہے، اس فٹ پٹی میں ایک سوت ایک گز کے برابر ہوتی ہے، اگر نقشہ پر وہ فٹ پٹی رکھ کر دیکھیں گے تو ایک سوت ایک گز سمجھا جائے گا۔

ایک سوت پیمانہ ایک کلو میٹر کے:۔

پورے پاکستان کا نقشہ ٹیبل پر رکھو گے تو جیسے پورا پاکستان اس ایک میز پر آجاتا ہے دو سے تین فٹ کی ٹیبل پر اس میں بھی فٹ پٹی یعنی (اسکیل) میں ایک سوت ایک کلو میٹر کے برابر ہوتا ہے جیسے کراچی سے حیدر آباد کے نقشہ پر فٹ پٹی پیمانہ رکھا جائے گا تو ایک دو انچ برابر ہو گا دو سو کلو میٹر کے نقشے پر دو تین فٹ (اسکیل) رکھے گا تو دو فٹ یعنی 1000 ہزار کلو میٹر سمجھا جائے گا اور اس فارمولے سے بالکل پیمائش درست ہو جاتی ہے گھر بیٹھے بیٹھے اور یہ پیمانے بدلے جاتے ہیں نقشے کے مطابق چھوٹا ہے یا بڑا ہے آج کل گوگل کو دیکھا جاتا ہے اور پیمائش گوگل کے ذریعے چند انچ کے موبائل فون سے ایسے ہی اسکیل بدلتے ہیں نقشہ ایراضی کتنی ہے مفاصلہ کتنا ہے اس حساب سے ماہر نقشوں کے پیمانہ اسکیل رکھتے ہیں۔

ماں کی دُعا اسکیل برابر ایک لفظ خزانے کے:۔

آج میری ماں کے ساتھ ملاقات میں انھوں نے مجھے کہا کہ تم یہ کام چھوڑتے کیوں نہیں گھر سے دور رہتے ہو جو تم کام کرتے ہو وہ تم گھوٹکی میں کرو اپنے برابر پڑوس میں یہ ہندو بیچ رہے ہیں اپنا گھر 120 گز کا مکان اس پر تم دو منزلہ عمارت بنا کر فروخت کرو میں تو آپ کے لیے بیٹا ہر وقت دُعا مانگتی ہوں تیرا کاروبار بھی کامیاب ہو اور اللہ تیری حفاظت کرے۔

ماں نے تو دُعا دی دو منزلہ عمارت کی کیونکہ اُس کو پتہ نہ تھا میں بلڈر ہوں میرا کام بہت بڑا ہوتا ہے کئی کئی منزلوں کی عمارتیں بنانے کی کوشش کر رہا ہوں ماں کی یہ دُعا سادگی سے تھی دو منزلہ کی لیکن اللہ تو جانتا ہے کہ اماں کا اسکیل دُعا کا کیا ہے اور ان کی دُعا سے کئی شہر آباد کر دیئے ہم نے اللہ کی رحمت سے اور اماں کی دُعا سے اللہ کی قدرت نے انسان کے دل کے نقشے پر اپنا فٹ پٹی اسکیل پیمانہ رکھا ہے وہ انسان کی سمجھ سے باہر ہے یہ کوئی نقشہ نویس (آرکیٹیکٹ) نہیں جو یہ پیمانہ ناپ سکے اللہ کی بات اللہ جانے۔ چاہے چاہنے والا کتنی سادگی سے چھوٹی چیز کے لیے اللہ سے سادہ سی دُعا کرے اللہ تو سمجھ جاتا ہے اپنے بندے کی دُعا اور اس کی نیت، یہ اللہ کا خزانہ ہے نہ کہ کسی دنیا کے بادشاہ کا۔

Marfat.com

اللہ کے بندوں کی محفل میں شریک ہونے کا فن

انسان کے دنیا میں کتنا بھی بڑا کام ذمے ہو جیسا کہ اگر وہ نیت کرے کہ وہ اللہ والوں کی محفل میں جائے تو اللہ تعالیٰ اس انسان کو موقع فراہم کردے گا لیکن شرط یہ ہے کہ شروع شروع میں اس انسان کو قربانی دینی پڑے گی اس سے اس شخص کو ظاہری نقصان ہوگا اور فائدہ یہ ہوگا کہ دنیا سے دور جتنی دیر رہے گا اتنی دیر پریشانی مستقبل کی کم ہوگی اور اس درمیان جتنی دیر اللہ کے بندوں میں رہے گا تو اس حال کے وقت جو دنیا داری میں پریشانی ہوئی وہ بھی نہ ہوگی اور مستقبل بھی اچھا ہوگا دونوں صورتوں میں فائدہ ہوگا۔

اگر کوئی اللہ کے بندوں کے پڑوس میں رہتا ہے یا اللہ کے بندوں کی اولاد ہے یا اتفاق سے کوئی شخص طالب ہو گیا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میرے مسائل امن محفل سے اوّل ہیں تو پھر وہ چاہتے ہوئے بھی محفل میں محوَ نہیں ہو سکتا اور اس شخص کو اس صحبت کا مستقبل اور حال میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ یہ آزمائش ہوگی کہ اللہ کے بندے اپنے بندے کو بلائیں گے اور اس شخص کا کام پڑ جائے گا اور کوئی نہ کوئی ایمرجنسی ہو جائے گی کیونکہ اس کی نیت ہی یہ ہوگی کہ میرے کام کی بہت اہمیت ہے تو اللہ تعالیٰ واقعی ایسے کرتا ہے اس شخص کو محفل سے دور کرتا ہے، جو دنیا اور اپنے ذاتی کام کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

مثال کے طور پر میں نے کسی طالب کو عرض کی کہ آپ سائیں کے پاس آیا کریں انھوں نے مجھے یہ جواز دیا کہ ان کی بیوی کی ڈلیوری ہونے کو ہے اس کی وجہ سے وہ نہیں آسکتے اس بات کے تین دن بعد اکیسویں شریف حضرت مولا علیؑ کی تھی گاڑی میں ایسا ہوا کہ اس دن شاید ان کی بیوی کو تکلیف ہوگئی اور ختم شریف کے ٹائم وہ اکیسویں شریف پر نہ آئے اور فون بھی نہ اُٹھایا یعنی اس نے بیوی کو اہمیت دی تو اس کو اکیسویں شریف نصیب نہ ہو سکی یہ اس کا نصیب تھا میرا ایمان یہ ہے کہ اگر اس کی نیت یہ ہوتی کہ میں اس محفل میں جاؤں گا تو اس کی بیوی کی ڈلیوری کسی اور دن ہوتی یا ہوتی تو خیریت سے ہوتی وہ محفل میں ضرور ہوتا حال سے بھی بچ جاتا اور مستقبل میں بھی سیف (Safe) ہو جاتا یہ تو اپنی اپنی نیت کی بات ہے۔

Marfat.com

اللہ کی قدرت ہمارے بہلانے کے لیے اور سکھانے کے لیے

جب انسان یہ مان لیتا ہے کہ یہ جو چڑیا ہے اسے اللہ نے ہمیں بہلانے کے لیے پیدا کیا ہے یہ ہمیں بہلانے کے لیے بول رہی ہے۔ یہ نیل ٹاس، سُرخاب، کبوتر ہمیں سنانے کے لیے ہمیں بہلانے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں جیسے ہی انسان دل کی گہرائیوں سے یہ مان لیتا ہے ویسے ہی یہ پرندے آپ کو سُنانے کے لیے بولنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی سے اللہ راضی ہوتا ہے جب انسان یہ سمجھ لے کہ یہ پھول میرے لیے کھلا ہے اس میں پیدا کی ہوئی خوشبو میرے سونگھنے کے لیے ہے۔ یہ گھاس کا فرش میرے لیے بچھایا ہوا ہے یہ چاند میرے لیے بَنا ہے۔ کتنا پیارا چاند ہے۔ پھر آپ کو چاند کی روشنی بڑھتی ہوئی اُس کی ٹھنڈک محسوس ہو گی اللہ کی قدرت کے نظاروں کو اپنے لیے سمجھ کر ان کی تعریف کرنے سے اُن کی تاثیر، اُن کی خوشی، اُن کا مزا حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے اب مثال کے طور پر کوئی آپ کے لیے فرش بنائے اور آپ اس کے اوپر سے گزر جائیں بغیر کوئی تاثر یا تعریف کیے تو اُسے کتنا غصّہ آئے گا ایسے ہی اللہ کو بھی یہ بات کتنی ناگوار گزرتی ہو گی اور جب یہ ساری بات پاپا مجھے بتا رہے تھے تو اُس وقت بھی یہ مشاہدہ ہوا کہ جب پرندوں کے اوپر بات چل رہی تھی وہ چلی یوں تھی کہ ایک نیل ٹاس اُڑتا ہوا چہک رہا تھا اس پر پاپا نے غور کیا اور یہ ساری بات بتائی عموماً نیل ٹاس دو تین بار بول کر خاموش ہو جاتا ہے پر جیسے ہی پاپا نے غور کروایا تو وہ مزید چہکنا شروع ہو گیا اور مزید دوسروں کی بھی آوازیں آنے لگیں تو پاپا نے کہا دیکھو انھیں معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی انہیں سُن رہا ہے۔ اور پھر پاپا نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں پرندوں، پھل پودے، ہر چیز میں جیسا بھی گمان کرو گے تو اللہ کی ہر وہ چیز آپ کو ویسا ہی Reflect کرے گی گمان دے گی، اور بیٹا! آج صبح کا سماں بھی بہت خوبصورت تھا صبح حالانکہ ہوا نہیں چل رہی تھی لیکن درخت لہلہا رہے تھے جھوم رہے تھے ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ بھی ذکر کر رہے ہیں " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " جب تم آسمان پر اُڑتے پرندوں پر غور کرنا شروع کر دو اور سوچو کہ اللہ کے پرندے کیسے ٹھہرے ہیں درمیان میں خوبصورت قدرت سے کیسے اُڑ رہے ہیں تو بیٹا تم یقین کرو کہ وہ تمھیں بہلانے کے لیے مستیاں کرنا شروع کر دیں گے انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ اُن کو کوئی دیکھ رہا ہے ایسی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں اگر آپ یہ سوچ لو کہ اللہ نے یہ پرندے مجھے بہلانے کے لیے بُلوائے ہیں جو چہچہا رہے ہیں وہ آپ کے لیے ہیں یہ ہی عبادت ہے۔ بیٹا! اللہ کی قدرت کی تعریف کرو تمھیں خود سکون اور مزہ حاصل ہو گا۔

Marfat.com

کسی کی پردہ داری

جب انسان کسی کا راز رکھ لیتا ہے یا چھپا لیتا ہے تو اللہ بھی تمھارے راز رکھ کر تمھیں اسی راز کے بارے میں بھی اور اس کے علاوہ بھی کئی رازوں سے آشنا کروا دیتا ہے۔ جب میں نے پاپا سے یہ بات Share کی کہ پاپا کچھ دن پہلے ہمارے گھر جو رشتے دار آئے تھے وہ مجھے اور صبا کو بلکل پسند نہ آئے کیونکہ ہم نے اُن کے سلوک میں منافقت بھانپ لی تھی اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں ہم کئی بار آپ کے سامنے بھی ذکر کر چکے تھے اور ویسے بھی کبھی ہمیں وہ یاد آجاتے یا اُن کا کبھی ذکر آجاتا تو تعریفوں کے لیے الفاظ کم پڑ جاتے ہمیں وہ لوگ اتنے پسند تھے لیکن اس بار ہمیں اُن کی بہت ساری منافقت بھری باتیں بھی برداشت کرنی پڑیں اور اُن کی میٹھی باتیں تو پہلے ہی کی طرح تھیں لیکن اُن میٹھی باتوں کے ساتھ ساتھ اُن کی باتیں سب بہت بُری لگیں۔ اُس سے یہ اندازہ ہوا کہ میٹھی بات یا میٹھے بول بولنا تو اُنھوں نے رَٹ لیا ہے جو آج بھی نظر آئے اور پہلے بھی نظر آتے تھے سمجھ آتے تھے لیکن ہمارا اب I.Q لیول بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پرکھ آگئی کہ وہ لوگ انسان کیسے ہیں جو کہ اب سمجھ آگیا کہ پہلے ہم صرف اُن کی اِن میٹھی باتوں پر بناوٹی محبت کی وجہ سے اُن پر پیار آتا تھا کیونکہ ہمیں تو وہ محبت سچی لگتی تھی لیکن اب ہمیں اُن کے بناوٹی بول اور اصلیت انسان کے اندر کو پَرکھنے کا گُر سیکھ لیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں وہ لوگ ناگوار گزرے تو پھر پاپا نے بتایا کہ بیٹا یہ چیز سیکھنے سے نہیں آتی تم کسی کا راز رکھو اللہ تمہیں اور مزید رازوں سے آشنا کروا دے گا اب تم سوچو گے کہ تم نے کس کا راز رکھا تو بیٹا یہ جب تمھاری امی ؑ کسی کے بُرا ہونے کے راز بتاتی ہے تو تم اس پر پردہ ڈالتے ہو ایسے کہ پاپا جو کہہ رہے ہیں وہ ہی ٹھیک ہے تو یہ بھی راز چھپانا ہی ہے جس کے بعد آپ کا I.Q لیول بڑھ گیا اور تمھیں یہ پرکھ آگئی۔

اللہ تعالیٰ بھی تو اپنے بندوں کے راز چھپاتا ہے تو یقینی بات ہے کہ اللہ کو یہ بات پسند ہو گی کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے راز چھپائے تو یہ اللہ تعالیٰ کو پسند آنے والا فعل ہے یہ بھی انسانی بھلائی میں شامل ہے۔ کس کا راز ظاہر کرنا ہے اور کس کا نہیں یہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور یہ اس کا کام ہے۔ تم اگر کسی کے راز پر پردہ ڈالو گے تو اس سے تمھیں ضرور فائدہ ہو گا۔

Marfat.com

اللہ کی مخلوق

میرے پاپا کی بات پر عمل کر کے نتائج ضرور نظر آتے ہیں اس لیے ہمارے گھر میں ان باتوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

ایک بار ہمارے گھر میں ماسی نے بِھڑ مار دی تو میں نے کہا کہ تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیوں ماری ؟ تو اُس نے کہا باجی اس کو مار کر دو نفلوں کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے کہا اچھا! میں تو خوامخواہ ہی صبح سے نماز میں لگی ہوں ثواب کے لیے کیونکہ میں نے ثواب کو عبادت سمجھا تھا اور تم بتا رہی ہو کہ عبادت یہ ہے۔ مطلب اگر میں ایک بِھڑ کا چھتّا مار دوں تو میرا مہینہ تو نکل جائے گا ایک مہینے کی نماز کا ثواب تو مل ہی جائے گا یا اس سے بھی شاید زیادہ۔ اس پر ماسی نے کہا کہ ارے باجی! آپ تو غصہ ہو گئیں میں نے تو بس سُنا تھا کہ دو نفلوں کا ثواب ملتا ہے میں نے کہا میرے غصّے کی پرواہ نہ کرو اُس کے غصّے کی پرواہ کرو جس نے یہ بنائی ہے، اُسے تو میں نے یہ کہہ دیا پھر مجھے خیال آیا کہ کیوں انسان ایسی باتوں پر یقین کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی، خوشی کو تو سمجھنا بہت مشکل ہے کیونکہ انسان کی بھلائی اس کی اوقات میں یہ ہی ہے کہ اللہ کے نام پر ایمان لے آئے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے قرآن میں فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ اگر کوئی چیز انسان کے نفس کو ناپسندیدہ گزر سکتی ہے وہ یقیناً اللہ کو بھی ناپسند ہو گی۔ انسان یہ نہیں سمجھتا کہ جب آپ خود کوئی چیز بنانے کے بعد اس کی تعریف چاہ سکتے ہو مگر اس کو ختم کرنے والے شخص سے خوش نہیں ہو سکتے ایک مٹی کا بھی گھر بنا کر اُس کی تعریف چاہتے ہو اور اگر کوئی اُسے توڑ دینے کی بات کرے تو غصہ آتا ہے، تو کیسے اللہ اپنی بنائی ہوئی چیز کو مار دینے سے خوش ہو گا وہ تمھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اس ڈر سے تم اُس کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہو یہ کون سا انصاف ہے۔ ڈر اگر تمہیں ہے تو انھیں بھی تو ہے اور صحیح کام یہ ہے کہ اللہ سے نیت کر لو کہ نہ تم انھیں مارو گے تو نہ وہ تمھیں ماریں گی یا کوئی بھی موذی جانور پرندہ، کیڑا سب کے لیے عہد کر لو، اللہ تمھاری مضبوط اور دل کی گہرائیوں سے کی جانے والی نیت قبول کرے گا۔

Marfat.com

اللہ کو حساب دینا

میرے پاپا ہمیشہ ہمیں میانہ روی اختیار کرنے اور فضول خرچی نہ کرنے کی تلقین دیتے ہیں۔ یہ صرف فرضی نہیں کہتے ہمیں کئی دفعہ کئی طریقوں سے سمجھا بھی چکے ہیں کہ بیٹا آپ سردی میں بھی تین سوٹ بناؤ اور گرمی میں بھی تین سوٹ بناؤ اور جب ایک موسم کے تین سوٹ آپ پہن لو تو بجائے ذخیرہ کرنے کے آپ انھیں سخا کر دیں تا کہ وہ کسی اور کے کام آجائیں اور آپ کے پہنے ہوئے کپڑے کی سخا بھی ہو جائے۔ ایک بار مجھے بُلا کر کہا بیٹا یہ فضول لائٹ پنکھے آپ جلے ہوئے چھوڑ دیتے ہو اُس کا حساب مجھے دینا پڑے گا اللہ کو، اگر میں دو منٹ کے لیے کمرے سے باہر جاتا ہوں تو سب پنکھے لائٹ بند کر کے جاتا ہوں کہ اگر میں دو منٹ بھی اپنے حساب میں بچا سکوں تو بچا لوں اور تم لوگ یوں ہی کُھلے سب پنکھے چلتے چھوڑ دیتے ہو فضول لائٹیں جلتی رہتی ہیں تو اس طریقے سے میرے پاپا پیار سے بھی اور ڈانٹ کر بھی ہمیں ہمیشہ سے سمجھاتے ہیں لیکن اپنی ناسمجھی اور کم عقلی کے دور میں مجھے بھی اِن باتوں پر عمل کرنا ضروری نہیں لگتا تھا کہ جب ہے تو کیوں نہ خرچ کیا جائے لیکن آج جب میں ان باتوں پر یقین کرتی ہوں اور عمل بھی کرنے کی کوشش کرتی ہوں تو آج مولانا وحید الدین صاحب کی کتاب میں ایک مضمون پڑھتے ہوئے مجھے پاپا کی یہ بات سمجھ آئی۔ مولانا وحید الدین صاحب نے اپنی کتاب میں کسی دو آدمیوں کا ذکر کیا ہے جنھوں نے مل کر کاروبار شروع کیا اور ان کے مشترکہ کاروبار میں اللہ نے برکت دی اور اس کاروبار کی حیثیت بڑھ گئی۔ اب دونوں میں اختلاف شروع ہو گیا اور نتیجہ علیحدگی تک پہنچ گیا۔ ایک ثالث کے مشورے سے طے ہوا کہ کاروبار تقسیم نہ کیا جائے بلکہ اس کی مالیت کا اندازہ کر کے اس طرح بٹوارہ ہو کہ ایک شخص نصف کے برابر رقم لے لے اور دوسرے کو اثاثہ سونپ دیا جائے۔ پھر ایسا ہی ہوا اس کو پندرہ سو روپے دے دیئے گئے پھر اس شخص نے پندرہ سو روپے سے کپڑے کی دُکان کھول لی 1949 میں یہ آج کے حساب سے تو کئی لاکھ روپے ہونگے اور پھر ایک سال میں ہی ان کا سرمایہ دُگنا ہو گیا مگر ایک کمزوری نہایت آہستگی سے اُن کے اندر داخل ہو گئی اور وہ یہ کہ خرچ کے بارے میں لاپرواہ ہو گئے۔ اپنی ذات اپنے بیوی بچوں دوستوں پر ان کا خرچ بے حساب بڑھ گیا۔ وہ بھول گئے کہ دن بھر کی بکری سے ہزار روپیہ آیا ہے ان میں سے صرف دس فیصد اُن کا ہے باقی 90 فیصد مہاجن کا ہے وہ اپنے غلہ کی رقم اس طرح خرچ کرنے لگے گویا یہ سارا روپیہ ان کی آمدنی ہو اور پھر نتیجہ یہ ہوا کہ چند سال میں وہ دیوالیہ ہو گئے یہ پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ جب کسی کو کچھ عطا فرماتا ہے تو اُس کی پوچھ گچھ ضرور ہو گی اور انسان جب حساب دینے کے ڈر سے نیت ہی کر لے کنٹرول کرنے کی تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے اور ایسے اگر بے بہا فضول خرچ انسان شروع کر دے گا تو اللہ تعالیٰ تو ناراض ہوں گے ہی کیونکہ فضول خرچ کا مطلب ناشکری ہی تو ہے۔ جب آپ کے پاس کوئی چیز ہے اور اس کی قدر نہ کرتے ہوئے آپ ویسی ہی دوسری چیز لے آئیں اور اُسے

Marfat.com

سنبھال کر نہ رکھیں تو اسے فضول خرچی اور ناشکری کہیں گے کیونکہ ایک چیز آئی تو دوسری پھر تیسری پھر انبار، یہ فضول خرچی ہوتی ہے۔ انسان جب کسی بھی چیز کو لے کر آئے اس کے لیے اپنے ربّ کا شکریہ ادا کرتا ہے تو وہی ناپسند چیز بھی اس انسان کو مُیسر آجائے گی۔ ایک اور واقعہ جو میں نے پڑھا تھا وہ یہ کہ جب مغرب کی نماز ہو چکی اور سب چلے گئے۔ دربارِ رسالت ﷺ میں ایک شخص پیش ہوا اور کہا، یارسول اللہ ﷺ پریشان ہوں دو جوان بیٹیاں ہیں اُن کی شادی کرنی ہے اور میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تم عثمانؓ کے پاس جاؤ اسے میرا بتانا تمہاری مدد کرے گا۔ وہ شخص سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کے دروازے پر پہنچا اور دستک دینے لگا اندر سے آواز سُنی سید عثمانؓ اپنی اہلیہ سے فرمارہے تھے نیک بخت رات آپ نے چراغ میں تیل زیادہ ڈال دیا کتنا تیل ضائع ہو گیا کم تیل سے بھی ہمارا گزارا ہو جاتا یہ سُن کر وہ شخص حیران پریشان ہو گیا کہ یہ مجھے کس کے پاس بھیج دیا گیا ہے یہ تو کوئی کنجوس شخص ہے خیر اس نے دستک دی سیدنا عثمانؓ تشریف لائے اس شخص نے اپنی حاجت بتائی عثمانؓ اندر سے اشرفیوں سے بھری تین تھیلیاں اُٹھالائے اور اسے دے دیئے اور وہ شخص حیرت سے کبھی عثمانؓ کو دیکھتا کبھی اشرفیوں سے بھری تین تھیلیوں کو تو عثمانؓ نے پوچھا کیا ہوا کم ہیں اور دوں؟ نہیں نہیں یہ تو میری پُشتوں کے لیے بھی بہت ہیں۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی بیوی کو چراغ میں تیل زیادہ ڈالنے پر ڈانٹتے ہو اور مجھے اتنا دے دیا۔ سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا وہ میرا اپنی ذات پر خرچ تھا اس کا حساب لیا جائے گا اس لیے پھونک پھونک کر خرچ کرنا پڑتا ہے اور جو تجھے دیا وہ تجھے نہیں اپنے ربّ کو دیا جس کے بدلے کئی گُنا بڑھ کر ملنا ہے سو جتنا دو کم، یہ سخا کی بات پڑھ کر اور اپنی ذات پر احتیاط کرنے کا طریقہ پڑھ کر مجھے پاپا کی بتائی ہوئی باتیں یاد آگئیں جس میں کئی بار میرے پاپا نصیحتیں کرتے ہیں سمجھاتے ہیں اور ایک بار اویس اور زین کو پاپا نصیحت کر رہے تھے کہ اگر کسی سے کچھ لینا ہو یا دینے آئے تو مجھ سے بغیر پوچھے نہ لینا اور اگر کوئی کچھ مانگنے آئے تو اگر میں ہوں مجھ سے پوچھ سکتے ہو تو پوچھ کر دو ورنہ 90% بغیر پوچھے دے دو اس طرح کی نصیحتیں کرتے ہیں۔ یہ باتیں پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ میرے پاپا کتنے اچھے طریقے سے آسان طریقے سے ہمیں مشعلِ راہ کی طرف گامزن کرتے ہیں کیونکہ یہ حساب کی نیت بھی اللہ سے محبت کرنا ہے، اللہ کی نعمت کی قدر کرنا ہے اور اللہ کی عطا کا شکر کرنا ہے جس کے اتنے بڑے بڑے نتیجے پتہ نہ ہونے کے باوجود ہم اس راہ کی تلاش میں جس میں چل کر انسان کو قُربِ اللہ کے رموز حاصل ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے بہت خوب کہا ہے مگر معذرت سے مجھے اس کا نام نہیں یاد لیکن بات یاد ہے، اس نے کہا ہے کہ اگر آپ کو کسی بندے کے بارے میں یہ علم ہو جائے کہ اللہ اس سے راضی ہے تو تم اس شخص کے راستے طریقوں کو اپنالو کیونکہ اسی راستے پر چل کر اللہ تم سے بھی راضی ہو جائے گا یہ بات بھی میں نے کہیں پڑھی تھی لیکن میرے پاپا کے اِن طریقوں سے مجھے یہ یاد آئی کہ میرے پاپا نے بھی ہمیں وہ راستے دِکھادیے ہیں جن سے اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔

Marfat.com

اپنی اصلاح آپ

میرے پاپا کے مضمون (تیری چھوٹی دنیا) کے مطابق انسان کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک سے رہنمائی حاصل کرے اور خود کو پہلے راستہ دِکھانے کی کوشش کرے کیونکہ جب انسان خود کو سُدھار لے گا تب ہی تو وہ دوسروں کی مدد کر سکے گا لیکن دوسروں کی مدد کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کے وعظ کرنے بیٹھ جاؤ۔ دوسروں کی مدد کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ اگر کوئی آپ سے مدد لینے کے لیے آئے تو آپ اسے سمجھائیں کیونکہ جب کوئی انسان خود آئے گا تو 50٪ یقین کے ساتھ آئے گا اور پھر جب آپ اپنی اصلاح کر چکے ہوں گے تو ظاہر ہے آپ دوسروں کو سمجھاتے وقت دانا ہو چکے ہوں گے اور دوسروں کی اصلاح کر سکیں گے۔ اب سوال یہ ہے کسی کو کیسے پتہ چلے گا کہ آپ اپنی اصلاح کر چکے ہیں اور آپ سے مدد حاصل کی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی بھی انسان اپنی اصلاح کرنا شروع ہو جائے گا تو وہ سب نیکیاں جو ہمارے اسلام میں بتائی گئی ہیں وہ سب اس شخص کے عمل میں آنا شروع ہو جائیں گی کہ آپ عملی مسلمان بن چکے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ جس کو بھی آپ سے فیضیاب کروانا چاہے۔ یہ ہے اللہ پر توکل اس کی مرضی ہے وہ جو کرے جس کو اپنا علم دینا چاہے، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ لوگ کیوں یہ بات نہیں سمجھتے کہ جو تمہیں علم عطا کر سکتا ہے اس کی مرضی ہے وہ جس کو چاہے آپ کے ذریعے عطا کرے وہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جب خود ہی سورۃ البقرہ میں فرما دیا ہے کہ صرف اپنی اصلاح کرو پہلے اور اگر تمہیں کوئی بغیر اصلاح نظر آ بھی رہے ہیں تو وہ بہرے ہو گئے ہیں اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور سزا کے مستحق ہیں، تو انسان کو یہ سمجھ میں کیوں نہیں آتا کہ اگر اللہ کو کسی بندے کو راہ دکھانی ہے، کسی کے پردے اُٹھانے ہیں تو وہ اُس کا کام ہے وہ خود اُٹھا دے گا تم سے بھی اگر فیض دلوانا ہے تو یہ بھی اُس کا کام ہے کہ وہ کیسے دلوائے، تم خود کیوں قیمتی جواہر کو غیر ضرورت مند لوگوں میں دینے چلے جاتے ہو اور پتہ نہیں کیوں لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اتنے آرام سے لوگوں کی اصلاح فرمائی ہے قرآن میں لیکن انسان جب اُس ذات کی ہی بات کو نہیں سمجھتا جس نے اُسے بنایا اُسے تخلیق کیا اُسے سب عطا کیا جب انسان اللہ کی ہی بات کو پورے طریقے سے نہیں مانتا تو کسی انسان کے سمجھانے سے کیسے مانے گا۔ فیض تو وہ ہے جو ضرورت مند علم والے کے پاس جائے پھر وہ اُسے سمجھائے اسلام پھیلانے والے بھی اپنی اصلاح میں پہل کریں، کسی کو فیض ملنا ہو گا علم چاہیے ہو گا وہ خود آجائے گا آپ کا اُن کے پاس خود جا کر بتانا بھی کیا بتانا۔ اللہ کو جن کو راہ دکھانی ہو گی انہیں آپ کے پاس وہ خود بھیج دے گا، آپ سب اپنی اصلاح کرو قرآن کے ذریعے، اللہ کے احکامات کے ذریعے، اللہ کی اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کے ذریعے خود کی اصلاح میں پہل

Marfat.com

کرو پھر آپ کو ضرورت ہی نہیں ہو گی بولنے کی، لوگ آپ کے چہرے، آپ کی نظروں سے فیض حاصل کریں گے۔

اصلاح وہ ہے جو طلب کی جاتی ہے اور اصلاح وہ ہے جو مطلوب کو اس کے مطلب کی دی جاتی ہے نہ کہ بغیر وجہ قیمتی ہیرے جواہرات نالیوں میں پھینکے جائیں مثال کے طور پر بھوکے کے لیے سوکھی روٹی ہی زردہ پلاؤ ہے اور سوکھی روٹی جھاڑیوں پر زردہ پلاؤ پھینکنے کا کیا فائدہ یعنی جھاڑیوں پر زردہ پلاؤ پھینک کر ضائع کرنے سے کیا مطلب، جو بھی آپ کے پاس اللہ کا دیا علم ہے جتنی دیر بھی اس پر غور و فکر کرو گے تو وہ اتنا اچھا پک جائے گا تاکہ جس بھی طالب کو وہ علم کی بات بتائیں گے تو سَواد حاصل ہو گا علم کو ہضم کرنے میں، اگر خود کے پاس بھی کچا علم ہو اور وہ علم تم دوسرے کو دو گے تو بد ہضمی ہو گی اور کھٹی ڈکاریں آجائیں گی۔

خط غلطی معافی کے خطوط

بخدمت جناب اعلیٰ، بر تدوَبالا بادشاہ:

قلم و سیاہی کا رنگ خون کا دل کے کاغذ پر دماغ گھڑی ہوئی قلم ہے اُسی عاجزی، آشکاری، انکساری شرمساری، آہ وزاری سے گذارشات و دُعا ہے، میرے مالک آج صبح کو تیری نماز پڑھنے کو دل چاہتا تھا تو عجیب طریقے سے آج شیطان نے مجھے اکسایا کہ کیا نماز پڑھے گا تو اللہ کی حمد لکھ رہا ہے اس سے زیادہ نماز اور کونسی ہوتی ہے اور اے بندے آج تو نے حضرت محمدؐ کی پاک نعت بھی لکھی ہے اور پڑھی بھی ہے اور ٹی وی پر اللہ کے کلام بھی پڑھے ہیں، یا اللہ مجھے پھر شک ہوا کہ یہ شیطان کی آواز ہے یا رحمانی اس لیے میں فوراً آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا آپ سے ہی معلومات چاہتا ہوں تاکہ ہمیشہ کے لیے رہنمائی ہو جائے اور مجھے اُمید ہے کہ اس خط کا جواب ضرور ملے گا تو اس خط کے جواب سے آپ کی انسانی مخلوق تا قیامت فائدے حاصل کرے گی، اور بقایا زندگی شیطانی بہکاوے اور مزید جھانسے میں نہیں آئے گی، بس میرے مالک ایسی رہبری ہو جائے جس سے ہم انسانوں کی اور مسلمانوں کی اور مذہب والوں کی دنیا سرسبز و شاداب ہو جائے، پُرامن ہو جائے، سچ کا بول بالا ہو جائے، دہشت گردی ختم ہو جائے چھوٹے چھوٹے گناہ بھی نہ ہوں اس زمانے میں یہ کرم ہو جائے یہ رحیم کا ہی نام ہے اور وہ رحیم تو تیرے سوا کون رحمٰن کریم ہے، تو قادر ہے قدرت تیری ہے کائنات میں تیرے ظہور مجھے تو بہت نظر آتے ہیں۔ ایک ایک زرہ میں ہر پل ہر جا ظہور تیرا دیکھتے ہیں تیرے سوا ہمارا اور کون ہے تو لطیف ہے تیری شانِ لطافت ہے تو سرکار ہے۔

Marfat.com

یہ ہاتھوں کی جنبش نہ سمجھو یہ زمین ہاتھوں میں اٹھائے بیٹھے ہیں، کائنات ہاتھوں میں سماتے ہوئے ہوتے ہیں توں شامل ہو جاؤ

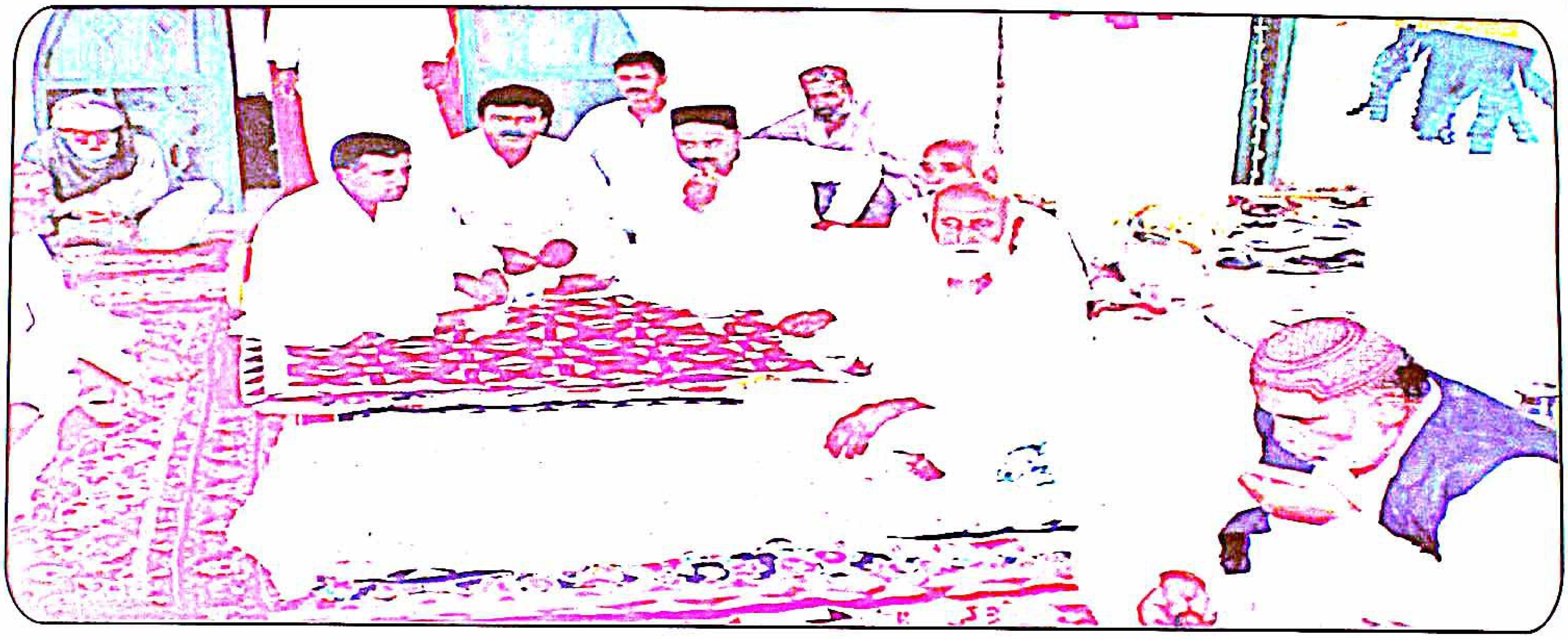

بیٹھے ہیں دھرتی تیری پر دھرنا مارے من میں من جا مردسے اپنے، آجائیں تیرے پاس ورنہ توں تو میرے پاس بیٹھے ہیں عمر ساری

لام لالچ کے میم میں مرد مولا کے موالی محمدؐ کے متوالے اکھٹے ہیں، ذالیکا کا ذائقہ ال کی آل کتاب قلوب میں سمائے اکیلے بیٹھے ہیں

Marfat.com

یہ کوئی جیل میں قیدی کی جیلر کے خلاف ہڑتال نہیں، یہ فقیروں کا پڑاؤ ہے، نہیں ہٹیں گے اللہ کو منائے بغیر

بیٹھ کر آستانوں پر محو گفتگو مولا کی محبت میں محمدؐ کی بات کرتے ہیں، خاموش بیٹھے ہیں کھوئے کھوئے سب کچھ موئے اندر میں روئے روئے اللہ سے بات کرتے ہیں

دھرتی اللہ کی سے ایسا ناطہ ہے کہ جیسے دھرنے پر بیٹھے ہیں، دھوم مچائے بیٹھے ہیں مولا کے موالی مان میں منانے بیٹھے ہیں

Marfat.com

تلخ حقیقت فقیر کی

ایک دفعہ محمد نواز نامی شخص میرا بھی پرانا واقف تھا وہ کسی کام سے مجھ سے ملنے B.M.C گھوٹکی میں آیا وہاں سے اُن کو پتہ چلا کہ میں امن پور آستانے پر گیا ہوں جو تھوڑی دوری پر واقع ہے، B.M.C سے تقریباً ایک کلومیٹر دور ہے وہ وہاں میرے پاس چلا آیا اُس نے میرے لیے پہلے ہی سُنا ہوا تھا کہ میں کسی کا طالب ہوا ہوں، محمد نواز بھی پہلی بار آستانے پر آیا تھا اور مجھ سے ملا تو میرے مرشد نمانا سائیں لیٹے ہوئے تھے میں سائیں کے پاؤں دبا رہا تھا، نواز جو مجھ سے ملنے آیا تھا وہ میرے مرشد کے سامنے (جس طرف سائیں کی ٹانگیں تھیں) مجھ سے بات کرنے کے لیے بیٹھا تھا تھوڑی دیر میں جب سائیں اُٹھے تو سامنے بیٹھے محمد نواز پر غصّہ کیا کہ یہاں کیوں آیا ہے۔

ہٹ پیچھے نواز ایک فٹ کے قریب پیچھے ہٹ گیا پھر مجھے کہا کہ شاکر آپ کی ایسے لوگوں کے ساتھ بھی شناسائی ہے میں شرمندہ ہوا دونوں طرف سے کہ محمد نواز بھی اپنی طرز کا اچھا خاصہ زمیندار تھا اور پرانا جاننے والا تھا اور سائیں نے اُس کی بے عزتی کر دی، میری شرم سے گردن جھک گئی۔ اتنی دیر میں سائیں نے اپنا عصا (لکڑی) اُٹھائی اور نواز کو ڈانٹ کر کہا کیوں آئے ہو اور پھر لکڑی سے اُسے دوفٹ کے قریب دھکیل دیا، میں نواز کو اُٹھا کر لے گیا اس کا مسئلہ سننے کے لیے کہ وہ میرے پاس کیوں آیا ہے جو بھی دنیاداری کا کام تھا میں نے اُس سے پوچھا اُس نے مجھے کام بتایا کام تو مشکل تھا لیکن چونکہ اس کی بے عزتی ہو گئی تھی تو مجھے اُسی کی وجہ سے اُس کے ساتھ جانا پڑا اور میں B.M.C جہاں میرا آفیس تھا وہاں میں نے اُس کا کام کیا اور اُس سے میں نے پوچھا یار نواز ایک بات سچی بتا کہ تو نے کچھ سائیں کے سامنے بیٹھ کر کچھ غلط سوچا تھا؟ نواز نے فوراً مجھے کہا کہ سائیں آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اس وقت میں نے کچھ غلط سوچا تھا؟ میں نے گزارش کی کہ یار تو مجھے سچ سچ بتا کیا سوچا تھا؟ تو نواز نے شرمندگی سے بتایا کہ یار شاکر جب تم سائیں کی ٹانگیں دبا رہے تھے میں نے سوچا کہ شاکر پڑھا لکھا ہے اور خود بڑا زمیندار بھی اور کاروباری بھی یہ ان پیر فقیروں کے کس چکر میں پڑ گیا ہے اور سائیں کے بدن پر جو چادر بندھی تھی اُس کے اندر سے کچھ بے پردگی ظاہر ہو رہی تھی میں نے جب یہ دیکھا کہ شاکر اُس بوڑھے کی خدمت کر رہا ہے جس کو اپنے بدن کے پردے کا بھی ہوش نہیں ہے تو اُسی لمحے سائیں نے مجھے ڈانٹا تھا۔

Marfat.com

پھر انہوں نے لکڑی اُٹھائی مجھے لکڑی سے پیچھے دھکیل دیا اور کہا کہ پھر تو کیوں آیا ہے نواز نے بتاتے ہوئے کہا کہ میں تو پہلی مرتبہ آیا ہوں لیکن یہ شاکر کا مرشد کیسا ہے مجھے کہہ رہا ہے کہ پھر کیوں آیا ہے میں تو پہلی مرتبہ آیا ہوں نہ کہ دوسری دفعہ۔ نواز نے اب سب سمجھ لیا! جب میں نے اُسے بتایا کہ جب سائیں اندر کی بات سنتا ہے تو نواز نے اقرار کیا کہ جب سائیں نے یہ فرمایا کہ (پھر تو کیوں آیا ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم مجھے صرف بوڑھا ناتواں سمجھ رہے ہو تو پھر (کیوں آئے ہو) اب میں سمجھا کہ مجھے ڈانٹ کیوں پڑی واقعی فقیر اندر کی بات سمجھتے ہیں فقیروں کے پاس بیٹھ کر غلط نہ سوچو غلط کسی کے لیے خیال نہ لے کر آنا یہ فقیر کا کمال ہے کہ نماز میں تو غلط خیال آتے ہیں نماز ہو جاتی ہے لیکن فقیر کے طالب پر لازم ہے فقیر کے ساتھ بیٹھو تو دھیان رہے ورنہ فقیر بیٹھنے نہیں دے گا یہ صرف سچے طالبوں کی بات ہے ہمارے سائیں اکثر اپنے طالب کو ڈانٹ کر بھگا دیتے تھے اور وہ طالب ہمیں بتاتے تھے کہ ہم نے اپنے تصورات میں کچھ غلط سوچا تھا جو ہمارے بس میں نہ تھا!

میں مصنف اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھے بھی غیر خیال آجاتے تھے کیونکہ خیال انسان کے بس میں نہیں ہوتے لیکن یہ خیال اُس وقت آتے تھے اب نہیں۔ غیر خیال کی صورت میں سائیں میری طرف ایک مخصوص طرح کی نگاہ ڈالتے، یہاں تک کہ کروٹ بدل کر بھی مجھے اُس مخصوص نظر سے دیکھتے جب کہ ناتواں کو 116 سال کی عمر میں کروٹ بدلنے میں تکلیف محسوس ہوتی تھی اور میں سمجھ جاتا اور اپنے خیال اور تصوّر کو دھیان دیکر بدلتا اب اُن ہی کی کوشش سے کافی بہتر ہوں۔ خیال اوّل دھیان میں!

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط میں صرف اپنی بات

میرے پیارے بیٹے میں یہ خط اس لیے لکھ رہی ہوں کہ تم اس خط کو کتاب کا حصہ ضرور بناؤ گے۔ میری دعائیں ہمیشہ تمہارے لیے ہیں اللہ میرے بیٹے شاکر کو دین و دنیا کے لیے زیادہ سے زیادہ مہلت دے، اللہ کی بارگاہ میں تجھے میری یہ دعا ہے، میرے پاکستان کا سپوت میرا شاکر، ایک ایسا بیٹا ہے جس کی زندگی کا ایک دور جوانی کا تھا شاید ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کی جوانی میں اس کو سب جانیں، اس کے نام سے کام ہو جائیں عزت، طاقت، نام سب کچھ موجود ہو، ایسی ہی جوانی میرے بیٹے راؤ محمد شاکر کی گزری ہے وہ جب اسپورٹس میں تھے تب بہت مشہور پہلوان تھے انھیں سب جانتے تھے انھوں نے بے شمار ایوارڈ حاصل کیے اُن کو کبڈی کے کھیل میں عروج کا نام حاصل تھا۔ اُس زمانے میں لوگ بہت کم تھے لیکن پھر بھی کبڈی کا کھیل دیکھتے میدان شائقین سے کھچا کھچ بھرے ہوتے تھے۔ شاکر اپنے والد کے بہت لاڈلے تھے اور مجھے بھی ہیں اپنے والد کے دوست تھے والد کی وفات کے بعد شاکر پر ساری ذمہ داریاں آ گئیں انھوں نے اپنا کام شروع کیا اپنی زمین سنبھالی لوگوں کی بھلائی کے لیے شادی ہال تعمیر کرایا اُس وقت ضلع میں کوئی شادی ہال نہیں تھا لوگوں کو شادی ہال سے بہت ساری آسانیاں فراہم ہوئیں۔ پھر جب بہت سے لوگوں نے یہی کاروبار کھول لیا تو شادی ہال ختم کر کے انھوں نے ایک ہسپتال بنایا جس کو چلانے کے لیے دن رات محنت کی اُس سے بھی لوگوں کی بھلائی کی اُس زمانے میں اُس کے علاوہ کوئی ہسپتال نہیں تھا چھوٹے کلینک تھے وہ بھی دور دور، اُس کاروبار کے علاوہ شاکر نے سکھر میں زمین لی اور پراجیکٹ شروع کیا پراجیکٹ چلانے میں اپنی زندگی کا ایک حصّہ اُس کو دیا جس میں اُن کی اپنی ذاتی زندگی بیوی بچے سب اللہ کے سپرد کر کے اپنا تقریباً سارا ٹائم اس پروجیکٹ کو دیا جب اُس سے آمدنی آنا شروع ہو گئی تو ہسپتال مفت چلانا شروع کر دیا تاکہ لوگوں کی بھلائی ہو سکے پھر سکھر میں کام کرنے میں انھیں بے شمار آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن کبھی بھی لوگوں کی بھلائی اور خدمتِ خلق سے پیچھے نہ ہٹا۔ میرے بیٹے نے سخاوت کرنے، مدد کرنے سماجی و معاشرتی فلاح کا ہر طریقہ اپنایا اور اِن سب کاموں میں صرف اللہ کی رضا چاہی جو کہ اُسے ملی بھی جس کے عوض اسے اتنی ساری عطائیں ہوئیں شاعری کی صورت میں اور بہت سی صورتوں میں جو آپ کے سامنے پیش ہیں اور بہت سی قربانیاں اور سخاوتوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتی کیونکہ میرے بیٹے شاکر کا ماننا ہے کہ اچھائی کر کے کسی کو بتانا نامناسب بات ہے کیونکہ وہ سب اللہ کے لیے کی گئی ہیں نہ کہ دنیا کے دکھاوے کے لیے، ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ عبرت کے لیے، سبق حاصل کرنے کے لیے ضرور بتائی جائیں تاکہ اُس عمل کے بعد ملنے والے انعام کو اور لوگ بھی دیکھیں اور وہ کام کرنے میں پختگی حاصل کر سکیں تو اس لیے ضرور اچھائی بتائی جائے ورنہ جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیے گئے ہوں وہ کیوں کر بتائے جائیں وہ تو میرے اور اللہ کے درمیان کی بات ہے میں نے یہاں شاکر کی اعلیٰ ظرفی اور اعلیٰ قربانیاں ذکر کی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان سبق آموز واقعات کی وضاحتیں کرتے ہوئے کہیں میرا بتانا اُن کی ناراضگی یا ناپسندیدگی کا باعث بن جائے گا پر اُن کی گزری زندگی پر غور کیا جائے تو یہ ہی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص قُرب، خاص عطائیں شروع ہی سے شاکر کو حاصل رہی ہیں۔ شاکر ہر بات پر بہت باریکی سے غور و فکر کرتے ہیں ہر بات کی تحقیق کرنا ہر کام میں حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرتے ہیں مینجمنٹ کو ایک اعلیٰ رُخ دیا ہے، اُن کی مینجمنٹ میں اعلیٰ حکمتِ

Marfat.com

عملی شامل ہوتی ہے مطلب اگر اُن کی بات اُن سے کام کرانے والے انسان آنکھ بند کر کے بھی مان لیں تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ شاکر نے مینجمنٹ کے مصائب کے پیائش کرنے کے طریقے ایجاد کیے ہیں اپنی مشکلات حل کرنے کے لیے شجرہ، نقشے، (%) پرسنٹیج جن سے اور بھی بہت سے لوگوں کو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مینجمنٹ کے فیصلے، طریقے سب لکھے تاکہ اُن کی زندگی کے تجربات سے اگر لوگ فائدہ اُٹھانا چاہیں تو اُٹھا سکیں وہ اپنی زندگی میں اپنے ہر عمل سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، صرف اللہ کی رضا کی خاطر اور اُن کی زندگی میں مشورہ، دُعا بہت اہمیت رکھتا ہے اُن کا ماننا ہے کہ انھوں نے اپنے مرشد سے سیکھا ہے کہ مشاورت سے دو افراد کے مشورے سے کیئے جانے والے فیصلہ میں سمجھو اللہ بھی شامل حال ہیں اور اُن کا ماننا ہے کہ انکساری اور دُعاؤں سے اللہ کو منایا جاسکتا ہے اور اللہ کو راضی کیا جاسکتا ہے اُس کی رضا بھی حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ ہی حق ہے قرب ہے۔ اللہ اسے خوب کامیاب کرے اللہ اس کے خیر خواہ دوستوں کو مزید بڑھائے اور اس وقت جو اس کے ساتھ کام کر رہے ہیں اُن کو اللہ دنیا کی ترقی دے اور روحانی طاقت دے اور دین کا کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے رشتے دار بھی ان سے خوش ہوں اور جو دوست اس کی مدد کر رہے ہیں اللہ اُن کو اجر دے۔ اچھا شاکر بیٹا یہ میرا خط ضرور اپنی کتاب میں چھپوانا کیونکہ میری یہ دُعا قیامت تک کی ہے نہ کہ میرے جینے تک کی، ہو سکتا ہے کہ اس کتاب میں خط لکھنے کی وجہ سے یہ میری مغفرت میں مددگار ثابت ہو اور اللہ تیری اس کاوش کو ضرور قبول کرے گا میرے بیٹے اے محنتی انسان جو دین کی ترغیب تم دے رہے ہو تجھے میری اُس تیرے کام کے لیے دُعا ہے کہ تم ضرور کامیاب ہوگے کیونکہ صرف نماز کو پڑھ لینا اور بات ہوتی ہے اور نماز کو قائم کرنا کوئی اور بات ہوتی ہے اس کو کہتے ہیں کہ بندہ دنیا کا کام بھی کرے اور روزی کے لیے اُس میں نماز بھی قائم کرے۔

بیٹا شاکر اللہ سے میری تیرے لیے دُعا ہے کہ تیرا اخلقِ خدا کے لیے دنیاوی کام میں فکر مند ہونا اور اُن کی خدمت کرنا عبادت ہے تیرے لیے دنیوی مشکلاتوں کے سمندر میں کشتی بنا کر تجھے پار کرا دیگی اور آخرت میں یہ کشتی بیڑا بنا کر تجھے اور تیرے ساتھیوں کے لیئے بارگاہِ اقدس میں رسائی کا ذریعہ بنا دے گی۔

خدا حافظ پیارے بیٹے

اُمطِل حنیف بیگم

Marfat.com

چودہ طَبَق

اس کائنات میں جیسے سات طَبَق اوپر آسمان میں، اور سات طَبَق زمین کے نیچے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر چودہ طَبَق بنائے ہیں سات طَبَق گردن سے اوپر اور سات طَبَق گردن سے نیچے بنائے ہیں۔ یہ چودہ طَبَق کائنات کے چودہ طَبَق سے زیادہ وسیع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ہر چیز رکھی ہے انسان اُن سے کہیں بھی کوئی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انسانی بنائے ہوئے چودہ طَبَق میں سے کوئی ایک راز نکال لے تو اُس کے ہزار رازانسان کے دماغ میں اور آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں کئی راز اور کروڑوں گُتّھیاں رکھی ہیں اُن کی گرہ کھولنا انسان کا کام ہے۔ جُنُونیت ایک ایسا فارمولا ہے جس میں انسان سب کچھ حاصل کر سکتا ہے جُنُونیت سے مراد وہ راہ ہے جس میں انسان کا ایک مقصد ہوتا ہے، اُس مقصد کی راہ میں جیسی بھی بڑی ہو یا چھوٹی جو بھی قربانی درکار ہو دے دے اپنے سارے ذاتی مفادات نفسانی خواہش سب چھوڑ کر ایک مقصد کی طرف چل نکلے اُسے جُنُونیت کہتے ہیں۔ اُس جُنُونیت سے انسان کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کی دی ہوئی ہر صلاحیت، ہر نعمت، عاجزی، انکساری حاصل کر سکتا ہے انسان کو اس قدر اللہ تعالیٰ نے خود مختار بنایا ہے کہ وہ جو چاہے وہ کر سکتا ہے، اگر انسان اس پوری کائنات پر غور کرے تو دیکھے گا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر اعلیٰ ترین لوگ بنائے ہیں ، اب انسان یہ سوچے کہ دنیا کے اعلیٰ ترین لوگوں کے دماغ یا عادات یا خوبیاں صرف ایک ہی انسان میں ہو جائیں تو یہ کتنی عجیب بات ہو گی کہ ایک ہی انسان میں دنیا کے ہر سائنسدان، تخلیق کار، ہر ایجاد کرنے والے کی خوبی، شاعر، ادیب، مُصَنّفوں کا مجموعہ، جادوگر، پیغمبر، انسانی عجائبات، علوم کے ماہر اور جتنی بھی اعلیٰ عطائیں انسان پر ہوئیں ہیں، یا اعلیٰ سوچ کے لوگ جو گزر گئے یا جو ہیں اور جو گزر رہے ہیں اور جو آنے والے ہیں سب مل کر ایک انسان بن جائیں تو وہ انسان کیا ہو گا وہ ہر انسان کے دماغ میں موجود ہے ڈال دیا گیا ہے یہ انسان کے اپنے اوپر depend کرتا ہے کہ وہ کیسے یہ خوبیاں استعمال میں لائے۔ میں یہاں ایک شخص کی مثال دینا چاہوں گی جیسے ایک شخص ایسی ہی تمام خوبیاں (qualities) کا مجموعہ ہے جس وقت جس چیز کی ضرورت ہو وہ شخص وہی بن جاتا ہے ڈاکٹر کی ضرورت ہو، تو علاج کرتا ہے جبکہ اس نے کوئی ڈگری نہیں لی ہوتی، نفس کا مسئلہ ہو تو اُس کا حل، انجنیئر کی ڈگری نہیں ہے پھر بھی انجنیئرنگ جانتا ہے کسی شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی جوانی کے دور میں وہ مختلف شوق سے بھرپور تھا اس لیے جو ایل ایل بی کی ڈگری لی ہے وہ جعلی ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ایل ایل بی کی کوئی Practice نہیں کی پھر بھی وکالت سب جانتا ہے، قانون نہیں پڑھا پر قانون جانتا ہے، مُصَنّف نہیں ہے لیکن جب لکھنا شروع ہوتا ہے تو اتنا علم ہے کہ ایک موضوع پر کئی صفحات تحریر کر سکتا ہے تو ایسے بھی شخص ہیں اس دنیا میں۔ یہ سب کچھ انسان کے اندر موجود ہے جو حاصل کرنا چاہے کر لے۔

Marfat.com

اللہ کا بندہ

انسان کی انسانیت اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ کس کس قسم کے حالات اس کی زندگی میں آئے اس کی انسانیت اُس کی تخلیق کی داد تب دی جائے گی جب وہ جیسے بھی حالات ہوں اُن میں اپنا کردار صحیح رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی کا کاشہ بنایا ہے اور جو بھی حالات ہوں، جیسے بھی ہوں وہ Survive کر لیتا ہے، لیکن یہ مٹی کا کاشہ تو سب ہیں، ہر کوئی اپنے ماحول کے حساب سے ڈھل جاتا ہے لیکن انسان اپنے آپ کو کیسے رونما کرے؟ کیسے اظہار کرے! کیسے اپنے آپ کو ایک اللہ کا بندہ ثابت کرے! اب سوال یہ بھی ہوگا کہ اللہ کے بندے تو سب ہیں اس میں ثابت کرنے کی کیا بات ہے! یہ میں ایک مثال دے کر سمجھانا چاہوں گی کہ مثال کے طور پر ایک شخص ہے جو کئی ساری چیزیں بناتا ہے اور اُسے اُن سب چیزوں سے پیار بھی ہے، سب اُسی کی ہیں لیکن یہ ساری چیزیں ایک شخص نے بنائی ہیں لیکن اُس شخص کے مقام کے مطابق، عزت واحترام کے مطابق اگر کوئی چیز اُسی شخص کی بننے کی کوشش کرے تو اسے بھی یہی کہیں گے کہ یہ اُسی شخص کی بنائی ہوئی چیز ہے لیکن پہلو دو ہیں۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ اس چیز کو بنایا ہی اس شخص نے ہے، اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ چیز اُس شخص کی اتنی عزت واحترام، عاجزی میں، محبت میں ہو کر اُس شخص کی بننا چاہتی ہے، اُس شخص کی محبت اور دی ہوئی عطاؤں سے متاثر ہو کر وہ اُس کے آگے جُھکی رہنا چاہتی ہے تو ایسے ہی اللہ کے بندے تو ہم سب ہیں لیکن وہ اللہ کا بندہ ہے جو اللہ کا ہو گیا یا اپنے اعمال سے اللہ کا بندہ ہونے کا ثبوت ظاہر دیتا ہے اور اللہ نے جتنے Systems اس دنیا میں بنائے ہیں اُن Systems کے حل بھی موجود ہیں اور وہ سب انسان کے اندر ہی موجود ہیں جیسے کائنات میں 7 طبق اوپر آسمان پر ہیں اور 7 طبق زمین کے نیچے ہیں ایسے ہی 14 طبق کا ایک انسان ہے 7 طبق گردن سے اوپر اور 7 طبق گردن کے نیچے۔ تو اِن کو ظاہر کرنے والا ہی اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔ جب انسان کے سامنے کسی بھی قسم کے حالات ظاہر ہوتے ہیں تو اس کا React ان حالات سے تنگ آجانا یا اُن کو ختم کرنے کی ایک عام انسان کوشش ضرور کرتا ہے لیکن اپنی انسانیت ظاہر کرنا اور اللہ کا بندہ ظاہر کرنا تب ہو گا جب کسی بھی قسم کے مسئلے کا حل آپ خود نکالیں گے۔ انسان کو جس طرح ہر طریقے کے ماحول میں ڈھلنے کا کاشہ بنایا گیا ہے ایسے ہی مشکل زمانے میں ہر طریقے کے مسائل کا حل نکالنے کا بھی کاشہ انسان ہی ہے اس کی انسانیت Proved a good survival میں ہے۔ ایک مصنف نے لکھا ہے کہ زیادہ اہم یہ نہیں ہے کہ ہمیں کونسی مشکلات ہیں بلکہ اہم بات یہ ہے کہ ہم اِن کے مقابلے میں کس قسم کا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں، تو جو انسان بمطابق وقت اپنی مشکلات کا اچھا ردِ عمل دے سکے یا دینے میں ماہر ہو وہ ہی کامیاب انسان ہے۔

Marfat.com

بُرا بھی ایک کردار ہی سمجھ

حالات سے مجبور انسان کو ہم بہت بڑے گندے نام سے پکارنا شروع کر دیتے ہیں اس کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ یہ سب اللہ کے بندے ہیں اچھے بُرے کا انجام وہ ہی جانتا ہے اور وہ بھی اس کے ہی ہیں۔ اللہ نے انسان کو ایک طرح سے بہت مجبور بھی بنایا ہے ہمیں کسی کو بھی دیکھ کر یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ نفرت کے قابل ہے، یا محبت کا مستحق نہیں یہ سوچنا احمقانہ ہے۔ ہر انسان کے حالات کے مطابق اُن کی سوچ ہو جاتی ہے۔ میں پاپا کے سامنے ایک لڑکی کی بُرائی کر رہی تھی اس کے کردار کے متعلق تو پاپا نے کہا بیٹا اِن کے باپ کا انتقال تب ہی ہو گیا تھا جب یہ چھوٹے تھے اور اِن کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں تھا اس لیے اب جب ان کے گھر میں ان کے بھائی بھابھی کے قہقہوں کی آوازیں یہ بچیاں سُنتی ہوں گی تو یہ ایک غیر شادی شدہ نوجوان بالغ عورت کے لیے بے حد دُکھ, ناگوار اور ناقابل برداشت بات ہوتی ہو گی اور اسی جذباتی وقت میں ان معاملات میں مجبوری میں اپنے آشنا کے ساتھ اگر اسے بھاگنے کا بھی موقع لگے تو وہ بھاگ جائے گی یہ اتنی بڑی بات ہے۔ اور جب باپ نہیں ہوتا تو بھائی بھی اپنی بہنوں کے رشتے کرنے کے لیے اتنے تنگ ہو جاتے ہیں کہ وہ خود ہی بہنوں کی ذمے داری سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ یہ ان کا بھی قصور نہیں ہوتا کیونکہ ارد گرد کے ماحول سے تنگ آکر وہ چاہتے ہیں کہ یہ خود ہی اپنے لیے کسی کو ڈھونڈ لیں اور اگر ان کے گھر کسی غیر مردوں کا آنا جانا ہو تو ان کے بھائیوں کو بُرا نہیں لگتا ہے اور نہ ہی اُن کی بہنوں کو یہ بُرا لگتا ہے پھر ان کے لیے یہ سب باتیں کچھ مانع نہیں ہوتیں تو بیٹا انسان ایک طرح سے بہت مجبور بھی ہے ان کی کسی نے رہنمائی نہیں کی تو ایسے نہیں سوچنا چاہیے لوگ اپنے حالات کے مطابق مجبور ہوتے ہیں وہ کنواری لڑکیاں پھر ایسی ہو جاتی ہیں۔ تبھی بچیوں کی شادی کے لیے جلدی کرنی چاہیے اور اگر جلدی نہیں ہو رہی تو انھیں اس بات کا احساس ضرور دلاتے رہنا چاہیے کہ ان کی شادی کے لیے بے حد شدید طریقے سے زور لگایا جا رہا ہے۔ بہت جدوجہد چل رہی ہے ان کی شادی کروانے کی کوشش جاری ہے پر ہو نہیں رہی تا کہ انہیں اس بات کا احساس ہو اور وہ غلط راستہ نہ اپنائیں غلط راہ نہ منتخب کریں اُن غلط افعال سے بچی رہیں جس سے اس کی اور اس کے گھر والوں کی عزت کو نقصان ہو اور یہ سارے معاملے بے غیرت یا غیرت کے نہیں کردار کے ہیں۔ دنیا میں اللہ کی طرف سے غیرت اس چیز کا نام ہے یا غیرت پر تب عمل ہو سکتا ہے اگر بے غیرت کو دیکھو گے یعنی وہ کردار بے غیرتی کا ہو گا جس نے آپ کو غیرت دلائی وہ بھی اللہ کا بندہ ہے اور آپ کے لیے تو اچھا ہو گیا کہ آپ کو غیرت کا سبق دے گیا بے حیا بے حیائی کر کے حیا دے گیا یا حیادار ہونے کا احساس دلوا

Marfat.com

گیا۔ جیسے بلیک بورڈ (کالا بورڈ) پر سفید چاک سے لکھا جائے گا تو اُبھر کے نظر آئے گا دور سے یعنی کالے سے لکھا سفید نظر آئے گا ایسے ہی جھوٹوں سے سچ کا پتہ چلے گا بدصورتوں میں خوبصورت کا پتہ چلے گا غریب کی غریبی سے خوشحالی کا پتہ چلے گا اور غریب کو خوشحال کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ امیر کتنے جھنجھٹ میں ہے امیر کا مال دیکھ کر شکر ادا کرنا چاہیے تب جا کر غریب آدمی کی سخاوت قبول فرمائے گا یعنی ہم انسان ایک دوسرے کے کردار ہیں اچھے بُرے سب ایک دوسرے کے لیے کردار ہیں سبق آمیزہ اور اگر بڑا نہ ہوگا تو چھوٹے کا کیسے پتہ چلے گا اگر چھوٹا ہوگا تو بڑا ہونے کی تمنا کیسے ہوگی یہ سارا اسٹیج ڈرامہ ہدایت کار اللہ نے دنیا میں سجایا ہوا ہے، ہم میں ہی کوئی کالا ہے، ہم میں ہی کوئی چور ہے، ہم میں ہی سے کوئی ناپاک ہے، ہم میں ہی کوئی خراب ہے، ہم میں سے کوئی بدکار ہے اگر یہ کردار نہ ہوتے تو ہم میں سے سچے نہ ہوتے سفید نہ ہوتے ہم میں ہی سے بہترین نہ ہوتے ہمارے ہم میں ہی سے شفایاب ہیں۔

اللہ کا حکم ہے یا شیطانی وسوسہ

شروع شروع میں جب میں نیا طالب ہوا تھا صوفی فقیر سے، سوال بھی کافی پوچھے تھے، ایک دفعہ میں نے پوچھا اپنے ہادی رہنما حضرت بابا نمانو سائیں سے کہ سائیں ہمیں کیسے پتہ چلے یا ہمارے پاس کوئی ایسا فارمولا ہے کہ جس سے چھانی کیا جائے کہ یہ اللہ کا حکم ہے یا میری خود کی مرضی ہے یا یہ گناہ ہے، تو ہادی پاک نے بِستر پر لیٹے لیٹے جو پہلے ہی سے بِستر پر سیدھے آرام سے لیٹے ہوئے تھے انھوں نے جواب دے کر مجھے دنگ کر دیا اور کہا شاکر صاحب اب ایک منٹ پہلے جو تیرے دماغ میں پہلا خیال آیا تھا وہ رحمانی یعنی حکم الٰہی تھا بعد میں آپ کو دوسرے ہی لمحے جو خیال آیا یہ شیطانی وسوسہ تھا میں نے فوراً عرض کی سائیں میں سمجھا نہیں سائیں جواب دینے کے لیے اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ایک منٹ پہلے تجھے جو خیال آیا تھا کہ سائیں یعنی کہ میں سیدھا لیٹا ہوں اور لیٹے ہوئے سائیں کی ٹانگیں دباؤں تاکہ بابا سائیں کو آرام آجائے اور میرے لیے کوئی دُعائے خیر ہو جائے یہ تجھے خیال آنا اللہ کا حکم تھا لیکن تو نے دیر کی تو شاکر دوسرے ہی لمحے شیطان نے تجھ پر اور تیرے خیال پر حملہ کر دیا تجھے اس لیے شیطانی خیال نے گھیرا کہ تو نے سوچا کہ دیکھنے والے کیا کہیں گے راؤ شاکر

Marfat.com

راجپوت ہو کر کسی بوڑھے شخص کے پاؤں میں پڑا ہے اور کام ہو نہ ہو، دُعا ہو نہ ہو، راجپوتی پر بے عزّتی کا داغ نہ آجائے یہ سنتے ہی مجھے شرمندگی ہوئی اور میں آج تک پچھتاتا ہوں اور ایک طرح سے یہ صحیح بھی ہوا کہ جس دن سے مجھے یہ راز معلوم ہوا اس دن سے پھر کبھی پیچھے نہیں ہٹا، ہمیشہ 8 گھنٹے دس دس گھنٹے سائیں کے ہاتھ پاؤں دباتا اور نہلاتا اور خدمت کرتا رہا، کیونکہ مجھے یہ راز مل گیا تھا کہ اللہ کا حکم اور شیطانی وسوسہ کیا ہے، پھر تو میں اس کام میں لگ گیا۔

ایسے ہی ہم لوگ ہماری عام زندگی میں اللہ کا حکم اور شیطانی وسوسہ پہچاننے میں دیر کرتے ہیں اور دین اور روحانی نقصان سے دوچار ہو جاتے ہیں مثال کے طور پر اماں کی خدمت کریں پھر خیال آتا ہے پہلے فلاں کام کر لوں اماں کہاں جانے والی ہے اور پھر شیطانی وسوسہ ہمیں کام کرنے کے نام پر اکساتا ہے اور پھر وہی ہو جاتا ہے کہ ہم اس خدمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی دوسری مثال کہ جب بھی ہم کو کوئی گداگر ملتا ہے بھیک مانگنے کے لیے پہلے تو ہم اللہ کے نام کی صدا سے سہم جاتے ہیں کہ اللہ کے نام پر سب کچھ دے ڈالیں لیکن تھوڑی دیر یعنی ایک ہی لمحہ گذرنے کے بعد شیطانی وسوسہ آتا ہے کہ یہ گداگر تو ہٹا کٹا ہے اس کو بھیک دیکر اس کو ہم عادی کیوں بنائیں یہ معاشرے کا بدنما داغ ہے، یہ گداگر ہے، اور یہ ہے، اور وہ ہے، کئی شیطانی وسوسے آتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ نے جو دیا اُس سے انکار نہ کر

میری اماں پرانے زمانے کی پڑھی لکھی عورت ہیں خاص طور پر اسلامی طرزِ تعلیم کی۔ گھوٹکی میں ہماری برادری میں اسلام کی تبلیغ اور گھر میں ثواب اور برکت کے لیے سب اماں کو اپنے گھر لے جاتے اور اماں اسلامی مسئلہ و مسائل پر گفتگو اور میلاد شریف حضورؐ کی نعتیں اور حمد و ثناء ثواب کے لیے لوگوں کے گھروں میں پڑھتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور اماں کو کہا کہ ہمارے گھر میلادِ رسولؐ کر دیں امی نے اس کو ٹال دیا اور ٹالتے ہوئے کہا کہ تمہارے گھر میں روشنی کم ہے یعنی کسی جگہ سے گھر میں روشنی نہیں آتی مجھے وہاں کتاب کے لفظ نظر نہیں آتے مایوس ہو کر وہ عورت چلی گئی۔ امی نے بتایا کہ میں نے اس عورت کو اس لیے ٹال دیا تھا کہ مجھے گھر پر کچھ سلائی کڑھائی کا کام کرنا تھا۔ عورت کے جانے کے بعد اماں کی نظر اچانک آنکھوں سے چلی گئی اس وقت ہمارے چھوٹے بچوں کے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا اماں نے لاکھ کوشش کی اور آنکھوں کو مَسل مَسل کر دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ سمجھ نہ آیا۔ بعد میں اماں سمجھ گئی کہ میں نے عورت کو غلط بیانی کر کے انکار کیا تھا اماں نے اللہ سے معافی مانگی لیکن کسی طرح بھی اماں کو آرام نہ آیا۔ دو تین گھنٹے کے بعد اچانک ایک عورت ہمارے دروازے پر آئی اور اُس نے آواز لگائی کہ میرے گھر میلاد کرو گی میں غریب عورت ہوں آپ امیر ہو۔ اماں نے فوراً ہاں کی اور ایڈریس پوچھا۔ اماں نے بوڑھی عورت کو ظہر کا وقت دیا ظہر کے وقت میں چار گھنٹے پڑے تھے اماں کی آہستہ آہستہ آنکھوں کی روشنی بحال ہو گئی اور اماں پھر اس بوڑھی عورت کے گھر اپنی پوری تیاری کے ساتھ گئی وہ دن اور آج کا دن اماں کبھی بھی ہمارے لاکھ منع کرنے پر بھی میلاد کے لیے انکار نہیں کرتیں۔ جب سے یہ واقعہ سُنا ہے ہم بھی سمجھ گئے ہیں۔

اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو کوئی خصوصیت دے تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اگر اس پر گھمنڈ کرو گے تو وہ خصوصیت جاتی رہے گی اور تکلیف بھی اور زیادہ آئے گی۔ اللہ بہتر کارساز ہے۔ پرانے زمانے کی بات ہے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اماں نے جو ہمارے قریبی رشتے دار تھے ہمارے گھر سے کافی دور کی گلیوں میں رہتے تھے نہ وہاں کوئی سواری جا سکتی تھی نہ تانگہ وغیرہ کا راستہ تھا۔ وہاں سے میلاد کے لیے بُلانے آئی ہوئی عورت کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ گھر بہت دور ہے وہ عورت تو چلی گئی۔ لیکن میں نے اماں کو میلاد پر جانے سے منع کرنے پر اچانک آنکھوں سے روشنی چلے جانے کا واقعہ یاد دلایا اور میں خود وہاں تک چھوڑ کر آیا اور لے کر آیا اور آج تک اماں اللہ کی خوشنودی کے لیے یہ کام کر رہی ہیں اللہ انہیں زندگی اور صحت عطا فرمائے، آمین!

Marfat.com

اللہ ہر کام کی قبولیت کی قیمت لیتا ہے

اللہ نے ہر کام کی ایک قیمت رکھی ہے اور ہر صورت میں وہ ادا کرنی پڑتی ہے جب تک قیمت ادا نہ ہوگی کوئی رعایت نہ ہوگی۔ اللہ کے اصول سخت ہیں مثال کے طور پر ایک انسان کو ضرورت ہے گھر بنانے کی اگر اللہ نے اس کی قیمت 4 سال رکھی ہے تو وہ انسان جب 4 سال تک محنت یا کوشش نہیں کریگا تو گھر بنانے یا بنا ہوا گھر لینے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ انسان شکوہ اللہ سے کرے گا خود دربدر ہوگا لیکن انصاف نہ ہوگا اللہ کے انتظام سے پہلے۔ دوسری مثال یہ ہے کہ اگر کوئی انسان جیل چلا جاتا ہے اور اللہ نے اُس کی جیل سے نکلنے کی قیمت 6 چھ دفعہ ردِ ضمانت رکھی ہے تو یہ قیمت اللہ نے مقرر کی ہے تو اب جج چھ دفعہ ہی اس کی ضمانت کو خارج کرے گا اگر انسان یہ سمجھ لے کہ اب میرا کچھ نہ ہوگا اور وہ کوشش کرنا چھوڑ دے گا تو وہ جیل میں ہی سڑے گا بہت دفعہ تاریخِ انسانیت میں یہ سب کچھ لکھا ہے جیسے سومنات کے مندر پر حملہ کا واقعہ، چتوڑ قلعہ کو علاؤالدین خلجی بادشاہ چاروں اطراف سے گھیر کر پتہ نہیں کتنے دن تک فتح کے لیے انتظار میں رہے اور کئی دفعہ ناکام ہوئے آخر کار کامیاب ہوگئے۔ تیمور لنگ نے دہلی پر 17 حملے کیے اور آخر کار کامیاب ہوگیا اور اس طرح کافی لوگ الیکشن میں ہار جاتے ہیں اور پھر الیکشن میں حصہ نہیں لیتے اگر اللہ کا راز رمز پتہ چل جائے کہ اللہ نے کئی بار ہارنے کی بھی قیمت رکھی ہے تو وہ ضرور دو تین دفعہ ہارنے کے بعد بھی حصہ لیتے رہیں۔ یہ اللہ کا کھیل لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے قسمت کا رونا رو کر لوگ رہ جاتے ہیں، نصیب ایسا ویسا کہہ کر ناکام ہو جاتے ہیں یہ کامیابی کے گر استاد رہبر سے کوئی سیکھ لے تو بات سمجھ میں آتی ہے یہ سب حکایات اور واقعات میرے ساتھ ہوئے ہیں۔ بسم اللہ ہسپتال گھوٹکی، سکھر میں خیراتی ہسپتال اور ہاؤسنگ اسکیم وغیرہ کے لیے میں ان تمام واقعات سے گذرا ہوں کورٹ میں کیس کی ضمانتوں اور دیگر کاموں میں ناکامیوں کے بعد مجھے کامیابی ملتی ہے ہر ناکامی کے بعد راستہ کھلتا ہے، بندہ کامیابی کی ہمت اللہ سے مانگتا رہے۔ بس بندے کا اللہ پر، استاد پر اور دوستوں پر بھروسہ ہو۔

Marfat.com

مزاج اور مذہب

مسلک اور فرقہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں یہ دو تب ہوتی ہیں جب دو انسانوں کی آپس کی گفتگو میں مذہبی تضاد پیدا ہوتا ہے اگر وہابی مسلک کے افراد کو حاجی عبدالوہاب صاحب کی بات ان کے مزاج کے مطابق سمجھ میں آتی ہے تو وہ وہابی کہلانا پسند کریں گے۔ بریلوی کی بات اگر کسی کو اس کے مزاج کے مطابق سمجھ آئی تو وہ بریلوی کہلوانا پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کا ایک ہی دل اور ایک ہی دماغ پیدا کیا ہے۔ ہر انسان دماغ کے مطابق اپنے مزاج سمجھتا ہے اور جس کو جو سمجھ آگئی پھر مذہب بنتا ہے وہ ہی مسلک ہے۔

یہ بات جب میرے دماغ میں آئی تو میں نے ڈاکٹر خورشید صاحب سے گاڑی میں جاتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب آپ دیوبندی ہیں اور میں صوفی تو آپ بتائیے کہ کبھی ہمارا صوفی اِزم یا دیوبندی مسلک پر کوئی جھگڑا ہوا انھوں نے کہا کہ بالکل نہیں، لیکن اگر کبھی ہوا بھی ہے تو دوسرے دن اس بات کے جھگڑے کا جواب تلاش کیا گیا تو ڈاکٹر صاحب کا بھی وہی جواب تھا اور میرا بھی وہی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بات اللہ کی، محمدؐ کی، امن کی، انصاف کی، رحم کی، عدل کی، سچ کی ہو تو پوری کائنات کی مخلوق سب ہی اس پر متفق ہیں اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم اپنے مزاج کو مسلک کہتے ہیں کبھی بھی مسلک مزاج نہیں ہوتا بلکہ مزاج مسلک ہوتا ہے۔

Marfat.com

ذکر کی تیسری آنکھ

جو ذکر فکر والا شخص ہوتا ہے اپنا کام مخلصی سے سرانجام دیتا ہے تو اسی ذکر فکر سے اس کے کان کی بھی آنکھ ہو جاتی ہے، کان کا بھی دل ہو جاتا ہے، کان کا بھی دماغ ہو جاتا ہے، کان کا بھی کان ہو جاتا ہے۔ دماغ کی بھی آنکھ ہو جاتی ہے کان ہو جاتے ہیں، دل ہو جاتا ہے، زبان ہو جاتی ہے،، ناک ہو جاتی ہے، حِس ہو جاتی ہے، دماغ کا بھی دماغ ہو جاتا ہے، دل کی بھی آنکھ ہو جاتی ہے، دل کا بھی دماغ ہو جاتا ہے، زبان ہو جاتا ہے، کان ہو جاتا ہے، دل کا بھی دل ہو جاتا ہے، حِس کی بھی کئی حِسیں ہو جاتی ہیں پھر جب انسان کسی سے بات کرتا ہے تو اس کی آنکھ کا دماغ اسے بتا دیتا ہے کہ یہ کیا سوچ رہا ہے اس کی آنکھ کا دماغ بتا دیتا ہے کہ سامنے والا بندہ کیا سمجھ رہا ہے پھر اس ذکر فکر والے بندے کو ہر انسان کے چلنے اٹھنے بیٹھنے بولنے سننے سے اُس کے سب اندر کے احوال سمجھ آجاتے ہیں اور پھر ذکر فکر والا بندہ اس کے ساتھ ویسے ہی چلتا ہے اپنے آس پاس ہونے والے کاموں میں کڑیاں ملانا پھر دماغ کا دماغ اسے بتاتا ہے کہ کیا کرنا ہے، دماغ کا دل اسے صحیح کام کرنے پر راغب کرتا ہے۔ دماغ کی آنکھ اس سے نئی نئی تخلیق کراتی ہیں، بیج میں پھل دار درخت دکھاتی ہے، جس سے مخلوق کا فائدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ذکر فکر والے بندے کے سامنے عام انسان کے اندر کی کائنات کے راز کو کھول دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس بندے کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عام انسان کی صلاحیت سے کروڑوں گنا زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

تیری یہ آنکھ جو یہ نور ہے اس سے جہاں کے نظارے دکھاتے ہیں
وہ تیسری آنکھ وہ جو نظارے اندر کے اُس جہاں کے نِروار نظارے پر دکھاتے ہیں

Marfat.com

اللہ کے ظہور کے نظارے

سوال: پاپا آپ کی تو پوری زندگی اللہ کی مہربانیوں سے بھری پڑی ہے اور جب سب لوگ آپ کو تنگ کریں، پھنسانے اور گرانے میں لگ جائیں اور پھر آپ کو اللہ ان تمام مشکلات سے نکال لے تو پھر آپ کو اللہ پر پیار کیسے نہیں آتا ہوگا؟

جواب: ہاں کیوں نہیں بیٹا، بے شمار واقعات ہیں جن میں اللہ کو اپنے بلکل سامنے دیکھا، مجھے اُڑتے ہوئے چرند پرند اور ہر چیز میں اللہ سمایا ہوا نظر آتا ہے۔ گھاس پھوس میں ہر چیز میں، مجھے اللہ کی قدرت، اللہ کی مہربانی، عطائیں، تخلیق اور محبت نظر آتی ہے۔

سوال: پاپا گھاس پھوس میں اللہ کیسے ؟

جواب: پاپا نے مجھے کھڑکی کے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھنے کو کہا کہ اپنے گھر کے باہر روڈ کے اُس پار درخت ہے اس کی عمر تقریباً ستائیس سال ہے اور ہمارے لان میں جو درخت ہے اس کی عمر ڈیڑھ سال ہے ان کے دکھنے میں فرق کتنا ہے ؟

تو میں نے دیکھا کہ واقعی ہمارا درخت گھنا بھرا ہوا، خوبصورت لگ رہا تھا اور اُس درخت سے کافی بڑا بھی لگ رہا تھا، مگر اس درخت کا مناسب سا قد تھا لیکن ہمارے لان میں لگے درخت سے چھوٹا نظر آرہا تھا۔ پھر پاپا نے دوسری طرف قریب کے ایک گھر کے لان میں لگے درخت کو دکھایا وہ درخت وہاں سترہ سال سے لگا ہوا تھا اور اُس کے بالکل پاس لگا ہمارے لان کا درخت جس کی عمر ایک سال ہو چکی تھی لیکن وہ دونوں برابر عمر کے نظر آرہے تھے، پھر پاپا نے کہا کہ بیٹا گھاس پھوس میں ایسے نظر آتا ہے اللہ!

اللہ کے ظہور کے نظارے وہ ہی دیکھتے ہیں جن کو وہ دکھانا چاہے
ورنہ کوئی لہر سمندر پر ہوتی سورج آسمان پر دیکھتی کوئی قطرہ پانی کی تہہ میں ہی رہتا عمر ساری

Marfat.com

ٹائم بڑھانا قابو میں

ہر انسان کا اچھا ٹائم آتا ہے جس میں سب اس کی بات مانتے ہیں۔ اُس کے گھر میں اس کے بیوی بچے سب اُس کی بات مانتے ہیں اور اُس سے سب پیار کرتے ہیں لیکن یہ کچھ عرصے کے لیے ہی ہوتا ہے۔ اگر انسان چاہے تو وہ اس عرصے کو بڑھا سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیسے انسان اِس ٹائم کو بڑھا سکتا ہے؟ یہ بات میں نے پاپا سے پوچھی تو پاپا نے بتایا کہ بیٹا یہ ٹائم تب بڑھ سکتا ہے جب انسان کو موقع ملے پر وہ اس کا فائدہ نہ اُٹھائے مثلاً جب آپ کے پاس کوئی چیز وافر مقدار میں آجائے تو سخا کر دینا یہ کوئی بڑی بات نہیں لیکن جب ہو ہی کم اتنی کم کہ وہ آپ کے لیے بھی کم ہو اُس کھانے کو کسی کو دے دینا اُس کا احساس کر کے اپنے لیے نہ بچانا، سخا کر دینا یہ عظیم بات ہے اور ایسے بھلے شخص کو سخی کہا جاتا ہے یہ آپ کو سمجھانے کے لیے مثال دی ہے تا کہ آپ آسانی سے سمجھ جاؤ کہ وہ عرصہ تب بڑھتا ہے جب آپ کے پاس موقع ہو اور آپ اس کا فائدہ نہ اُٹھائیں پھر وہ عرصہ بڑھ جائے گا جیسے اب اُس ٹائم میں آپ کی چل رہی ہے سب آپ سے پیار کر رہے ہیں اب یا تو یوں ہو جائے کہ آپ کو پتہ ہی نہ چلے کہ آپ کا اچھا وقت شروع ہو چکا ہے اور آپ اس کو گنوا دیں یہ بھی آپ کا نقصان ہے اور اگر آپ اُس وقت کو پرکھ لو کہ سب آپ سے پیار کرتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ برا رویہ اختیار کرنا شروع ہو جائیں تو وہ وقت جلد ختم ہو جائے گا۔ جیسے ایک شخص تھا جس کے بچپن میں اُسے معلوم تھا پیار کا، دس سال کا ہو گا اب اُس وقت اس کا عروج تھا اچھے وقت کا سب اس سے پیار کرتے وہ ناراض ہوتا تو اس کو مناتے وہ ضدی ہو گیا اور پھر اس کا وہ ٹائم ختم ہو گیا اب اس سے کوئی پیار ہی نہیں کرتا ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ روندا گیا کیونکہ جب اس شخص کی کامیابی کا عروج ہو تو سب اس کی مانتے ہیں لیکن محبت کا ٹائم تو چلا گیا اب اگر وہ شخص جب اُس کی سب مانتے ہیں یقین کرتے ہیں اس پر تو وہ دغا کرے یا اچھی چیز خود رکھے اور بری چیز دوسروں کو دے تو یہ وقت بھی ختم ہو جائے گا ایسے انسان پر ٹائم آتا ہے تو اس میں اگر وہ فائدہ چھوڑ دے تو اس کا عرصہ بڑھ جاتا ہے جب اچھے طریقے سے اُس کے پاس موقع موجود ہے اور وہ فائدہ نہ اُٹھائے تو اس کا عرصہ بڑھ جائے گا۔

Marfat.com

حق موجود کیا ہے؟

مشیئت: یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قاتل پر بھی مقتول پر بھی۔ دونوں پر قادر ہے۔ دونوں میں پہلے علم جس کو ظاہر کر دے۔ وہ قادر ہے۔ سب خراب اور اچھے الگ الگ ظاہر کیے ہیں۔

رضائے الٰہی: اس کا مطلب یہ ہے جو کام اللہ نے ظاہری قرآن میں فرمایا ہے کہ یہ کرو، ہر حکم کو واضح کر دیا ہے دوست دشمن دونوں میں سے اللہ نے اپنے دوستوں کے ساتھ ہونے کا فرمایا ہے اور جھوٹ اور سچ میں اللہ نے سچ کا ساتھ دینے کے لیے فرمایا ہے ایسے اللہ تعالیٰ نے گناہ اور توبہ کے درمیان ثواب کے کام کرنے کا حکم دیا۔

مشیئت: اُس کو کہتے ہیں کہ اللہ قادر تو ہے لیکن مشیئت کے لیے حکم کو ظاہر نہیں فرمایا، لیکن اختیارات قدرت سے باہر نہیں ہو سکتے۔ کبھی بھی الگ نہیں ہو سکتے۔ جیسے اللہ نے قرآن پاک میں جھوٹے پر لعنت بھیجی ہے، مشیئت کا مطلب ہے کہ لعنت کون بھیج رہا ہے اور جھوٹ پر بھیج رہا ہے پھر جھوٹ کسی اور کا ہے (نعوذ باللہ) جھوٹ کسی اور کی پیداوار ہے! کیا کائنات کے حصے میں کوئی دوسرا حاکم ہے یا جھوٹ کسی اور اللہ کا اور سچ کسی اور اللہ کا ہے۔ نہیں، نہیں ایک اللہ مالک ہے یہ صرف انسانوں نے اپنے درمیان حدود لاگو کی ہیں۔ اللہ نے انسانوں میں حدود کا کھیل برپا فرمایا ہے۔ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ ببول نما درخت میں سے حضرت موسیٰؑ سے ہم کلام ہوئے تھے۔ حضرت روحل فقیر نے مشیئت کے بارے میں یوں مثال دی ہے:

مثال: پیپل کے درخت میں ہندوؤں کا پَرمیشور (بھگوان) اور ببول کے درخت میں کوئی اور اللہ ہے کیا؟ مندر اور مسجد میں الگ الگ خداؤں کا مقابلہ ہے کیا؟ مطلب کہ اللہ کا قرآن میں ظاہری و باطنی جو بھی حکم ہے وہ صرف مسلمانوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ نے دین اسلام کے ساتھ ساتھ پوری کائنات، پوری انسانیت کی سلامتی کیلیے دن رات دعائیں مانگیں، جس کے فائدے پوری دنیا کو آج تک مل رہے ہیں، قرآن پاک کی حکمت و صداقت پر ہر مذاہب کے فلاسفر متفق ہیں۔ اور انسانیت کے فوائد کے لیے میڈیکل سائنس نے قرآن کی تعلیمات کو تسلیم کرنے کے علاوہ اور بھی کئی مقصد حاصل کیے ہیں۔

حق موجود، سدا موجود کا مطلب یہ ہے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہنا اور مشیئت کی حقیقت کو تسلیم کرنا۔ قاتل کوئی بھی ہو، چاہے مقتول، گندا، موذی، وحشی، مطلب کہ کچھ بھی ہو وہ اللہ کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ فقیر وہ ہوتا ہے جو حق موجود، سدا موجود دونوں پر عمل کرے اور یقین رکھے کہ جو بھی ہو رہا ہے وہ صحیح ہے جو ہوا وہ بھی صحیح ہے اور جو ہوگا وہ بھی صحیح ہوگا۔ بس ان دونوں میں اللہ کی طاقت کو ملا کر حق موجود، سدا موجود کہتے ہیں۔ اللہ دونوں جہانوں کا مالک ہے کونسی چیز اللہ کی دسترس سے تم نکالو گے! صوفی فقیر اور سب بس! اللہ کو ہی قادر سمجھتے ہیں۔ اللہ بُرے کا بھی ہے۔ اور بھلے کا بھی ہے۔ سب کا مالک ایک ہے نہ کہ دو۔

Marfat.com

فضائل

علم کی تحقیق کرنے والوں کی بہت عزت ہے چاہے کوئی شخص گھر بیٹھ کر علم کی تحقیق کرے تو اس کا مقام اتنا بلند ہے کہ اگر نقد رقم اللہ کے نام پر سخاوت کی جائے تو بھی علمی تحقیق سے زیادہ نہیں ہے، دوسرے الفاظ میں اس کی فضیلت یوں ہے کہ اگر کوئی شخص گھر میں آرام سے بیٹھ کر علمی تحقیق کرے اور دوسرا شخص سرعام تلوار اُٹھا کر کُفر کے خلاف جہاد کر رہا ہے مگر پھر بھی جہاد کرنے والا شخص علمی تحقیق کرنے والے کی برابری نہیں کر سکتا، یہ علمی تحقیق کی اہمیت و فضیلت ہے۔ حدیث نبوی: حضرت محمدؐ نے فرمایا علم حاصل کرو اگرچہ تمھیں چین جانا پڑے۔ اس حدیث کا مطلب صرف مذہب کا علم حاصل کرنا نہیں بلکہ عالم انسانیت کی بقاء کیلیے بھی علم سیکھنے چین جانا پڑے تو جانا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کے لیے ہر علم کے ساتھ علم نفسیات ضروری ہوتا ہے کیونکہ علم نفسیات دراصل علم انسان ہے اور ہر علم انسان کے لیے ہوتا ہے اس لیے نفسیاتِ انسانی ہر علم کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس لیے علم کو سیکھنے کے لیے اُستاد ضرور ہونا چاہیے، مرشد چاہیے، ہادی چاہیے، شیخ چاہیے۔

موسیقی میرے دل کی زباں تو ہے صرف ساتھ ہوجاتے ہیں ساز
پہلے ہی سے بنایا میرے اللہ نے مجھ میں ساز باز نیاز اور بیاض

منٹ میں مٹادیئے مزاروں کے سوا ڈھلتے نکلتے سورج سورماؤں کو
میرا معاملا مزا اور وجہ کے درمیان میں ہی گذرا، زندہ مزار اپنے کو اُٹھائے پھرنے میں

حاکم تو ایک ہی ہے باہر کا بھی اندر کا بھی ایک بھی نہ ماننا نہ ماننا ہے
یہ اللہ نے دیا یہ اُس خدا نے چھینا یہ ایسا سامنا سچ ڈرنا جھوٹ کا سامنا ہے

جو تیرے لیے بہتر ہے وہ قرآن سے لینا مسلمان ہے اس کے علاوہ بھی یہ وہ مسلمین
فقیر ماضی سے ہی بنتا ہے حال دکھاتا ہے فیض مستقبل اس کا مزار

زمین کو توازن دیتے ہیں پانی بھی پہاڑ بھی جب تو رکی ہے
مذہبوں کو توازن دیتے صوفی یہ کہہ کر حق موجود سدا موجود

Marfat.com

اللہ چُنتا ہے کام کے لیے:-

اللہ بڑے کام کے لیے خاص بندے کیوں چُن لیتا ہے اور وہ پیدائشی ہی ہوتا ہے کوئی محنت یا سیکھنے سے نہیں سیکھا جاتا بلکہ سیکھا ہوا ہی ہوتا ہے اللہ کی طرف سے اُس کی نشانی پہلے بھی میں بتا چُکا ہوں جیسے میں نے (مصنف) نے منصوبہ بندی کے تحت ڈاکٹر سے اپنی بیوی کا علاج کرا کر بچے بند کرانے کے لیے میڈیکل کے طریقے سے پورا پورا انتظام کیا، پورا یقین تھا کہ اب بچہ پیدا نہیں ہوگا، لیکن اللہ کا کرشمہ دیکھیں بیٹا پیدا ہوا۔ ویسے بھی اللہ ہی جانتا ہے کہ مستقبل میں کہاں کیا ہونا ہے لیکن اللہ کی دی ہوئی عقلِ قلیل سے ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ اچھا ہو گا یا بُرا ہو گا۔ عقلِ قلیل کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر آسمان پر بادل گھرے ہو جائیں تو انسان اندازہ لگا لیتا ہے، کہ ضرور بارش ہو گی، پھر اللہ کی مرضی کبھی بارش ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی ہے۔ ایسے ہی میرا بیٹا جو بغیر ہماری خواہش کے دنیا میں آیا ہے تو ضرور یہ اللہ کی شان ہے، اور وہ ضرور دُنیا میں کوئی بڑا کام انجام دے گا۔

دانائی سے روز بچ جانے والوں کیلئے یہ دُنیا والے یہی سمجھتے ہیں کہ یہ آسان کھیل ہے، اور ظاہر ہے پھر وہ دانا انسان سے وہی سوال کریں گے جو انھیں آسان لگتا ہے کیونکہ انھیں تو بظاہر آپ بچے ہوئے نظر آ رہے ہو۔

چوہے اور جادوگر کی حکمت:-

یہ کہانی اس لیے نیچے درج کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑے کام کیلئے پیدا کرتا ہے اور جنہیں بڑے کام کے لیے پیدا نہیں کیا اور وہ از خود بڑا کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی مثال چوہے اور جادوگر کی کہانی جیسی ثابت ہوتی ہے۔ ایک دفعہ چوہے نے اپنے دوست جادوگر سے کہا کہ مجھے بلی سے ڈر لگتا ہے کیوں نہ تم مجھے بلی بنا دو۔ جادوگر نے چوہے کو بلی بنا دیا بلی بن کر چوہا جب باہر گیا تو وہ کتے سے ڈرنے لگا۔ اور اس نے اپنے دوست جادوگر سے کہا تم مجھے کتا بنا دو جادوگر نے ایسا ہی کیا جب وہ کتا بن کر جنگل میں گیا تو وہ شیر سے ڈرنے لگا، وہ پھر اپنے دوست جادوگر کے پاس آیا اور کہا مجھے شیر بنا دو جادوگر نے کہا میرے دوست چوہے کیوں نا آج تمھیں شیر کے بجائے ببّر شیر بنا دوں کیونکہ ببّر شیر جنگل کی سُپر طاقت ہے اور جب چوہا ببّر شیر بن کر جنگل میں گیا تو اس نے چیتے کا بچہ دیکھا چیتے کے بچے کو دیکھ کر وہ زمین کھود کر چُھپنے کے لیے بل بنانے لگا تو اس کی یہ حرکت دیکھ کر جادوگر نے کہا کہ میرے دوست چوہے تم آج ببّر شیر بن کر بھی چوہے والی سوچ رکھتے ہو۔

Marfat.com

فنا فی الفقت

فنا فی الکام:-

فنا فی الکام سے مراد یہ ہے کہ آپ جو بھی کام کرو اس کے اندر فنا ہو جاؤ مثلاً ایک ڈاکٹر ہے وہ اپنی ڈاکٹری میں اتنا فنا ہو جائے کہ بیماری یا درد ڈاکٹر سے خود کہے کہ میں گردے میں ہوں۔ پتھری ہے یا نہیں ہے کوئی الٹرا ساؤنڈ کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر انجینئر ہے اور وہ فنا فی الکام ہو جاتا ہے تو اسے خود سے ہر چیز نظر آئے مطلب کہ دراڑیں دیواروں کی وغیرہ وغیرہ اور اس کے سامنے چھت کی لکیریں خود پکاریں گی کہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے، اس کو کہتے ہیں فنا فی الکام کہ فنا ہو جانا کام میں۔ اگر کوئی ٹریکٹر کا مستری ہے، جیپ کا مستری ہے، عمارت بنانے والا ہے، لکڑی کا کام کرنے والا ہے یا جو بھی کام کرنے والا ہے اپنے کام میں وہ فنا فی الکام اگر ہو جائے گا تو اس کے اشاروں سے بھی کام ہونا شروع ہو جائے گا یہ فنا فی الکام ہے یہ پریکٹس ہے۔

فنا فی العلم:-

بہت بڑے بڑے عالم فنا فی العلم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اتنے کم عرصے میں حدیث و قرآن وغیرہ کی اتنی کتابیں لکھی ہیں مطلب وہ چوبیں، چوبیں گھنٹے یا اڑتالیس، اڑتالیس گھنٹے نہیں سوتے بلکہ متواتر لکھتے رہتے ہیں یہ لوگ فنا فی العلم ہوتے ہیں اس لیے ان کے قلم سے ہی علم ظاہر ہوتا ہے۔

فنا فی الفوائد مخلوق کے:-

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خود کو بھول کر ایجادات کی دنیا میں مخلوق کی خدمت کی ہے، جیسے ایڈیسن ہے، مارکونی ہے الیگزینڈر ہے کسی نے فون ایجاد کیا، کسی نے ٹی وی ایجاد کیا، کسی نے جہاز ایجاد کیا یہ وہ لوگ ہیں جو مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لیے فنا ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ سبھی انسانوں کی بھلائی میں اتنا مشغول رہتے ہیں کہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنے میں خود کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اُن ہی لوگوں کے ذریعے بھلائی کی عطائیں دیتا رہتا ہے اور اِن ہی لوگوں کو عطا کرتا ہے جو فنا فی الفوائد میں گم ہیں۔ پھر اُن کے ہاتھ سے کیا جانے والا غلط تجربہ بھی انسانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

فقر تصوّف:-

کا مطلب یہ ہے کہ فنا فی الشیخ یعنی مرشد میں گم ہو جانا۔ مرشد کو اپنے تصوّر میں رکھنا، اس کی خدمت کرنا، ریاضت کرنا اس کے آس پاس کی صفائی رکھنا، اس کے چہرے کی زیارت کرنا، مرشد کا دیدار لاکھوں کروڑوں حج، اور ماں

Marfat.com

باپ کا ایک بار کا دیدار حج کے برابر ہے۔ اسی سے مشابہت ہے کہ مرید اپنے مرشد کا چہرہ تکتا رہے، ریاضت کرتا ہے پھر وہ شیخ کی صورت ڈھال لیتا ہے، مرشد کے جیسی مرید کی روحانی صورت ہو جاتی ہے یہ ایک بہت بڑا کرشمہ ہے۔ اس بات کو سائنس نے بھی قبول کیا ہے کہ جیسے آج کل جدید دور میں اگر کوئی میاں بیوی شکل و صورت کے اتنے اچھے نہیں ہیں مگر انہیں خوبصورت بچے کی خواہش ہے تو نفسیاتی ماہرین نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنے کمرے میں خوبصورت بچوں کی تصویریں لگائیں تو خوبصورت بچہ پیدا ہو گا۔ اگر کوئی ایک مخصوص بچہ ان کو پسند ہے یا کسی کی تصویر کہیں بھی پاکستان میں یا پوری دُنیا میں دیکھی ہے اور صرف اس کا تصوّر رکھے تو اس سے مشابہت رکھنے والا بچہ پیدا ہو جائے گا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے کہ ایک برٹش جوڑا میاں بیوی بہت گورے تھے لیکن ان کو جو بچہ پیدا ہوا وہ کالے رنگ کا پیدا ہوا۔ تو شوہر نے بیوی پر شک کیا اور اس نے درخواست بھی دائر کر دی کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کی بیوی کے کسی کالے رنگ والے بندے کے ساتھ تعلقات ہیں، بیوی نے قسمیں کھائیں، حلف اٹھائے، یقین دلایا لیکن شوہر نہیں مانا۔ یہ بات چلتے چلتے نفسیاتی ماہر ڈاکٹروں کو پتہ چلی، ماہرین نے اپنی تحقیقات شروع کیں اور تحقیقات کرتے کرتے وہ ان کے گھر پہنچ گئے علم نفسیات کے ماہرین جنہیں انگریزی میں سائیکاٹرز ساش سس سٹ کہتے ہیں انہوں نے شوہر اور بیوی سے الگ الگ انٹرویو لیا، ان کے گھر کے کمروں کا جائزہ لیا اور روزمرہ کے کام کا جائزہ لیا وغیرہ وغیرہ پھر انہوں نے ایک دن ان کے ڈرائنگ روم میں دیکھا کہ محمد علی قلے (ایک باکسر تھا ابھی کچھ عرصہ پہلے اس کا انتقال ہو گیا) کی تصویر لگی ہوئی تھی وہ ایک بہت بڑا باکسر تھا، وہ امریکہ کا بلکہ پوری دنیا کا ہیرو تھا۔ جب اس سائیکاٹرسٹ نے وہ تصویر دیکھی تو اس نے تحقیق کی۔ اور نفسیاتی ڈاکٹروں کو بٹھا کر سب کے سامنے بیوی کا اِنٹرویو کیا بیوی نے یہ تسلیم کیا کہ ہاں مجھے محمد علی قلے پسند ہے۔ میرا یہ ہیرو ہے۔ میرے خیالوں میں رہتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ خیالوں میں رہنے والا بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ خیالوں میں رہنے والے بچے کا پیدا ہونا نفسیاتی اور میڈیکل کی بات ہے۔ جب کہ فنافی الشیخ کا پیدا ہونا یہ کرشماتی بات ہے اور یہ بچے پیدا ہونے کے بعد اپنی شکل بدل کر شیخ جیسی صورت تبدیل کر لیتے ہیں اپنے مرشد کی طرح فنافی الشیخ ہو جاتے ہیں۔ اور فنافی اللہ لوگ وہ ہیں جو بنا وجود ہوتے ہیں جیسے کہ بابا سائیں اپنے وجود کو چھوڑ گئے کیونکہ فنافی اللہ وہ ہے جو لا محدود اور بے وجود یعنی اسے کوئی وجود نہیں ہے بھئی اللہ کی کوئی ظاہری شکل ہی نہیں ہے اس طرح بابا سائیں نے بھی وجود کو چھوڑ دیا اس کو کہتے ہیں فنافی اللہ ہو گئے قطرہ جو سمندر میں گر گیا پھر نہیں ملے گا قطرے کو نہیں ڈھونڈ سکتے ہو۔ ایسے ہی ہم انسان اللہ کے نور کا قطرہ ہیں یہی قطرہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے اس میں سما جاتا ہے پھر کون ڈھونڈے گا وجود کو اس دنیا میں چھوڑ دیں اب دیکھ لو بابا سائیں کو تو ہم نے دیکھا ہے اب کوئی ظاہری وجود نہیں ہے۔

Marfat.com

فنافی العشق:-

فنافی العشق وہ لوگ ہوتے ہیں جو پہلے عالم تھے، یا بادشاہ تھے یا کوئی وڈیرے تھے یا سردار تھے، یا کوئی سپہ سالار تھے، یا معلّم تھے جیسے شیخ سعدیؒ غازی بھی تھے بہت بڑے عالم بھی تھے۔ ایسے ہی حضرت ایوب پہلے بادشاہ تھے پھر بادشاہت چھوڑدی، اسی طرح ایک کیچ مکران کا بادشاہ تھا ایک دفعہ اس بادشاہ کی ایک نوکرانی ان کے بستر پر لیٹ گئی اور بادشاہ نے جب اس کو دیکھا تو نوکرانی کو بہت کوڑے لگائے۔ اس نوکرانی نے بادشاہ سے کہا کہ میں ایک دن کے لیے بلکہ چند گھڑیوں کے لیے آپ کے اس نرم بستر پر سوئی تو مجھے اتنے کوڑے لگے لیکن بادشاہ صاحب آپ تو ساری عمر اس نرم بستر پر سوئے ہو تو آپ کا کیا حشر ہونا چاہیے، یہ بات سن کر وہ چپ ہو گئے اور پھر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر صرف فنافی العشق ہو گئے۔ بابا بلھے شاہ تیرے عشق نچایا کر کے تھیاّں تھیاّں۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو فنافی العشق ہو گئے، پھر اپنے اپنے رمز میں آگے بڑھتے بھی گئے فنافی اللہ بھی ہو گئے۔

باقی یا اللہ:-

فنافی العشق میں سچل سائیں بھی رہے پھر فنافی اللہ حق موجود، سدا موجود، انا الحق یعنی کہ خود ہی اللہ کا نعرہ مار دیا تو یہ ہے فنافی اللہ۔ ایک مرتبہ حضرت سچل سرمست کا کسی کو سر دھڑ الگ الگ نظر آیا اور پھر وہ دوبارہ زندہ ہو گیا یہ مقام فنافی اللہ ہے۔

فنافی البقاء:-

آج یہ جتنے بھی بڑے بڑے مزارات بنے ہوئے ہیں اور ان مزاروں پر لائن لگی ہوئی ہیں جیسے کہ داتا صاحب یہ فنافی البقاء ہو گئے۔ غوث پاک کے مزار کو دیکھیں وہاں بھی لوگوں کی لائن لگی ہوئی ہیں، اور یوں ہی حضرت راضی سائیں کے پاس کتنی خلقت رہی پڑی ہے جیسے حضرت نمانا سائیں کے پاس بھی اسی طرح ہی لوگوں کا رش لگا ہوا ہے۔ ان کے مزار ہیں یہ بقاء باللہ ہیں۔ جتنے بھی ایسے مقامات پر فائز شخصیات ہیں ان کے مزار بقاء باللہ ہیں یہ تا قیامت قائم رہیں گے کیوں کہ یہ بقاء باللہ ہیں۔

فنافی الرسول:-

فنافی الرسول وہ ہوتے ہیں جو حضورؐ کے عشق میں محمد پاکؐ کی شان کے بارے میں تصوراتی خیال آرائی کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ ایسے ہونگے۔ پاک روح، پاک چہرہ متاثر کر دینے والی شخصیت ایسی مصوری کو خیال میں رکھنا، کیوں کہ حضور اکرم ﷺ کو کسی نے دیکھا تو نہیں ہے لیکن فنافی الرسول کا یہ خیال یہ تصور آپؐ مشابہت ہو سکتی ہے اور فنافی الرسول کو دوسرے لفظوں میں عاشق محمدؐ یا عاشق رسولؐ بھی کہا جاتا ہے اور ویسے تو کوئی حضورؐ کی شان کو بیان نہیں کر سکتا اور ایسے

Marfat.com

محمد پاکؐ کے تصوّر کو ہر وقت اپنے تصوّر میں رکھنے کی وجہ سے وہ فنافی الرسول ہو جاتے ہیں۔

فنافی العلم:-

فنافی العلم وہ ہے جس نے خود کو علم میں اتنا فنا کر لیا کہ اس کے چوبیس، چوبیس گھنٹے تخلیقات کے بارے میں لکھتے اور سوچتے ہوئے گذرتے ہوں، جیسے بو علی سینا فنافی العلم انسان گذرے ہیں اور اِس کے علاوہ ایڈیسن جس نے بلب بنایا اور بہت سی تخلیقات کیں۔ مارکونی جس نے ریڈیو بنایا ہے اس میں چلنے والی لہریں، یہ لوگ تخلیقات کے اُس دور میں بے انتہا ایجادات اور علوم کا سبب بنے۔ اور وہ ایجادات انسان کی ذات کے لیے فائدہ مند ثابت بھی ہوئیں۔ جو لوگ فنافی العلم ہو جاتے ہیں ان کے پاس معلومات کی آگہی کے سمندر ہوتے ہیں، اُن کے جُدا جُدا شعبہ جات ہوتے ہیں، کوئی مذہبی کتابیں لکھتے ہیں، کوئی مذہبی تقاریر و مذہبی اشعار و اقوال لکھتے ہیں۔ وہ فنافی العلم کے عالم ہیں تو یہ ایک درجہ بندی ہے دنیا میں کائنات میں اب جیسے فنافی البقاء وہ تو دِکھنے میں آتے ہے اور فنافی الرسول جو ہے اس میں مشابہت ہو سکتی ہے فنافی الشیخ کی بھی ہو سکتی ہے تمہارے تصوّر میں۔ بقاء باللہ وہ ہیں جن کے مزار قیامت تک قائم دائم رہیں گے اور جو فنافی العالم ہیں اِن میں ڈاکٹر اسرار احمد جیسے لوگ ہیں، مقصود الٰہی ہیں، اور طاہر القادری ہیں یہ علم الشیخ ہیں اور دین کے عالم ہیں۔ یہ فنافی العلم ہیں اور ایسے کئی عالم ہیں جو فنافی العلم ہیں تو ایسے ہی اس دنیا میں درجہ بندی ہوتی ہے جس میں فنا ہو کر انسان اپنے خدا کو راضی کر کے اس کے خزانے سے ہیرے جواہرات انسانی بھلائی کے لیے حاصل کر لیتا ہے ایسی فنا شخصیات نے یہ معجزاتی اعمال کیے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف محمد شکور شاکر نمانو

السلام علیکم

جناب اعلیٰ:- اعلیٰ جناب عزت مآب محترمی ومکرمی

میرے دل کے مالک، میرے استاد، میرے ہادی، محترم جناب فقیر حضرت واحد بخش نمانا سائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق موجود، سدا موجود: سائیں گزارش یہ ہے کہ میں آپ کے بغیر سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس دنیا میں کیسے گزارا کروں گا یا کیسے رہوں گا کاش کہ ایسا ہوتا کہ میں آپ کے ساتھ ہی چلا جاتا لیکن آپ نے ہی شاید اتنے بڑے بڑے بھاری بھرکم کام دنیا میں میرے سُپرد کیے اور اللہ پاک کی ذات سے وہ آسان بھی کروائے۔ شاید میرے اندر اتنی سکت نہ تھی اگر جو یہ سکت مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے تو آپ کی ہی دُعا سے فرمائی ہے، میں نے ضرور عالم ارواح میں یہ وعدہ کیا ہو گا کہ میں ایسے کام کروں گا اور میری روح کو اللہ تعالیٰ نے تصویر یا ویڈیو بھی دکھائی ہو گی کہ ایسی ایسی مشکلات آئیں گی اور اس کے بعد ایسی ایسی راحتیں ملیں گی۔ وہ میں نے اپنی زندگی میں آزمایا کے کٹھن راستے اور ناہمواریوں سے گزرتا ہوا اب اس حال میں اس تجربے میں اس تجسّس میں ہوں۔ اور سجدہ سجود کر کے یہ آپ سے عرض کرتا ہوں کہ واقعی آپ نے سینہ بہ سینہ مجھے علم عطا فرمایا اور آپ کی خواہش کے بغیر ایسا ممکن نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مجھ میں علم منتقل فرماتے یا کوئی اور نعم البدل عطا فرماتے۔ سائیں یہ ٹوٹے پھوٹے لفظ کہیں سے ڈھونڈ کر نہیں لے کر آیا یہ آپ کے ہی دیے ہوئے ہیں آپ ہی کے سکھائے ہوئے ہیں عاجزی سے، انکساری سے، مؤدبانہ گزارش ہے آپ کے آگے جھکے ہوئے سَر اور بندھے ہوئے ہاتھ یہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ کے نزدیک ہیں یا ایسے کہہ سکتے ہیں قطرہ قلزم میں یا ایک قطرہ پانی کا سمندر میں۔ تو فنافی الشیخ کے بعد فنافی اللہ اور آپ گزرتے ہوئے فنافی الرسول بھی ہیں ابھی جب آپ کے مزار کو دیکھتا ہوں تو وہ مقام یاد آجاتا ہے کہ واقعی آپ بقاء باللہ ہو گئے پھر میں وہیں سے ہی گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے جانے کے بعد سوچ بھی نہیں سکتا تھا میں کیسے گزارا کروں گا یہ بھاری بھرکم پہاڑ جیسے کام، اور مخلوق کا کام یہ شہروں کے شہر آباد کرنا اور یہ مخلوق کی خدمت کرنا اور اس سندھ کے شہر سکھر، گھوٹکی، پنوعاقل کو سنوارنا یہ میرے بس کی بات نہ تھی یہ متعصب معاشرہ ہے۔ آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ اِن کے دل بھی موڑ دیں اِن کے دِل بھی نرم کروا دیں۔ اللہ کی بارگاہ میں پورے پاکستان بلکہ پوری کائنات کی خیر مانگتا ہوں آپ بھی اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کریں کہ اس جہاں میں اس جگ میں جیسا تیسا آرام فرمادیں سکون فرمادیں یہ جتنی بھی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں قانون کی جوڑ توڑ ہو رہی ہے جج وکیلوں کے حالات، میڈیا اور صحافیوں کے حالات ادیب و مصنفین کے حالات بھی برے ہیں۔ میرے مرشد اپنے مالک سے عطا فرمادے عطا

Marfat.com

کروادے رحم فرمادے میرے مرشد تو بالکل اللہ کی بارگاہ میں موجود ہے اس لیے ہماری پوری کائنات کی خیر مانگ لے اور ہمارے حضورؐ کی کچہری میں محفل میں ضرور آپ شامل ہوتے ہونگے بیٹھتے ہونگے سر جھکائے، میں یہ تصور کر سکتا ہوں۔ اور راضی سائیں بھی آپ کے ساتھ ہوں گے میں یہ تصوّر کر سکتا ہوں۔ میں تصوّر کر سکتا ہوں کہ میرے بابا میری وجہ سے یا اُن کی اپنی وجہ سے آپ کے ساتھ ہوں گے آپ کی خدمت میں ہونگے میرے بابا میرے دوست بھی تھے۔ میرے رہبر بھی تھے مجھے پیار بھی بہت کرتے تھے مجھے بھی بہت پیارے تھے اُن کی سفارش کرتا ہوں میرے بابا ایک نیک انسان تھے میں اِن کی دل وجان سے گواہی دیتا ہوں کہ میں ان کا بیٹا ہونے کی نسبت سے ایک انسان ہونے کی حیثیت سے میں نے اُنھیں جانا پرکھا اُن کے ہاں پیدا ہوا تو میں سمجھ گیا کہ جو آپ لوگوں نے کام میرے ذمے لگائے ہیں وہ ایسے ہی نہیں لگائے ہونگے ضرور میرے باپ کی کوئی ایسی نیک نیتی ہوگی جس میں ان کی محنت ہوگی، اللہ ان سے راضی ہوگا جو ان کے ہاں مجھے پیدا کیا۔ میری ماں کی تندرستی کی بھی میں بھیک مانگتا ہوں جنھوں نے مجھے پیدا کیا۔ اور آپ کے کام میں لگا ہوا ہوں ضرور آپ اُن کا بھی خیر کریں گے میں ان کی صحتیابی کی خیر مانگتا ہوں اور میری ساس ذلیخاں اس کی صحت کے لیے بھی بھیک مانگتا ہوں میرے سائیں جب سے آپ گئے ہو تو میں محسوس کرتا ہوں آپ کی خوشبو میرے ساتھ ہوتی ہے۔ جب میں مصیبت میں گھرا ہوتا ہوں ضرور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ آگئے اور میری مدد فرما کر مجھے نکال کر جاتے ہیں۔ میں بڑے بڑے کٹھن کنویں گہری کھائی میں گرِ چکا تھا میرے مولیٰ، اللہ تعالیٰ سے میری ایسے ہی سفارش بنائے رکھنا ایسا ہی راستہ بنائے رکھنا آپ کے خط کا مجھے انتظار رہے گا۔

آپ کا دُعا گو، آپ کا خیر اندیش، آپ کا طالب، آپ کا نوکر، آپ کا ریاضت دار، آپ کا تن سیوادار، آپ کا ابھی تک خدمتگار، آپ کی نسلوں کا بھی خدمتگار، نورانی سائیں میرا خیال رکھتے ہیں میں نورانی سائیں کا خیال رکھتا ہوں محمد صالح کا بھی میں خیال رکھتا ہوں وہ بھی میرا خیال رکھتے ہیں، حاکم سائیں، رفیق سائیں، بڑی اماں کے پاس میں زیادہ تو نہیں جا سکتا لیکن پھر بھی میرے خیالوں میں ہے اور میں پوچھتا رہتا ہوں جو بھی انکی ضرورت ہو ضرورت کے تحت میں خدمت کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کے حکم پر آپ کے لگائے کام پر انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤں گا اور پھر سُرخرو ہو کر آکر آپ کے قدموں میں آجاؤں گا آپ پھر حضورؐ سے راضی سائیں سے، داتا صاحب سے دیدار کروانا میں آپ کے پاس انشاء اللہ تعالیٰ آؤں گا۔

خدا حافظ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف

حضرت واحد بخش نمانا

معرفت الٰہی براستہ دل

اے بندہ شاکر میں نے جان بوجھ کر ہی آپ کے ذمے اتنا بڑا کام لگایا تھا اور مجھے پوری اُمید تھی کہ آپ کے میں جو کام ذمے لگاؤں گا۔ اس علم کے بارے میں آپ طالبوں کو ضرور فیض پہنچائیں گے۔ باقی نورانی سائیں وہ گدی نشین بھی ہیں اور میرے مزار کے سارے معاملات بھی دیکھیں گے صفات وہ دیں گے مگر علم کا جہاں تک تعلق ہے لکھنا پڑھنا، شاعری، کتابوں کا فیض عام وہ اے میرے پیارے طالب آپ کو پورا کرنا ہے۔ آپ کا جب خط ملا مجھے نہایت ہی خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھے سمجھا، مجھے مانا، مجھے جانا اور اس لیے میری روح اس دنیا میں اور اس جہاں میں خوش ہے اور جو تم نے صدقہ جاریہ کیا ہے میرے نام سے یہ جو کتابیں لکھ رہے ہو میں اس پر بڑا خوش ہوں اور یہ عرش پر بھی آپ کی کتاب کی بات چلتی ہے۔ میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ یہ علم میرے بچے پیارے طالب نے مطلوبی سے حاصل کی۔ میں ہی اُسے دنیا میں یہ علم عطا کر کے آیا تھا اور یہ خوب طریقے سے اس کو نبھا رہا ہے اور بھی میں اسے یہ سب کرنے کی طاقت دوں گا یہ میں نے سب پیاروں کے سامنے وعدہ کیا ہے۔

شاکر آپ کام کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ اللہ بھی آپ کے ساتھ ہیں اور حضرت محمدؐ کی شفاعت بھی آپ کے ساتھ ہے، داتا صاحب کی شفقت بھی آپ کے ساتھ۔ راضی سائیں کی رحمانی بھی آپ کے ساتھ اللہ کا سایہ بھی آپ کے ساتھ ہے آسمان اور زمین بھی آپ کے ساتھ ہوں، ہم سکڑوا دیں گے آپ کے قدموں کے نیچے سے زمین ہم آپ کے سفر کو آسان کروا دیں گے۔ ایسے ہی جمے رہنا اور ایسے ہی خطوں کے جواب دیتے رہنا اور تصورات اور خیالات میں ملاقاتیں آپ کے ساتھ ہوتی رہتی ہیں۔ خواب میں کیوں نہیں آتے؟ آپ نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ میں خواب میں اس لیے نہیں آتا کہ میں ہر وقت آپ کے ساتھ ہوں اور خواب میں وہ آتا ہے جو ساتھ نہ ہو۔ خیال میں وہ آتا ہے جو ساتھ نہ ہو۔ کبھی کبھی آپ کی طلب سے پیاس سے میں تصور اور خواب میں آجاتا ہوں تو اسی خیال اور تصور کو تم بھی بنائے رکھنا اور میں بھی تجھے عرش سے دیکھتا رہوں گا اور تیرے ساتھ بھی رہوں گا بس آپ کے خط کا بھی انتظار رہے گا دلی رابطہ تو آپ کے ساتھ ہے میرا۔ آپ کا مرشد۔

Marfat.com

لفظوں کی درستگی

حَرف عام ——— زکوٰۃ دو یا زکوٰۃ لو

صحیح حَرف ——— زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے یعنی لینے والے کے لیے زکوٰۃ عطا ہوتی ہے۔ اَدَا اس کو کہتے ہیں جس کی طرف کوئی قرض ہو یعنی قرض ادا کر دیا گیا اور جس کو زکوٰۃ ملتی ہے وہ یہ نہ کہے کہ کسی نے دی یا میں نے لی بلکہ عطا ہوئی ہے معرفت زکوٰۃ کرنے والے کے۔

حَرفِ عام ——— نماز پڑھو

صحیح حرف ——— نماز قائم کرو، قائم وہ ہے جو پڑی ہو اس کو کھڑا کیا جائے۔

حرف عام ——— حج کو جاؤ ——— حج پر گیا تھا۔

صحیح حرف ——— حج کر کے آیا ہوں یعنی کہ حج کرنے کے بعد ضرور واپس آیا جاتا ہے یہ حکم بجالانا ہے۔

Marfat.com

اَز طرف واحد بخش:

پیارے طالب آپ کا خط ملا دل سے بہ راستہ روح جو پڑھ کر خوشی ہوئی۔ جانتا ہوں، سمجھتا ہوں وہ بات جو آپ کی زبان تو دور کی بات جو آپ کے دماغ میں صرف رکھتے ہو، اور دل میں نہیں اُتارتے یا وہ بات قابل اعتراض بات ہو خود تیرے بس میں نہ ہو یا شاید بات نہیں اُترتی وہ سب مجھے معلوم ہوتی ہے۔ بُری سوچ کو، غیر خیال کو دفع کر اور حال میں حاضر ہو جا پیارے طالب میں نے تجھے اللہ سے سلطان کا عہدہ لے کر دیا ہے اور اللہ کے پاس میں تیرا ضامن ہوں۔ اب تو باہر کا سلطان ہے۔ شیطان سے اندر کی جنگ جاری رکھ۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ رہے۔ تیرا نگھبان اللہ ہے، دنیا میں ہر وقت تیرے بھٹکنے کے خدشات رہتے ہیں اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے سوائے اس کے میں تیری نگرانی کروں اور ذکر الٰہی دیکر تیری تقدیر تیرے ہی ہاتھ میں دے دی ہے۔ اُس وقت تک نہیں بھٹکے گا جب تک تو ذکر میں رہے گا۔ میرے بس میں اب طالب یہی ہے کہ میں تیرے خیال میں آکر ذکر کی طلبی کروں گا اور اے طالب تجھے یہ یاد رہے تیرے تصور میں بھی ذکر کی یاد دہانی کراؤں گا۔ خیال رہے کہ تیری فقیری سلطانی میں ہرگز ہرگز کوئی بھوکا نہ رہے۔ تیری سلطانی میں کسی کا حق سلب نہیں ہو۔ تجھ سے جو زیادتی کرتا ہو گویا کہ وہ تیرے سامنے اپنی طاقت کے ہتھیار ڈالتا ہے اس کا برا نہ مان یہ تیری سلطانی چلانے کا قرینہ ہے جس کو تیرے اس نئے دور میں مینجمنٹ کہتے ہیں اور یہ صبر تیری رحمانی کا سرچشمہ ہو گا اور پیارے طالب تو بھی سمجھنا، نہ بھولنا کہ یہ برداشت ہماری کمزوری ہے، یہی تیری رحمانی سلطانی طاقت ہے بس عمل درآمد کرنا۔ آپ کا اُستاد واحد بخش نمانا دنیا میں، سیانا اُس جہاں میں۔

اب تو سلطان ہے ساز گار نہ بن اندر ہی اندر لڑ
سلطان اس دنیا کو تو دیتے ہیں سلطان اُس جہاں کے لیے اندر ہی اندر بھڑ

پہلے سلطان تخت پر بیٹھتے تھے اور اُن کے دل پر کوئی اور
تم بٹھاؤ تخت پر کسی اور کو خود بیٹھ کر اپنے دل پر پہنچ اور دلوں تک

Marfat.com

اللہ کی تقسیم

بخدمت جناب میرے پیارے پاپا، محترم اُستاد اور شفیق باپ السلام علیکم

بعد از خیریت کے کچھ روحانی سوالات ہیں جو آپ کے زیر گذارش ہیں امید ہے ہمیشہ کی طرح مجھے ضرور دل میں اُترنے والے جوابات ملیں گے۔

میں ہمیشہ یہ سوچتی ہوں کہ ہمارے پاس تو سب کچھ ہے، ہم تو پیدا ہی منہ میں سونے کا چمچہ لے کر ہوئے ہیں۔ ہر عیش و آرام ہماری پیدائش سے ہی ہمیں مُیسّر ہے ہمارے اندر جو ہے اس کی قدر کرنے اور ہمارے بھرم رکھنے کے لیے بھی کوئی ہے۔ اس کا جتنا شکر کروں اتنا کم ہے۔ کروڑوں، اربوں، کھربوں شکر کم ہیں کہ ہم سجدے سے ہی نہ اُٹھیں۔ غریب لوگوں کو دیکھتی ہوں تو تصور بھی نہیں کر سکتی ان کی مشکلات کا، ان کی زندگی ڈرامائی لگتی ہے، مسئلے ایسے لگتے ہیں جیسے کچھ نہیں ہو سکتا ان کا۔ کوئی بھوکا بھی سو سکتا ہے یا کوئی اپنی چھوٹی خواہش بھی رد کر سکتا ہے۔ ہر چیز ان کے لیے ہی محدود کیوں ہے؟ جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگ ان کے بچے کتنی اذیتّوں، مشکلاتوں کو برداشت کر کے بڑے ہوتے ہوں گے، ان میں بھی حساس بچے ہوتے ہوں گے، امیروں کے ہاں ہی حساس اور نازک بچے پیدا نہیں ہوتے غریبوں کے ہاں بھی حساس بچے پیدا ہوتے ہیں، جن کی حساسیت کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوتا، ان کی حساسیت کو پرکھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کے ماحول کے حساب سے ان کی حسّاسیت پر بہت بُرا اثر بھی ہوتا ہوگا۔ ہم اس رب کا کروڑوں مرتبہ شکر ادا کریں، سجدوں میں پڑے رہیں تو بھی کم ہے۔ جب میں اپنی بیٹی کو دیکھتی ہوں، اور کام کرنے والی کے بچوں کو دیکھتی ہوں۔ میرا دل کانپ جاتا ہے کہ جو چیز میں اپنی بیٹی کے لیے چاہتی ہوں جو اس کے لیے بہترین سے بہترین چیزیں سوچتی ہوں، اسے بہترین زندگی دینا چاہتی ہوں اس کے آرام کو ترجیح دیتی ہوں تو غریب بچوں کو دیکھ کر میرا دل رو پڑتا ہے، کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ جس مرتبے پہ میں نے اپنی بیٹی کو رکھا ہے اس کی بیٹی بھی تو میری بیٹی جیسی ہے۔ بچے تو سب کے ایک جیسے ہوتے ہیں، پر لوگ کچھ ایسا کرتے ہیں کہ اپنے اور دوسروں کے بچوں میں بہت فرق کرتے ہیں، امیر کے بچے اچھی چیز رکھیں اور غریب کے بچے بُری چیز رکھیں۔ یہ عام خیال میں دیکھا گیا ہے پر یہ خیال غلط ہے۔ بچے سب کے ایک جیسے معصوم ہوتے ہیں۔ اب میں سوچتی ہوں کہ ہم کتنے ناشکرے ہیں اپنی ان آسائشوں اور امیری پر مغرور ہو گئے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ سب Deserve (حق سمجھتے) کرتے ہیں۔ کوئی احسان کیا ہے ہم نے اللہ پر (نعوذ باللہ) جو اس نے ہمیں ان سب سے نوازا۔ پر نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ بہت بے پرواہ ہے اور بیشک انصاف کرنے والا ہے۔ میں نے اپنے پاپا سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے اس میں یہ امیری غریبی کیوں ہے یہ ناانصافی کیوں ہے؟ تو پاپا نے جواب دیا، دیکھو بیٹا یہ اللہ تعالیٰ کی رمز ہے کہ کسی

Marfat.com

کو کچھ دے کر آزماتا ہے، کسی سے کچھ لے کر آزماتا ہے، وہ تو بے شمار دینے والا ہے، وہ تو دنیا کا بادشاہ ہے، اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے، وہ جس کو چاہے دے جس سے چاہے لے لے، ہر چیز میں اس کی الگ حکمت ہے۔ وہ انصاف پسند ہے وہ ناانصافی کر ہی نہیں سکتا۔ اس مالکِ کائنات کی رمز سمجھنا مشکل ہے۔ جو چیز تمہیں پسند ہے ضروری تو نہیں دوسروں کو بھی وہی چیز پسند ہو۔ جو چیز تمہارے لیے خاص ہو، جس طرح گوشت اور تکّے میں تمہیں سواد آتا ہے اس غریب کو بھی اپنی اس پیاز کے کھانے میں اتنا ہی مزا آتا ہے، اور اس کے مزے کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، یہ اللہ تعالیٰ کے رموز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔ سب نہیں پر کچھ تمہارے جیسے سوچنے والے بھی تو ہوں گے اُن غریبوں میں، تمہاری جیسی کوئی صبا ہو گی، جو یہ سوچتی ہو گی یہ امیری بھی ایک مصیبت ہے جو نیند مجھے آتی ہے اس نیند کا سکون کھلی فضا کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں، میں سوتی ہوں، یہ امیر بھی کتنے بدقسمت ہیں انھیں اس مزے کا کیا پتا۔ پتہ ہے بیٹا جب وہ پیدل گھوم کر پسینے سے شرابور ہو کر بیٹھتے ہیں انھیں یہ گرم ہوا بھی ٹھنڈی AC جیسی لگتی ہے تب وہ سوچتے ہوں گے کہ یہ امیر کیا اس ہوا کا مزہ چکھ سکتے ہیں۔ ان کی نظر میں امیروں کی الگ مصیبتیں ہوتی ہیں جیسے تنخواہ دینے کی پریشانی، اپنی حفاظت کی پریشانی، مہمانوں کی پریشانی، بگڑے بچوں کو سُدھارنے کی پریشانی وغیرہ وغیرہ۔ تو جیسے تمہیں ان کی پریشانی، مشکلات ہی دکھتی ہیں ایسے ہی غریبوں کو بھی تمہاری پریشانی ہی نظر آتی ہو گی اور وہ شکر کرتے ہوں گے کہ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے ہمیں ان آزمائشوں سے بچایا، تو ایسے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اس کے حصّے کی خوشیاں دیتا ہے۔ یہ ہماری محدود سوچ ہے جو اس مالک کی قدرت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ بیٹا تم اس پیاز اور روٹی کا اندازہ نہیں لگا سکتی کہ جو لذت انھیں اُس میں ملتی ہے، وہ تمہارے روسٹ میں بھی نہیں مل سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو خوشیاں پورے پورے حصّے سے عطا فرماتا ہے اگر تمہیں اُن کو آنے والی روٹی پیاز کی لذت چکھا دیں اور روسٹ کھلائیں تو تم اُس پیاز کو پسند کرو گی یہ اللہ کا انصاف ہے۔ تیرے الگ مزے اُن کے الگ مزے یہ اللہ کے رمزیں ہیں جو صرف اپنے حال پر شکر کرنے میں ہی سمجھ میں آسکتے ہیں۔

آپ کی بیٹی

مومل صبا

Marfat.com

خود پسندی سے پرہیز

انسان خوش رہنے کے چکر میں جو اس کے پاس ہوتا ہے اس سے بھی ناقدر ہو جاتا ہے اور اچھے کی تلاش میں ہی لگا رہتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی ساری زندگی ناخوش ہونے میں ہی گزار دیتا ہے۔ انسان اسی لیے ہمیشہ خسارے میں ہی رہتا ہے اور اپنے لیے خسارے خود پیدا کرتا ہے اور اللہ سے شکایتیں کرتا پھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ انسان کو اپنے علاوہ ہر انسان خوش باش نظر آتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے، ہر انسان کو اس کے حصے کی خوشی اور غم اللہ تعالیٰ نے برابر دیے ہیں انسان خوشی اکیلے منالیتا ہے پر اسے دکھ کا اکیلا پن بُرا لگتا ہے اور دکھ کا عرصہ بھی لمبا لگتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے شکوے شکایت شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے اچھی شکل دی ہے تو اس کا بھی مجھے کروڑوں شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کے دانت بڑے ہیں وہ سوچتے ہیں بس دانت چھوٹے ہو جائیں۔ کچھ کا رنگ کالا ہے وہ چاہتے ہیں کہ رنگ گورا ہو جائے مجھے تو اللہ نے بن مانگے خوش شکل دی ہے اس کا شکر کرنے کے بجائے میں اور چیزیں پانا چاہتی ہوں میں نے اس کا شکر نہیں کیا۔ انسان بہت ہی ناشکرا ہے کبھی صبر نہیں کرتا کبھی خوش نہیں رہ سکتا کیونکہ انسان کی اچھے اور بہتر کی تلاش کبھی ختم نہیں ہوتی۔ میں بذات خود ایک عورت ہوں اور ہمیشہ اس چیز پر خدا سے خفا رہی ہوں کہ اللہ نے مجھے عورت کیوں بنایا مرد کیوں نہیں بنایا اور دوسری طرف میں ہمیشہ مرد کے خلاف بھی رہی ہوں پر اب جا کر مجھے سمجھ آیا کہ یہ میری محض ناشکرے پن کی ایک وجہ تھی کیونکہ عورت بھی عظیم ہے اور مرد بھی طاقتور ہے اور جب یہ میں نے مانا کہ عورت عظیم ہے تو یہ بھی مانتی ہوں کہ مرد عظیم تر ہے۔ دونوں کی اچھائی اور بُرائی دونوں کے ساتھ ہے مرد یا عورت ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب عورت والی خصلت نکال کر عظیم عورت بنا جا سکتا ہے یہ تو خون پر انحصار ہے۔ یہ تو انسان پر ہے وہ کیسے اپنے آپ کو ایک بہتر اور عظیم انسان بنا سکتا ہے۔ اپنی نااہلی کو دوسرے پر ڈال کر اُسے کوسنے سے بہتر ہے انسان خود کو دُرست کر لے۔ اگر میں ٹھیک ہوں تو سب ٹھیک ہے اگر میرے اندر ہی کچھ ٹھیک نہیں تو کوئی کیا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ جب انسان کا دل مطمئن ہوتا ہے تب اسے پتہ چلتا ہے کہ اصل میں تو وہ پہلے غلط تھا لیکن آپ ایک ایک کو پکڑ کر تو نہیں سُدھار سکتے تو انسان کو اپنے اندر اتنی قابلیت پیدا کرنی چاہیے کہ وہ ساری زندگی مطمئن اور اچھے طریقے سے زندگی گذار سکے نہ کہ دوسروں پر تنقید کر کے۔ تنقید کرنے سے دل جلانے سے خود کا نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتے ہیں اسی لیے اپنی زندگی خاص مقصد کے تحت گذارنی چاہیے اس سے انسان خوش اور مطمئن زندگی جی سکتا ہے اور دوسروں کو بھی خوش رکھ سکتا ہے۔

خیال

(مومل صبا کامران)

Marfat.com

شعر نمبر 334 ہر چیز پیٹ میں جا کر ہضم ہو جاتی ہے ایسے

انسان دنیا میں دنیا داری کر کے ضم ہو جاتے ہیں جیسے

تشریح اس شعر میں دنیا داری کی مثال دیتے ہوئے مصنف فرما رہے ہیں کہ جیسے پیٹ میں جو چیز بھی تم کھاتے ہو وہ دوبارہ آپ کو نہیں ملتی نہ دوبارہ وہ آپکو فائدہ دے سکے گی، منہ سے کھایا اور فضلہ نکل گیا ۔بس تو دنیاداری یا دنیا میں بھی ایسے ہی ہے کہ دنیا میں تمہیں اللہ نے بھیجا کسی کام کے لیے اور ضم ہو گئے ایسے جیسے پیٹ میں ہر چیز ہضم ہو گئی۔اب ہضم تو ہو گئی لیکن اگر ہم نے بادام کھائے ہیں، روٹی کھائی ہے اس کا معدہ میں جگر میں خون بنانے میں دل کے شریان یا آنتوں میں فائدہ پہنچا کر ہضم ہوئی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر معدہ کام کرنا چھوڑ دے تو وہ پھر کھایا۔بس فضلہ کا فضلہ ہی رہا، اللہ نے بھیجا ہمیں خاص کام سے اور ہم ادھر ہضم ہو جائیں دنیا میں یہاں کی رنگینی میں اور فائدہ کوئی نہ ہو جیسے کچھ کھا کر ہضم ہو جائے۔نہ وہ کوئی ہماری رگوں میں خون میں اضافہ کرے نہ ہمارے دماغ میں کوئی مفید بات ڈالے پیٹ میں چکنائی نہ کرے مطلب کچھ نہ کچھ فائدہ کرنا ہے تو ہم بھی ایسے اگر دنیا میں آئے ہیں تو ہمیں بھی یہاں آکر اس دنیا میں گم ہونے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔انسان کو بھی چاہیے کہ وہ دنیا میں آکر کچھ نہ کچھ انسانی مخلوق کے لیے چرند پرند کے لیے بھلائی کر کے جائے۔

شعر نمبر 335 مُلا اور ملکن ملائک میں کوئی فرق نہیں شاکر

ملا مال نکالتا ہے مروت میں ملائک جان نکالتا ہے

تشریح اس شعر میں مصنف فرما رہے ہیں کہ ملک جان نکالتا ہے اور ملا آہستہ آہستہ مال نکالتا ہے بڑی تقریریں کر کے جیسے کہ ملاں تے مشالچی دویں اکو جیت

لوکی کردے چاندنے آپ اندھیرے وچ

تو یہ ایسے ہے کہ ملا بڑی بڑی آیتوں پر تقریریں چیخ چیخ کر کرتے ہیں پھر ان کے ترجمے بتائیں گے پھر وہ تم سے مال نکال لیتا ہے چندا مانگیں گے کہ مسجد کا محراب بنانا ہے تو ایسے ملا میں اور ملک الموت میں کیا فرق ہوا وہ جان نکلتا ہے یہ مال نکالتا ہے۔

Marfat.com

شعر نمبر 336

مانگ میری ماں مالک سے مدد میرے لیے
مل جائے میری ماں کو مالک کی محبت میرے لیے

تشریح

اس شعر میں شاعر صاحب دعا کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جیسے ماں کی بچے سے محبت ہوتی ہے مگر بچے کی محبت مطلب کی ہوتی ہے۔ یہ دعا مصنف نے ایسے مانگی کہ میں بھی بڑا ہو گیا ہوں اور اب ماں کی مجھے ضرورت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ماں کو اتنی محبت دے جتنی میری ماں کو میرے بچپن میں مجھ سے تھی۔ جب انسان چلنا پھرنا شروع ہو جاتا ہے خود کا بن جاتا ہے پھر ماں کی ضرورت نہیں رہتی پھر ماں سے اتنا پیار نہیں رہتا ایک ٹول (Tool) کے طور پر استعمال ہوتی ہے کہ ماں ہے بس بیٹھی ہے۔ لیکن میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں کہ میری ماں ایسے ہی میرے نصیب میں رہے صحت مند کیونکہ میں بھی مخلوق کا کام کر رہا ہوں اور اللہ مجھے میری ماں سے اتنی ہی شدید محبت عطا کر دے جتنی وہ مجھ سے کرتی تھی اور کرتی ہے۔ سب کو اپنی اپنی ماں سے محبت کی دعا بھی کرنی چاہیے اور بڑھاپے کی عمر میں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے جیسے وہ ہم سے بچپن میں کرتی تھی یعنی محبت اور پیار والا سلوک۔

شعر نمبر 337

خود غرضی اور خودی میں فرق اتنا ہے شاکر
اِنہیں اور اُنہیں ہر خواہش اس کی اور خواہش ہے خودی ہے

تشریح

اس میں شاکر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ جو خود کے لیے طلب ہے وہ خواہش ہے اور نہ ہو تو یہ خودی ہے خودی جو ہے اس کا اصلی مطلب یہ ہے کہ خودی کو خدا لفظ سے اُخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے خدا پر ہی بھروسہ رکھو وہی ہو گا۔ میں کسی کو پانی پلانے کا بھی کیوں کہوں کہ مجھے پانی پلا دو میں خود پانی پی لوں گا کیوں کہ اللہ نے مجھے دو ہاتھ دیے ہیں میں کسی سے بھیک کیوں مانگوں؟ میری ضرورت اللہ پوری کرے گا اس کو خودی کہتے ہیں جیسے علامہ اقبال کا شعر ہے کہ:-

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حضرت علامہ اقبال صاحب نے دوسری طرح کہا ہے میں نے دوسری طرح کہا ہے بات ایک ہی ہے۔

Marfat.com

شعر نمبر338

مرد کو موت کا وقتِ مقرر معلوم ہوتا ہے

موالی مالی معاملے میں ہی اُلجھے رہتے ہیں

تشریح

اس میں شاعر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو مرد ہے یعنی فقیر جو اللہ کے ذاکر ہیں اللہ کے جو شکر کرنے والے ہیں، صابر ہیں اللہ پر ہی توکل رکھنے والے، اللہ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ موت کا مقررہ وقت بھی انہیں پتہ ہوتا ہے لیکن بتاتے نہیں ہیں، جیسے بابا نمانو سائیں کبھی کبھی سوالات کے جواب خود ہی دے دیتے اور کبھی کبھی کہتے کہ یار کوئی نہ کوئی تو کام ہے مجھ میں اللہ تعالیٰ نے جو مجھے اب تک رکھا ہوا ہے اور نورانی سائیں کی بھی بات مجھے بتائی تھی کہ نورانی سائیں نے بھی ایک دن یہ کہا تھا کہ جب تک میں باباسائیں سے دور رہوں گا تو اس وقت تک باباسائیں زندہ رہیں گے یعنی وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جائیں گے۔ ایسی بہت سے فقیروں کی حکایات یا باتیں ہیں، ایک واقعہ مجھے یاد ہے مگر فقیر کا نام یاد نہیں۔ یہ سکھر کا ایک واقعہ ہے حضرت بیدل بیکس کا ایک طالب تھا اس نے کہا کہ میں سات چکر لگاؤں گا اور ساتویں چکر پر میری موت ہوگی، ایک دوسرے فقیر کی بات ہے کہ محرم کی فلاں تاریخ ہوگی اور میں پیالہ پیئوں گا اور اس کے بعد میری موت ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ایسا ہی واقعہ باباراضی سائیں کا بھی بتاتے ہیں کہ اس وقت بابارحمدل سائیں کو باباراضی سائیں نے کہا لاہور ملنے آؤ مطلب بابارحمدل سائیں راضی سائیں سے لاہور ملنے آئے اور رحمدل سائیں میرپور سے نیچے ایک گاؤں میں رہتے تھے تو باباراضی سائیں نے کہا تھا جس دن میرا تیرے پاس خط پہنچے اسی دن مجھ سے ملنے نکل آنا، تو رحمدل سائیں نے پوچھا کہ سائیں کیا وجہ ہے تو باباراضی سائیں نے نہیں بتایا لیکن پھر ایسا ہوا کہ جب راضی سائیں کا بھیجا ہوا خط رحمدل سائیں کو ملا تو وہ خط ملتے ہی چل پڑے، جیسے ہی لاہور پہنچے تو اس وقت باباسائیں کے ساتھ جو لوگ بیٹھے تھے انہوں نے بتایا کہ باباسائیں نے بات کرتے کرتے چادر اٹھائی اور سب سے کہا۔ اچھا حق موجود میں چل رہا ہوں سر پہ چادر لی۔ شک تو سب کو ہوا لیکن کہے کون کیونکہ یہ بڑی بات تھی کہ حق موجود میں چل رہا ہوں ابھی، سب سمجھے کہ یونہی چل رہا ہوں، مطلب سو رہا ہوں۔ جب بابارحمدل سائیں گیٹ پر پہنچے تو انہوں نے پوچھا کہ باباراضی سائیں کہاں ہیں؟ تو انہیں بتایا گیا کہ وہ چادر اوڑھ کر ابھی ابھی لیٹے ہیں اور پتہ نہیں آج باباسائیں نے عجیب بات کی

Marfat.com

تو رحمدل سائیں نے پوچھا کیا؟ تو بتایا کہ یہ بات کی کہ حق موجود میں چل رہا ہوں۔ پھر بابا رحمدل سائیں کو کچھ سمجھ آیا کہ یار یہ تو کچھ اور بات لگ رہی ہے، بھاگ کر گئے اور کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ بابا راضی سائیں دنیا سے رِحلت فرما گئے تھے۔ مردِ حق کو اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ میں کب مروں گا تو اسے سب خبر ہوتی ہے یہ کوئی غیب کے علم کی بات نہیں ہے۔ غیب کا علم وہ ہے جس کا کسی کو پتہ ہی نہ ہو اسے غیب کا علم کہہ سکتے ہیں مگر جس کو معلوم ہو گیا اس کے لیے تو غیب نہیں رہانا! غیب بھی تو ایک علم ہے، لیکن یہ علم اتنا ناممکن نہیں ہے اس کا تو فقیروں کو بھی پتہ ہے اور اللہ تعالیٰ (خدانخواستہ نعوذ باللہ) کنجوس ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو اس دنیا کا غیب کا علم نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ تو سارے جہانوں کا مالک ہے کیا ایک جہاں یعنی اِس دنیا یا اُس دنیا کی معلومات عطا نہیں فرما سکتا، کیا اللہ اتنا کنجوس ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو اپنے بے انتہا علم سے کچھ نہیں دیگا؟ لوگ اکثر کہتے ہیں کہ بس غیب کا علم اللہ جانتا ہے۔ وہ غیب کا علم جو اللہ جانتا ہے وہ تو ہیں ہی غیبوں کے بھی غیب پتہ نہیں کیا ہیں۔ اور یہ بات کہ بھئی موت کا پتہ ہے یہ کوئی بڑی بات تھوڑی ہے! کوئی بڑی بات نہیں ہے ایک عام ڈاکٹر جو پچیس یا تیس سالہ تجربہ رکھنے والا ہوتا ہے تو وہ بھی یہ بتا سکتا ہے کہ اس کے مریض کو کینسر کا مرض لاحق ہے یہ چھ مہینے زندہ رہے گا۔ تو فقیر جو روحانی لوگ ہیں ان کو کیسے پتہ نہیں ہے۔ مگر وہ منہ سے نہیں بتائیں گے، اگر کسی میں طاقت ہے ان سے پوچھنے کی تو انکی خوب خدمت کرے اور ان سے بے حجاب ہو کر پوچھے کہ وہ کب مرے گا اگر وہ نہیں بتائیں تو میں بھر کے دوں گا۔ لیکن ایسے کون کرے گا اور مفت میں وہ کیوں بتائیں، اللہ کے راز کس لیے کھولیں خوامخواہ ایسے گلی میں چلتے ہوئے حلوہ پوری پھینک دیں مٹی پر یا سوکھی روٹی کو لیکن اگر کسی کتے یا انسان کو دے کسی کی بھوک تو مٹے۔ یہ بتانا کیا علم ہے کہ یہ فلاں دن مرے گا فائدہ کیا ہوگا، اللہ کا خوامخواہ راز کیوں کھولے؟ یہ اللہ کی رمز ہے میں یا کوئی بھی انسان ایسے بتادے کہ بھئی فلاں بندہ مرے گا تو پریشانی کے علاوہ کوئی کیا کر سکے گا۔ اللہ کے راز اگر کوئی کھول بھی دے یا کسی کو بتادے کہ تو مرے گا تو کیا وہ اپنی تیاری شروع کردے گا یقین تو اس کو پھر بھی نہیں ہوگا۔ پھر بھی وہ کہے گا کہ یہ جھوٹ ہے اسے کیسے پتہ کہ میں مروں گا۔ میں تو ابھی تک تندرست ہوں مجھے تو ابھی تک شوگر بھی نہیں ہوا، ابھی تک تو مجھے کوئی بیماری بھی نہیں ہے وغیرہ، ایسے بہت سے واقعات واقع ہوئے ہیں ہمارے خانگڑھ کے نزدیک کسی

Marfat.com

نے کہا کہ میں حج سے واپس نہیں آؤں گا بلکہ میں کعبہ میں چوتھا طواف کروں گا پھر میں مر جاؤں گا، تو ان کے ساتھ جو گئے تھے انہوں نے یہی بتایا کہ اس نے چوتھا طواف کیا اور وہ بیچ میں مر گیا اور اس کو اسٹریچر پر اٹھا کر جنت البقیع میں دفن کر دیا اور اس نے بھی یہ ہی کہا تھا کہ میں جنت البقیع میں دفن ہوں گا یہ کوئی بیس سال پہلے کی بات ہوگی، وہ تو میں نے بھی دیکھا تھا کیوں کہ ٹیسٹ کروانے ہمارے ہسپتال میں آتا تھا اس وقت لیبارٹریاں اتنی نہیں تھیں۔

شعر نمبر 339

بُرا ہی بُرا کہنے دو شکر ہے کچھ اور نہیں
بڑا ہی بڑا کہے تمہیں کیا بڑا ہو جاتا اصل کچھ نہیں

تشریح

اس میں مصنف فرما رہے ہیں کہ جیسے تم پر کسی کے الزام لگانے سے تم بُرے نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کسی کو یہ کہیں کہ آپ دس انچ بڑھ جاؤ تو کیا وہ بڑھ جائے گا۔ اس میں مصنف یہ کہہ رہا ہے کہ ایسے سوچو کہ جب تجھے کوئی اچھا بولتا ہے تو کون سے اس وقت سرخاب کے پر لگ جاتے ہیں اور اگر کوئی بُرا کہے تو اس کا بھی بُرا نہ مانو۔ بابا راضی سائیں نے بابا شفیع محمد کا ایک کلام فرمایا ہے اس کلام میں ہے کہ:

رنج و خوشی کو ایک سا ہی سمجھنا ہر حال میں دوئی نہ لانا
یہی ہے فقیروں کا شیوہ پرانا روکھی سوکھی کھا کر کرنا ہے گزارا

یہ میں نے لکھا بھی ہے کہ دوئی مطلب یہ ہے کہ برا کوئی اور کر رہا ہے اور اچھا کوئی اور کر رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ برائی اور کروا رہا ہے اور اچھائی کوئی اور کروا رہا ہے یعنی (نعوذ باللہ) کیا دو خدا ہیں، نہیں ایک ہی خدا ہے برا بھی وہیں سے ہو رہا ہے اور اچھا بھی وہیں سے ہو رہا ہے یہ سب ایک رب کی طرف ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں جو برا ہو رہا ہے اور تھوڑی دیر میں ہمیں بدنام کیا جاتا ہے ہم تو خیر فقیر نہیں ہیں ہم دنیادار ہیں پھر بھی ہمیں بدنام کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت کچھ عرصے کے بعد لوگوں کے سامنے آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اور بھی سرخرو کرتا ہے۔

Marfat.com

شعر نمبر 340

زمین کس کی ہے آسمان کس کا جس پر چاہے کچھ نہ ہو
جس پر کچھ نہیں اور ذرہ بھی نہیں پھر سب کچھ اُسی کا ہو

تشریح

اس میں شاعر یہ فرمارہے ہیں کہ آسمان اللہ تعالیٰ کا ہے ہم انسان ہیں جو تیرا میرا کر رہے ہیں کہ یہ تیرا ہے یہ میرا ہے تیرے پاس ایک ہزار ہے میرے پاس ایک لاکھ ہے، تیرے پاس ایک کروڑ ہے میرے پاس ایک ارب ہے، تیرے پاس ایک ارب ہے، میرے پاس ایک کھرب ہے، ایک ارب ڈالر ہے، تیرے پاس اگر ایک من سونا ہے تو میرے پاس سونے کا پہاڑ ہے، تو جب انسان تیرا میرا کرتا ہے اور وہ ایک حد ہے ان کے پاس Figures ہیں نہ ان کے پاس کچھ اور معلومات تو وہ ایک عام انسان ہے اور اس میں لکھا ہے جس نے ذرہ بھی نہیں بنایا وہ ہی خدا بن گیا، جس طرح اللہ نے سب انسان کو دے دیا تو اگر کوئی انسان بالکل خالی ہو جائے اپنے پاس ذرہ بھی نہ رکھے جیسے زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے ایسے ہی اللہ اس کو اس چھوٹی سی زمین اور چھوٹے آسمان کا مالک بنا دیتا ہے۔ جو تیرے پاس آسمان ہے وہ تیرے حصے کا ہے ایک فٹ ہے یا ایک میل ہے یہ مجھے پتہ نہیں یہ کوئی ناپ نہیں سکتا جہاں آپ کھڑے ہیں یہاں سے لے کر جہاں تک آپ گھومے ہو جہاں جہاں تک آپ گھوموگے جہاں بھی جاؤ وہ تیری ہی ہے اور جو آسمان میلوں میں تیرے گرد ہے وہ تیرا ہی ہے اور آپ جس زمین پر کھڑے ہو وہ ظاہر میں کتنے انچ ہو گی چار، پانچ انچ یا سات آٹھ انچ بارہ انچ اور آپ کے اندازے میں آسمان بھی اتنا ہی ہو گا چار پانچ انچ تیرے حصے کا تو ایک انسان کے لیے اللہ نے ایک انسان کے لیے لاکھوں میل زمین عطا کی اور لاکھوں میل آسمان اس کی پراپرٹی ہے اگر اے بندہ تیری عمر پچاس سال ہے تو جتنی بھی زمین پر گھوما ہے، سفر کیا ہے وہ لاکھوں میل ہزاروں میل جتنے مربع میل بنے تیرے ہی حصے میں آئے۔ اگر کوئی جہاز پر چڑھ کر تیس ہزار فٹ سے زمین کو دیکھے گا تو اس کو وہ زمین ایک گول گیند کی طرح لگے گی یہ سمجھو کہ پوری دنیا ایک گیند کی طرح لگتی ہے۔ اگر زمین پر کھڑا ہو تو اس کے اوپر لاکھوں میل آسمان کھڑا ہے وہ تیرا ہی تو ہے اس دن تیرا نہیں رہے گا جب تم دنیا کا ایک ٹکہ بھی لے کر اپنی جیب میں ڈالے گا سب ختم ہو جائے گا اس کو کہتے ہیں غیب کا علم اگر کسی کو سمجھ میں آجائے ایسے نہیں کہ میرا گھر ہے؟ بینک میں پیسے ہوں گے؟ وغیرہ وغیرہ، میں یہ

Marfat.com

دعویٰ نہیں کر سکوں گا۔ لیکن اگر کوئی سب کچھ دے دے کچھ بھی نہ رکھے اور جا کر اللہ کی زمین پر جو ہے اس پر یقین محکم ہو جائے اللہ پر توکل کرنے لگ جائے تو پھر وہ جیسے کہے گا ویسا ہو گا۔ اگر بارش ہو جا تو بارش ہو جائے گی وہ کہے گا کہ زمین چل تو زمین چلنے لگے گی یہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس کی زبان بن جاؤں گا، وہ تیغ رحمانی ہو جائے گا، اب بتاؤ! کرے گا ایسے کوئی؟ کوئی بھی نہیں کرے گا، یہ بہت مشکل کام ہے بلکہ ناممکن کام ہے۔ یہ کام وہ کر سکتا ہے جس کو اللہ چاہے توفیق عطا فرمائے۔ اب اللہ تو توفیق فرماتا ہے مگر ہر کسی کو الگ طریقے سے۔ اب جیسے وہ مجھ سے الگ طریقے سے کام لے رہا ہے کہ ظاہری تو میرے پاس سب کچھ ہے لیکن اندر سے میں کنگال ہوں اور میں نے کبھی دعویٰ کیا ہے؟ نہیں۔ تو پھر ویسے تو مجھے پتہ ہے میں نے جب کچھ رکھا ہی نہیں اور نہ ہی رکھوں گا میں نے تو اللہ کے نزدیک جانا ہے نا۔ اس لیے میں اپنے کپڑے صاف کروں نا۔

لیکن اب دنیا بدل چکی ہے۔ اب صرف اکبری جنگ لڑنی ہے میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں اللہ کی زمین سمجھ رہا ہوں جہاں میں بیٹھا ہوں اور جہاں کام کر رہا ہوں وہ بھی اللہ ہی کی زمین سمجھ رہا ہوں میرا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آسائشیں عطا کی ہیں ان سے زور لگا کر کیوں بھاگوں۔ یہ بھی تو نافرمانی ہے کفر ہے یہ تو اس کی مرضی ہے وہ کام لینا چاہ رہا ہے کروا رہا ہے یہ بھی اسی کی مرضی ہے اور اگر وہ سکتہ دے گا وہ ویران رہنے کی ظاہری میں بھی تو ایسے بھی کر لیں گے۔ اچھا! کیوں سکتہ دے جب مجھ سے اس نے کام ہی اور لینے ہیں اگر ملنگ ہی بنانا ہے بغیر لباس کا تو اور بہت سے اسے لوگ ہیں جو کائنات کا الگ الگ کام کر رہے ہیں۔ آپ سے کام کوئی اور لینے ہیں تو آپ کے طریقے بھی اور ہونگے اور جو ملنگ ہیں اللہ نے ان کو اندر سے کپڑے پہنا رکھے ہیں اور شاعر صاحب نے مثال دیتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ یہ گھر کتنی جگہ پر ہے، یہ کتنے پلاٹ ہوں گے اور وہ سامنے والا گھر کتنے پلاٹ کا ہو گا تو میں نے کہا کہ یہ چار ہوں گے یا زیادہ لیکن سامنے والا تو کم پلاٹ میں بنا ہے تو شاعر صاحب نے کہا کہ پھر ہمیں اس کے بڑے ہونے سے کیا مل رہا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا پھر بھی زور لگا کر بتاؤ سوچو کہ کیا مل رہا ہے تو میں نے سوچنے کے بعد کہا کہ بس یہ بول ہے اور تو کچھ نہیں بولنے میں ہی بڑا چھوٹا ہے۔ تو شاعر صاحب نے کہا کہ ہاں بول صرف بول سے ہی تم نے اپنا چن لیا کہ یہ تمہارا ہے یہ ہمارا ہے اور اگر تم نے یہ کہہ دیا کہ سب تمہارا ہے ہمارا کچھ نہیں تو پھر سب کچھ تمہارا ہو جائے گا۔

Marfat.com

دل دماغ کو ایک کرو

دنیا میں سارے عالم اس بات میں لگے ہوئے ہیں کہ دل اور دماغ میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے۔ جتنا لکھا ہے قرآن حدیث اس پر ہی ہے کہ ایک انسان کے دل و دماغ کی بات ایک ہو جائے تو، پھر وہ عالم ہے، پھر وہ مجدّد ہے، پھر وہ مفتی ہے، پھر وہ اللہ کا ولی ہے، پھر وہ نبی ہے، ہر دنیا کی طاقت اس کے پاس ہے۔ بڑا سائنسدان بھی وہی ہے جس کا دماغ و دل جُڑ جائے۔ ہاں لاعلم کی بات وہ کتاب ہے جس کے اندر آسان طریقے سے دل و دماغ جڑ جائے، جب کسی بات میں دل دماغ کو ہرادے اور دماغ دل کی تابع ہو جائے پھر وہی دنیا پر فتح حاصل کرے گا۔ اب کیسے ہارے گا دماغ دل تو سادہ ہے، دل تو سچا ہے، روح ہے، کیسے ہرائے گا اُسے کیونکہ سارا سسٹم جو بھی ہمیں نظر آرہا ہے وہ تو دماغ کے حوالے ہے وہ سوچ رہا ہے اور دماغ کا کام یہی ہے کہ ڈفینس کرنا اور نہ ماننے پر بھی یہ اکساتا ہے اور دماغ کھانے پر بھی اکساتا ہے تو پھر اس پر دل بیچارا کیسے حکومت کرے گا اور فلم بھی یہی ہے سارا ہی ڈرامہ یہ رچتا ہے کہ دماغ اوپر ہے دل نیچے ہے اس کو کیسے تبدیل کیا جائے تو یہی کرنا ہے لاعلم کی بات میں میرے اللہ پاک نے میرے مرشد پاک حضرت واحد بخشؒ نمانا کے ذریعے میں نے یہ بات لکھی اب اس کو میں خود پڑھتا ہوں تو میں خود لرزہ میں آجاتا ہوں۔

اگر یہ بات سمجھ میں آجائے حالانکہ بات اُستاد (مرشد) کے علاوہ سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی۔ دماغ کو ہر حال میں دل کے تابع کرنا ہے تب ہی دین و دنیا میں کامیابی ہو گی۔ اگر دماغ دل کے تابع داری قبول کرلے تو دماغ پہلے سے ہزار گُنا کام کرے گا اور دنیا میں نام روشن کرے گا اور ایسا کرنا کسی کامل مرشد سے اللہ کا ذکر لے لو اور وہ ذکر چوبیس گھنٹے کرے جس کو اسم اعظم بھی کہتے ہیں پھر دیکھ نظارے اس دنیا کے اور دنیا کی حقیقت بھی۔

Marfat.com

اس گم سم میں سب کچھ ہے اپنے ہی اندر گم ہیں اپنے لیے گم نہیں ہیں، دم بھی گم ہو جائے اکثر ان کے کسی اور کی دعا سے دم آ جاتے ہیں

لاج رکھے اپنی رضا سے جہان سارے کی یہ ہے کلام ہمارا

فقیر بیٹھے ہیں علیؑ مولا کے مچ پر سچ کو مچائے

Marfat.com

یہ منڈی مویشیاں نہیں ہے یہ مدحوش ہیں ہوش میں نہیں
یہ ہانڈی میں بھینڈی نہیں ہے یہ ذکر الٰہی کی پک رہی ہانڈی ہے، اس کا ذائقہ ہے یہ جوش میں نہیں

یہ نیلامی ہے اللہ کے بازار کی بکنے والے اکٹھے بکنے آئے ہیں، نمانو کا باڑا ہے مرنے کے لیے آئے ہیں عشق کا مزار چکھنے آئے ہیں

تم تم میں گم ہی رہتے ہیں سم سم میں غم رہتے ہیں، گم گم میں بھی تم رہتے ہو سم سم میں سبحان اللہ کہتے ہیں

Marfat.com

علی مراد صاحب مہر، ملھن صاحب فقرا کے ساتھ
آستانہ اُمن پور گھوٹکی

اکرام اللہ سائیں کوٹ لکھپت پر سوز سائیں دیگر لاہور
سے آئے ہوئے مہمانوں کا حضرت نمانو سائیں کے ساتھ

سید سکندر علی شاہ ایڈووکیٹ کنور اسلم، دلیپ کمار، جان محمد وسیر صاحب

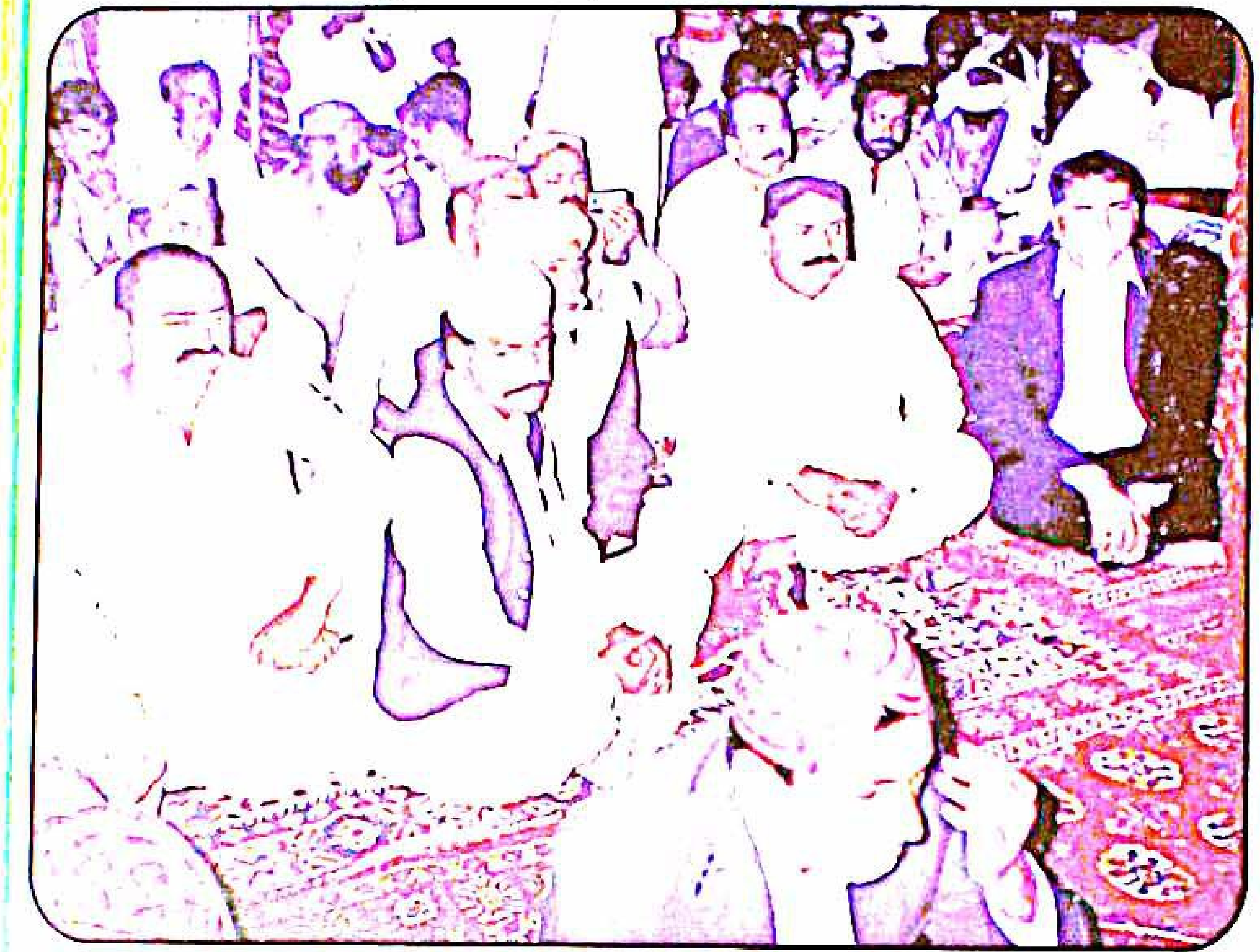

حضرت بابا نمانو سائیں ڈاکٹروں اور وکیلوں کے
ساتھ صحبت کرتے ہوئے

سری سادھ رام سائیں بسم اللہ ہسپتال میں ست سنگ کے لیے

سید سکندر علی شاہ، رانا ارشاد رانا شوکت، رانا مشتاق، ڈاکٹر سرور مہر

Marfat.com

سائیں سادھ رام اور سائیں وہاب صاحب آپس میں مل رہے ہیں اور اوروں کو ملا رہے ہیں

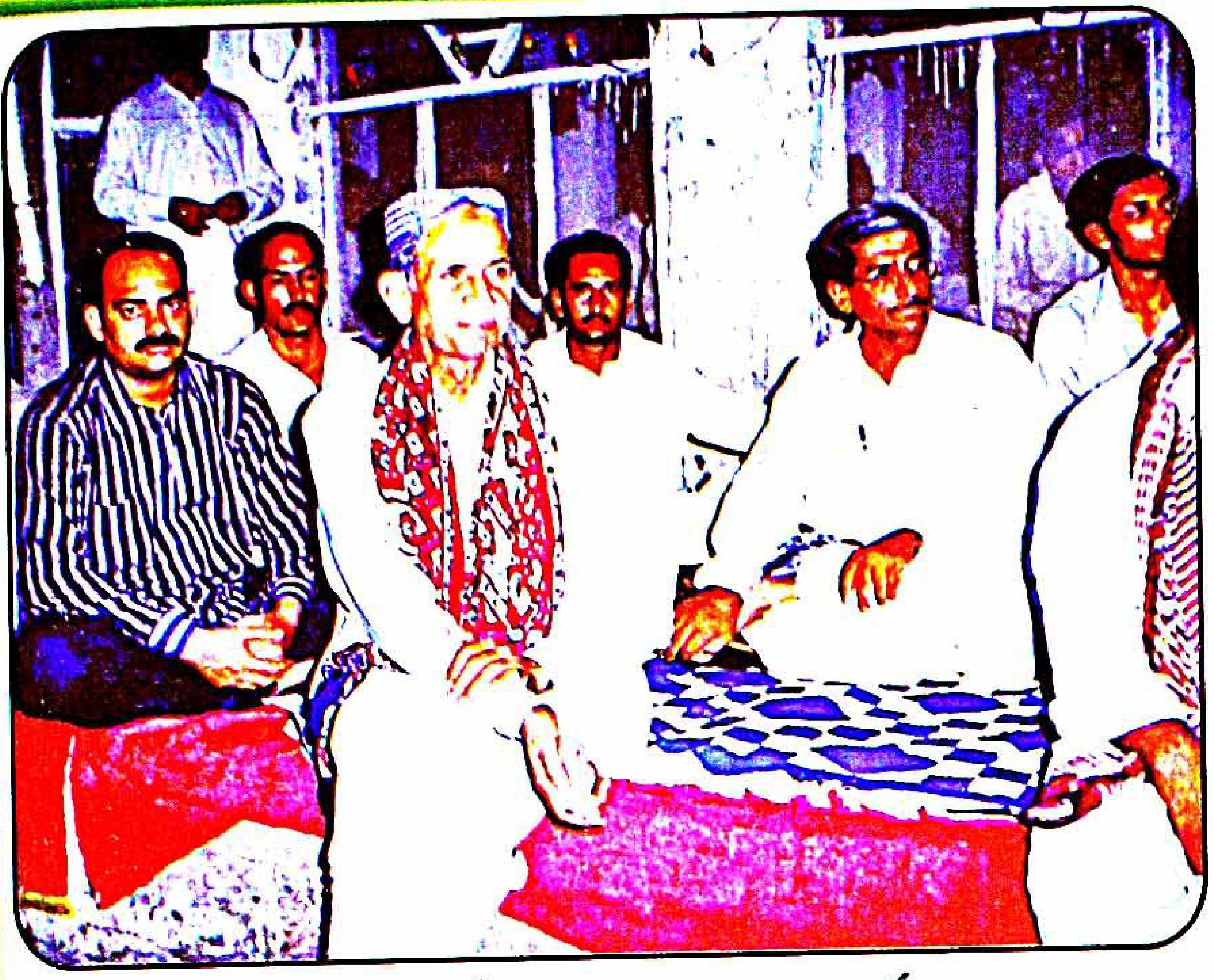

پرسوز سائیں امیر حضرت راضی سائیں کے فقیر لاہور

صوفی فقیر حضرت نمانو سائیں کا کلام پڑھ رہے ہیں

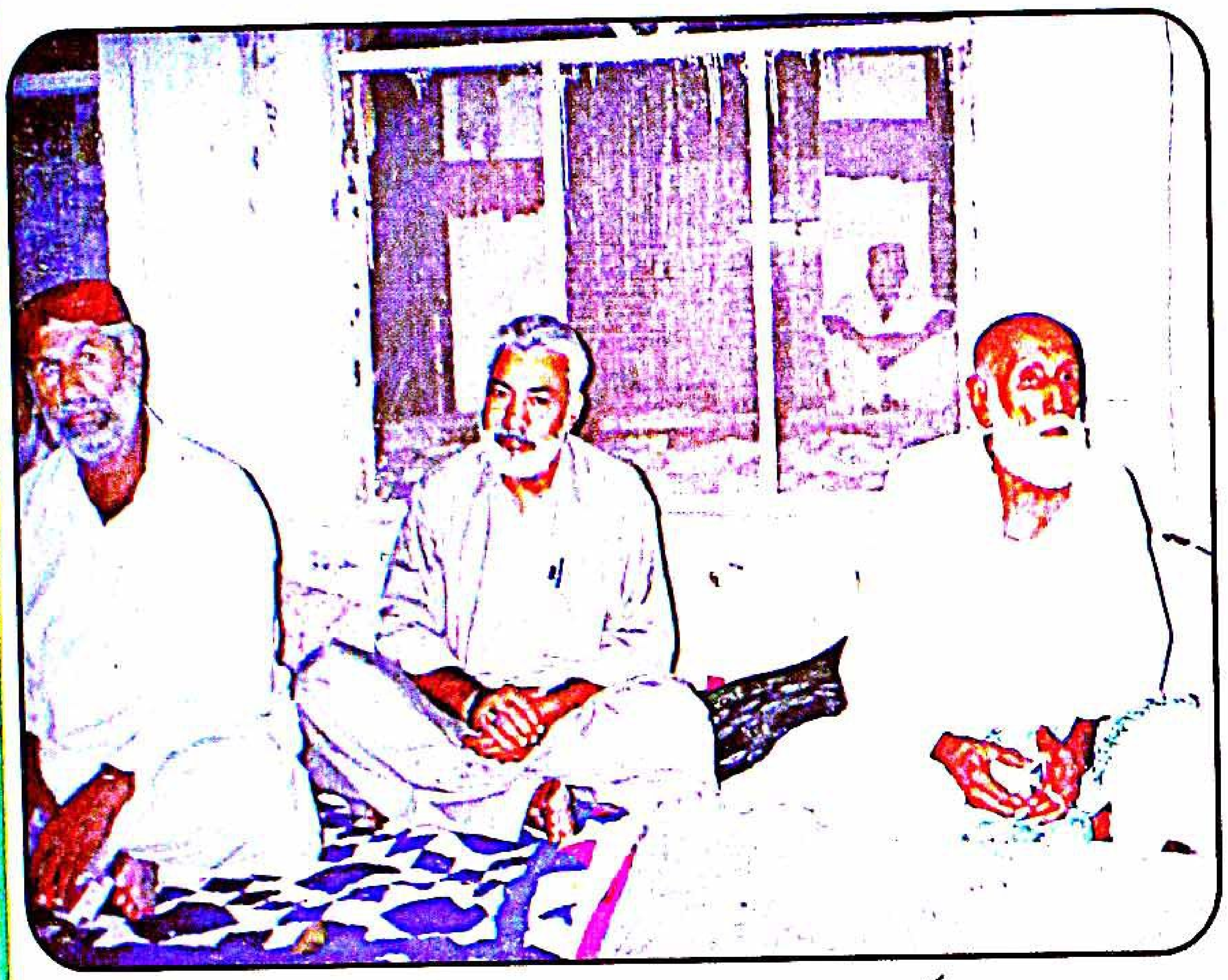

پرسوز، پرگداز، پرنیاز، ادب فیاض، خاموش آواز

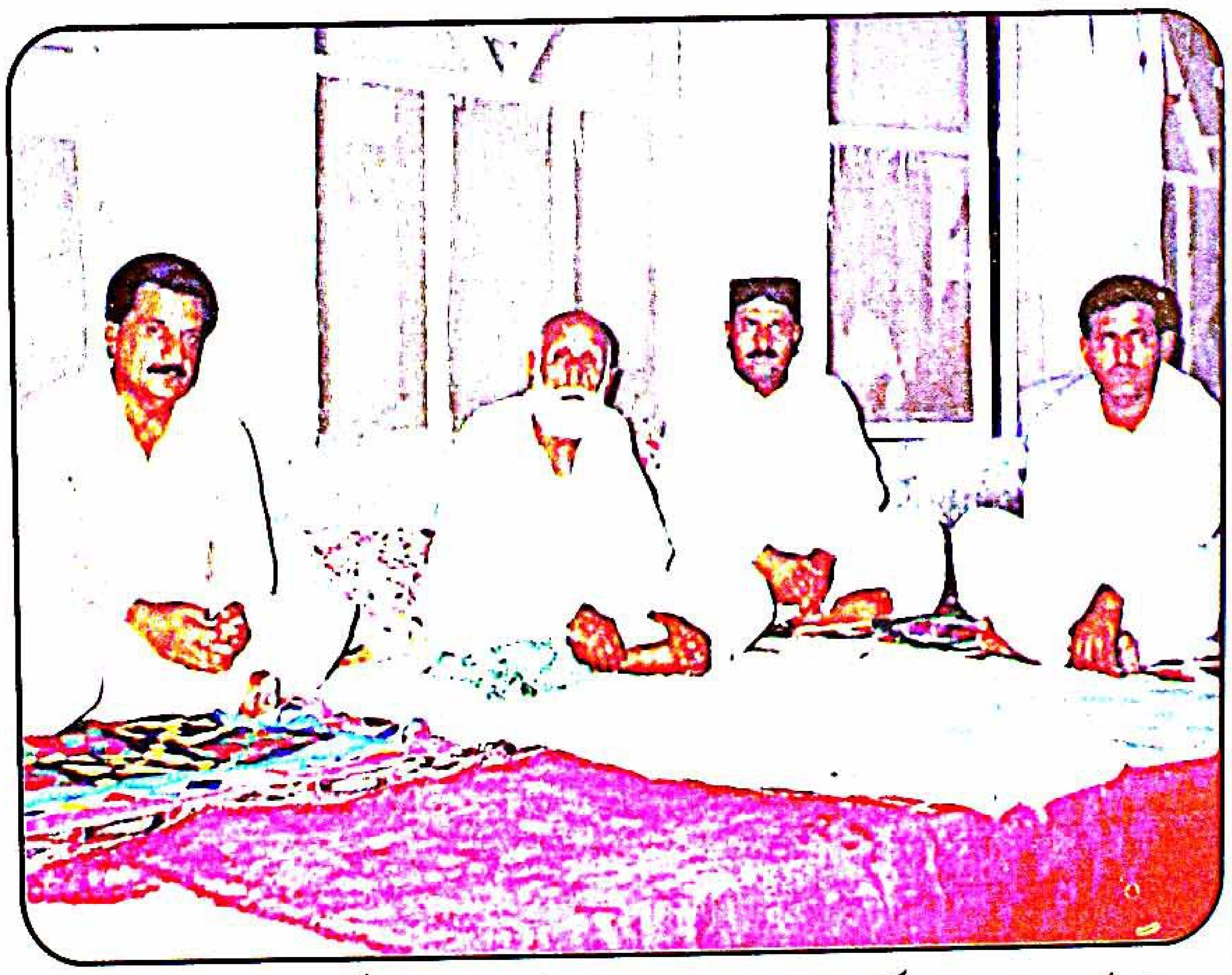

بیٹھے ہیں مولا کی ملاقات کے لیے نمانا سائیں کے پاس

سخی سادھ رام سائین رہڑکی صاحب

Marfat.com

فقیر مانجھی سائیں اوران کے ساتھی صوفی کلام وجدانیت میں پیش کررہے ہیں

فقیر کے پاس ہنسنا مقدر نہیں، دعا مقدر بن جاتی ہے

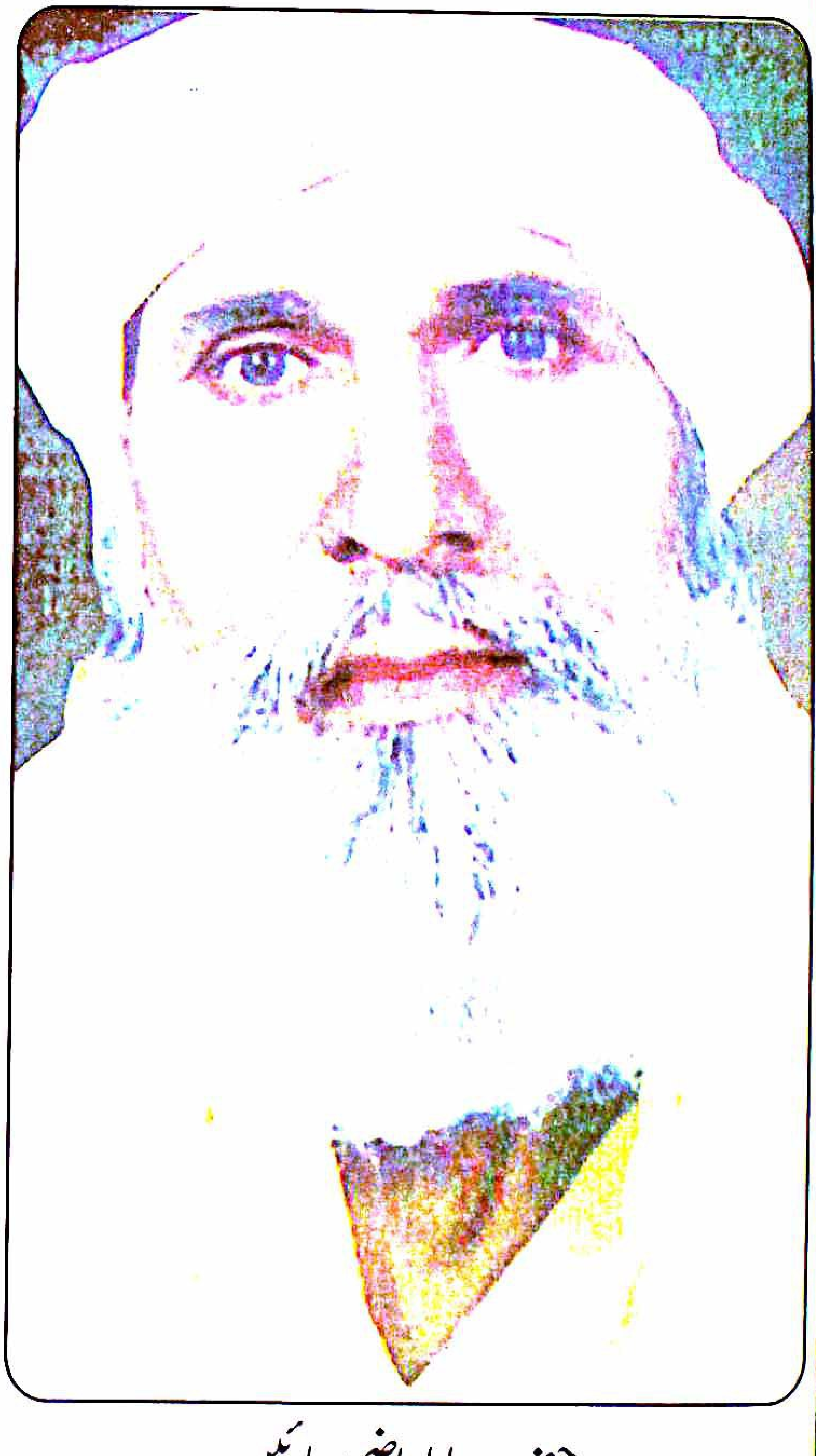

حضرت بابا راضی سائیں

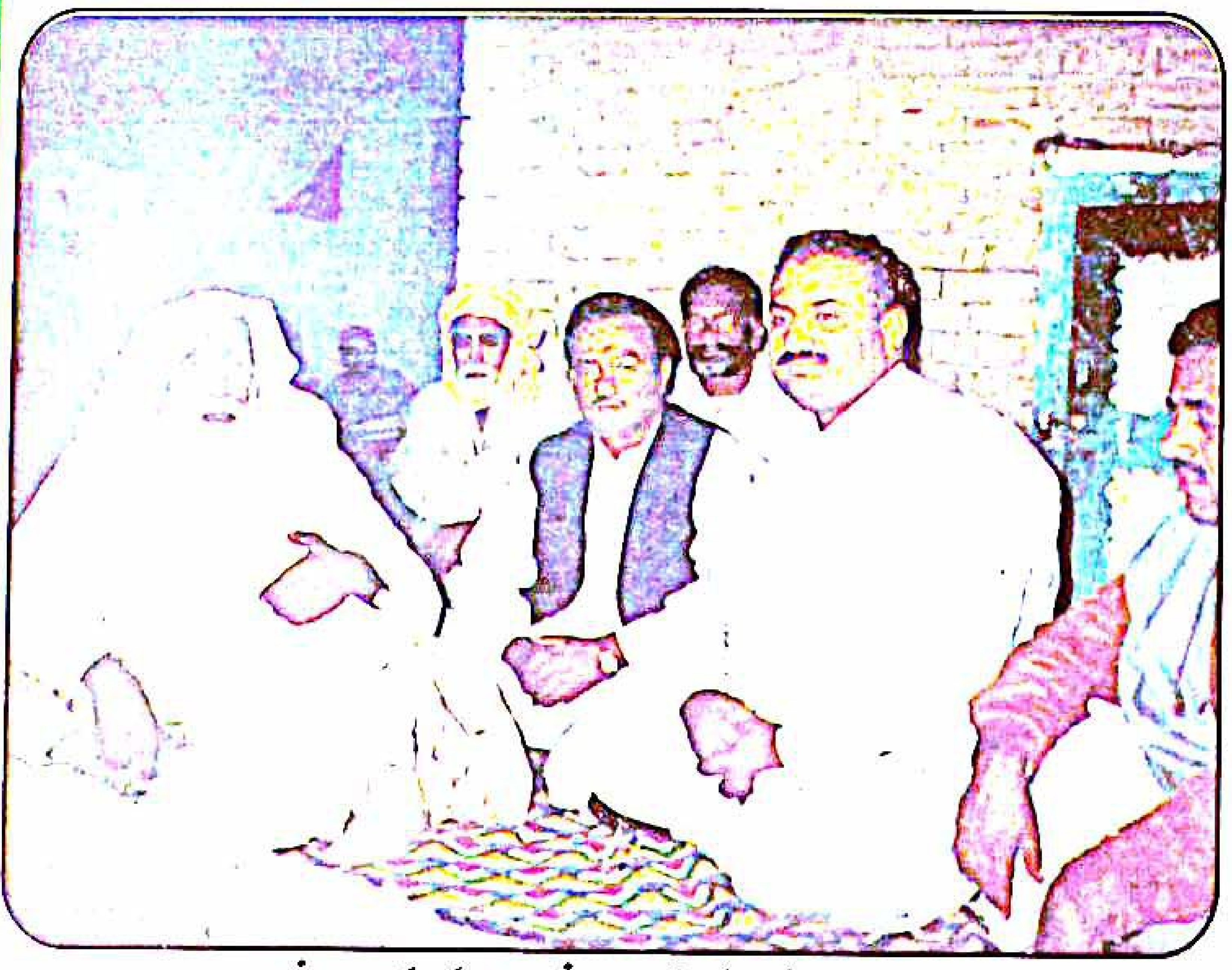

اندھیری آگ کی بھی روشنی دل کی بھی روشنی
اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کبھی فقیر جس نے کی روشنی

قیامت تک فقیر تیرا آستانہ اور مزار
ہم نہ ہونگے ہم فنا تم بقا ہو یہ کہکر ہم گزار

Marfat.com

گنواں بیٹھے ہیں اپر زندگی اب زمین پر بیٹھ کر یاد خدا کو جب ہم کرتے ہیں
تو زمین بھی ساتھ دیتی ہے ہمارے دُعا میں اللہ کے پاس

بابا منظور شاہ شورکوٹ بابا نمانو سائیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ

بات سے پرہیز

ناموس (۱)

ایک واقعہ عرض کرتا ہوں مثال کے طور پر۔ ایک دفعہ ایک شخص ایک عاشق کے سامنے اس کے محبوب کے بارے میں غلط باتیں کر رہا تھا دوسرے شخص نے عاشق سے پوچھا کہ تو کیسا عاشق ہے؟ تیرے محبوب کے بارے میں یہ شخص بکواس کر رہا ہے اور تم خاموش ہو، اگر تمہیں اپنے محبوب سے محبت ہوتی تو اس شخص کا اب تک آپ گلہ پکڑ لیتے۔ اس عاشق نے جواب دیا کہ میں نے تو کوئی بکواس اپنے محبوب کے بارے میں نہیں سُنی تو اس شخص نے کہا کہ میں نے سُنی ہے تو اس عاشق نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ تو نے سُنی ہے یا نہیں سُنی پر مجھے معلوم ہے کہ جس دن میں نے اپنا محبوب بنایا تھا اس دن سے اپنی زبان اس کے بارے میں تعریف کرنے کے لیے کھول دی تھی اور اس کے بعد اس کے بارے میں کوئی بھی غلط بات سُننے کے لیے اپنے کان بند کر دیے تھے مجھے پرواہ نہیں کہ کوئی میرے محبوب کے بارے میں کیا کہتا ہے میرے کان بند ہیں اور یہ (Automatic) خود ساختہ سسٹم میرے کانوں میں لگ چکا ہے ہاں میرے کان میرے محبوب کی تعریف سُننے کے لیے تو کُھل سکتے ہیں پر اگر تعریف نہ ہو تو میرے کان بند ہو جائینگے پھر عاشق نے دوسری مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی ڈاکو کے یہ الفاظ کہنے سے کہ کُھل جا سم سم تو غار کُھل سکتا ہے اور یہ کہے کے بند ہو جا سم سم تو غار بند ہو سکتا ہے تو کیا عاشق اپنے محبوب کے شان کے لیے کان کھولنا اور بند کرنا اپنے بس میں نہیں کر سکتا۔

اس عاشق کی مثال اُن عاشقوں کو دی جاتی ہے جو ناموس رسالت پر گفتگو کرتے ہیں ایک عام عاشق اپنے محبوب کے لیے غلط بات سُننے کے لیے اپنے کان بند کر لیتے ہیں تو جو کائنات کے مالک ہیں، ہمارے رسولؐ ہیں، ہمارے نبی پاک ہیں، ہمارے آقا ہیں، ہمارے ہادی ہیں جن کے اس کائنات پر احسان ہیں ان کے بارے میں اگر کوئی بھول بھلیوں سے کوئی بات کہہ دے تو ہم اس بات کو کان کے سُننے اور آنکھوں کے دیکھنے پر شک سمجھ کر اور وہم وگمان میں نہ آنا سمجھ کر ہمیں چاہیے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کیا جائے نہ کہ ناموس رسالتؐ پر بار بار گفتگو کی جائے نہ دیکھی جائے نہ سُنی جائے اصل میں ناموس رسالتؐ پر گفتگو ہی نہ کی جائے اور یہ وہم گمان میں بھی نہ لایا جائے کہ ایسا یا ویسا بھی ہو سکتا ہے کوئی ہمارے آقا کے بارے

Marfat.com

میں غلط سوچے یا کہے تو اس پر ایمان نہیں لایا جائے اور اپنے ایمان کو بڑی مضبوطی سے اپنے دل و دماغ میں اُتارا جائے۔

مثال:۔

ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ جب لیلیٰ کا عاشق مجنوں جب لیلیٰ کے خیال میں گمُ تھا اور چلا جا رہا تھا تو ایک مسلم عالم نماز پڑھ رہا تھا تو مجنوں بے خبری میں نماز پڑھتے ہوئے عالم کے سامنے سے گزر گیا تو مسلم عالم نے سلام پھیر کر فوراً مجنوں کو ڈانٹا کہ او! پاگل مجنوں تمہیں پتہ نہیں میں نماز پڑھ رہا ہوں اور تم میرے سامنے سے گزر گئے اور میری نماز توڑ دی تو مجنوں نے کہا معاف کرنا اے مسلمان یہ کیسی نماز تھی کہ میں لیلیٰ کے عشق میں اتنا گمُ ہوں کہ مجھے پتہ نہ رہا کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہے، کہ کوئی بیٹھا ہے یا کھڑا ہے میرا تو یہ حال لیلیٰ کے عشق میں ہوا ہے جبکہ اس لیلیٰ کو اللہ نے بنایا ہے۔ لیکن اے عالم تو اللہ کی نماز پڑھ رہا تھا تجھے کیسے پتہ چلا کہ میں تیرے سامنے سے گزرا، حیرت ہے، تیری محبت پر، حیرت ہے تیری نماز پر، حیرت ہے تیرے عشق پر، تیرا خیال اللہ کی طرف تو نہیں تھا عاشقِ رسول کو ایسے محوّ ہونا چاہیے اور ایسے کردار ادا کرنا چاہیے کہ پوری دنیا میں اس کے رسولؐ کا ڈنکا بج جائے اور کوئی یہ بھی نہ سوچے کہ یہ گستاخ ہے یا وہ گستاخ ہے ہمیں اپنے اعمال کو ٹھیک کرنا چاہیے نہ کہ ممبر پر بیٹھ کر ایسی گفتگو کی جائے کہ پہلے ہی سے عاشقِ رسولؐ کے خیال میں خلّل آ جائے اور نہ ہی ایسے الفاظوں کو دُھرایا جائے یا احتجاج کیا جائے یا میڈیا ٹرائل کیا جائے جس سے مسلمانوں کی بار بار دل آزاری ہو کوئی کس طرح کا آدمی ہے، کوئی کسی مزاج کا، کوئی کسی دل کا مالک ہے، بیمار ہے یا کوئی پریشان ہے، انہیں اگر اپنے حضرت محمدؐ کے بارے میں ایسے پتہ چلے تو اس عاشق پر کیا گزرے گی اس قسم کی گفتگو سے اجتناب کیا جائے آپؐ سب کے محبوب ہیں ، آپ رحمت اللعالمین ہیں آپ پوری کائنات کے رسولؐ ہیں، رہبر ہیں، ہادی پاکؐ ہیں، آپ کی ذات پاک کو ہم بانٹ نہیں سکتے، آپؐ سب کے ہیں، آپؐ میں سب کا حصہ ہے آپؐ انسانیت کے رہنما ہیں۔ محسن آدمیّت ہیں محسن مخلوق ہیں۔

سوال نمبر 1:۔ حضرت محمدؐ کی شان جیسی کوئی شان نہیں تو شان کے لیے کم یا زیادہ کی بات کیوں کی جائے۔ یہ بحث محبت کی نہیں ہوتی محبت کو متنازع نہ بنایا جائے۔ رہبر سے رہبری حاصل کرنا کہ سوال پر سوال ہماری کوئی اوقات نہیں کہ ہم غیر متعلقہ بات کریں اور بحث کریں۔

سوال نمبر2:۔ حضرے محمدؐ کی وجہ سے کائنات وجود میں آئی تو پھر اُس پاک ہستی کی بات ہی کیوں کی جائے جن کی دنیا میں ہم رہتے ہیں اُفسوس کہ کسی ایک علاقہ کے .S.H.O یا تھانیدار سے ڈرتے بھی ہیں اور اُس کی چغلی بھی چُھپ کر کرتے ہیں اور یہاں مسلمان کا حال یہ ہے کہ محسنِ انسانیّت کو بھی بحث میں لاتے ہیں۔

Marfat.com

سوال نمبر 3:۔ محسنِ انسانیت کی اس پوری دنیا میں انسانوں کی آبادی اندازاً ساڑھے چھ ارب ہو گی ان میں سے کوئی بھی اگر گفتگو میں بہک جائے تو اُس ایک شخص کی بات کے ساڑھے چھ ارب انسانوں کے سامنے اُس ایک نامعلوم شخص کی بات کرنا ایسا ہے جیسے اُس کی نعوذ باللہ تائید کرنا۔ ہم کیوں نور اور بشر کو بحث میں لاتے ہیں۔

سوال نمبر 4:۔ نور ہے تو بھی ہمارا ہے اور وہ نور ہمیں ہی روشن کرے گا اگر بشر سمجھو تو پھر بھی نور کی طرح روشن ہے جب کہ ہم نور نہیں تو کیسے پتہ کہ نور کیا ہے جب ہم بشر ہیں پھر بھی تو ہمیں بشر کا پتہ نہیں تو نور کا کیسے معلوم ہو گا بشر کو نور کا پتہ نہ چل سکے گا جس کی تم میں جسارت ہی نہیں۔

مثال:۔

اُس بات پر بحث کرنا یہ ایسی مثال ہے کہ تم بجلی خود نہیں ہو تو تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ بجلی کیسے کرنٹ مارتی ہے۔

سوال نمبر 5:۔ مسلمانوں جب حضرت محمدؐ کا نام ہی انمول ہے تو پھر مول کی بات کر کے قیمت کے بازار میں کیوں اس پاک ہستی کا نام لیتے ہو، بازار میں نام کو رکھو گے تو ضرور قیمت لگے گی، زیادہ تو ٹھیک ہے لیکن گھٹیا قیمت بھی لگ سکتی ہے بازار میں ہر قسم کے گاھک ہوتے ہیں انمول کا مول نہ لگواؤ۔

سوال نمبر 6:۔ اپنے محبوب کو تصویر کے ذریعے کسی کے مقابلہ میں لایا جائے تو مقابلہ ضرور ہو گا اور ایسی حرکت نہ کی جائے کہ اپنے پیارے کی سر بازار تعریف شروع کر دی جائے تو کوئی پاگل ضرور کہے گا، کوئی اُلٹا یا سیدھا جواب کیوں کوئی دے سکتا ہے اپنے من میں تصوّر میں تعریف اور ثناء کی جائے اس ذات کو متنازع نہ بنایا جائے، کیوں ایسا کیا جائے کہ یہ نوبت آئے مثال کے طور پر ایک دفعہ ایک انڈیا کے پروگرام میں اداکاروں کی تعریف ہو رہی تھی اور وہ سب اداکار موجود بھی تھے، جن میں امیتابھ بچن، شاہ رخ خان، عامر خان، سنجے دت، سلمان خان وغیرہ وغیرہ انکی آپس میں بحث چل رہی تھی کہ کون پہلے نمبر پر ہے کون دوسرے نمبر پر ہے، ایسے نمبر وار بحث کے دوران امیتابھ بچن پہلا، سلمان خان دوسرے نمبر پر ایسے ہی نمبر وار سب اداکار بحث کرتے گئے گفتگو کے دوران پروگرام میں ایک شخص نے اُٹھ کر غصّے سے کہا کہ ان نمبروں میں اور بحث میں دلیپ کمار کیوں نہیں اور یہ ناانصافی ہے پروگرام کے میزبان نے جواب دیا بھائی دلیپ کمار ان اداکاروں کی لسٹ میں نہیں ہیں وہ تو بھگوان ہیں اور دنیا کے سب اداکاروں سے اُن کی عزت زیادہ ہے اُس لیے مہان اداکار اور بھگوان نما انسان کو ہم اداکار تصوّر نہیں کرتے وہ ہمارے دلوں میں بسا ہے اُن کو ہم اِن اداکاروں کی بحث میں شامل نہیں کر سکتے۔

اس مثال اور واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ٹی وی یا فلمی اداکاروں اور دنیاداری اور شوبز کی دنیا میں

Marfat.com

ایسا ممکن ہے تو روحانی اور مذہبی معاملے میں عالم حضرات ایسا کیوں کرتے ہیں کہ ہمارے پاک محبوب ذات حضرت محمدؐ کی گفتگو غیر مذہب کی مجالس میں کریں عشق تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے، نعت پڑھنے، حمد پڑھنے، قرآن پڑھنے اور سُنت کے اصول پر عمل کرنے کے علاوہ ہمارے نبی رسولؐ کا متنازع ذکر کیوں غیر مذاہب کے ساتھ اپنی گفتگو میں شامل کریں اور اسلام کو پھیلانا تو دور کی بات ہے تبلیغ میں یہ کہنا کہ محبوب حضرت محمدؐ میرے ہیں اچھے ہیں تم خراب ہو تمہارا مذہب بدھ مت، خدا ٹھیک نہیں جو بھی مذہب ہیں ہم اُن کو کیوں چھیڑیں اور اپنا کیوں چھوڑیں۔ اپنے ہی من میں محبوب کی شان پڑھکر سوچ کر سکون حاصل کریں اور اوروں کو بھی ایسا ہی کچھ عمل کرکے دکھلائیں کہ وہ ہم میں سے ہو جائیں نہ کہ بحث میں کچھ غلط الفاظ بول دیں۔

اللہ مجھ پر اور پوری امت مسلمہ پر اور پوری دنیا کی تمام مخلوق پر رحم فرمائیں۔ (آمین)

ناموس

ختم النبیؐ کا جس کا ایمان نہیں ہے وہ کیا دوسرے نبی آنے تک زندہ رہے گا
جب اس کا بھی علم نہیں پھر نبی آئے یا نہ آئے
عجب ہے اُس کی زندگی یہ ایک ملی وہی کفر سے گذارے

ناموس

وارث اگر تم ہو تو وہ بھی تمہارے وارث ہیں یہ اصول ہے
لیکن وراثت کے دستور کائنات کا عجیب عجوبا ہے
محمدؐ رسول بھی ہے نبی بھی، ہمارے عالم کا وارث بھی ہیں
ہم اُس کے وارث نہیں ہیں، وہ خالق بھی تھے مخلوق بھی تھے
ناموس رسالت کو وہ جانے اور اس کی رحمٰن جانے وہ عزت دینے کے لیے
نہ کہ نعوذ باللہ تم عزت بچاؤگے یا عزت دوگے

Marfat.com

ناموس (2)

ایک دفعہ میرے کزن راؤ عبد الغفار نے ہمارے سکھر میں ڈیرے اوطاق جہاں لوگوں کا تانتا بندھا ہوتا تھا اس آفیس میں ہمارے مرشد کی تصویر بڑی خوبصورت طریقے سے دیوار پر آویزان کر دی میری اجازت کے بغیر جب میں نے دیکھا تو میں اپنے کزن سے اُتار دینے کی گزارش کی انہوں نے تصویر دیوار سے ادب سے اتار کر مجھ سے سوال پوچھا کہ سائیں آپ نے تصویر کیوں اتروائی یہ تو ہمارے مرشد کی تعریف کی بات ہے لوگ پوچھیں گے کہ یہ بزرگ اچھا ہے اور ہمارے مرشد کا مزید تعارف ہو گا اور مشہور ہونگے میں نے گزارش کہ بھائی صاحب کیا ہمارے مرشد نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اور کیا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے مشہور کرو راؤ عبد الغفار صاحب نے کہا کہ نہیں پھر ہم اپنی مرضی سے ایسا کیوں کریں اور اُن کو ہم کیوں مشہور کریں اُن کی اگر سچ کی خوشبو ہو گی تو ہمیں کیا ضرورت ہے مشہور کرنے کی تو ہم اپنی مرضی سے اُن کی تصویر لگا کر اُن کو متنازع کیوں کریں ہمارے یہاں جتنے ورکر کام کرنے والے ہیں اُن کا عقیدہ مذہب مسلک یا خیال یا سوچ کیا ہو اور دوسرے لوگوں کا بھی یہ ہی حال ہو گا پر آنے والا شخص اپنے مسلک اور اپنے خیال کا ہو گا وہ ہمارے سامنے اگر وہ اس تصویر کے بارے میں کسی غلط خیال کا اظہار کر دے تو اُس لوگوں کے غلط خیال کے ہم بھی مرتکب ہونگے یا ہماری غیر موجودگی میں ورکر صفائی والا اگر تصویر کی صفائی کرنے میں کیسا رویہ رکھے تصویر کے ساتھ اگر غلط رویہ ہو گا تو ہم بھی مرتکب ہونگے اس لیے اپنی پیاری چیز یا شخصیت کا آپ خود دھیان کرو نہ کہ اُن پر کوئی بات کرے یہ تیری خامی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

فنا و بقا

واصف علی واصف صاحب نے قول فرمایا ہے۔

فانی کی جگہ باقی کو بھرو۔

اقوال

فانی کو حاصل کر کے چھوڑ کر دیکھ فنا ہونے کا پتہ معلوم ہو گا، فنا ہونی والی چیز کو حاصل کر کے فنا کر کے دل و دماغ سے خالی کرو گے تو پھر باقی دل میں بھرو گے اور بقا ہو سکتے ہو۔

تشریح:۔

اچھی چیز جو حاصل کر کے چھوڑو گے یا اُس کا شوق ختم کرو گے یا اُس چیز کو ختم کرو گے تو فانی کو فنا کرنا بھی اور فانی کو فنا ہوتے دیکھنا بھی اور فانی کو فنا ہوتے ہوئے محسوس کرنا بھی اور پھر فانی کو خالی کرو گے تو بقا بھرو گے، مثال ہے کہ اگر تمہارے پاس طاقت ہے، وسائل ہیں اور تم کسی پر طاقت اور وسائل استعمال نہ کرو گے تو یہ طاقت ہوتے ہوئے بھی طاقت کو فنا ہوتے دیکھنا ہے اور تمہارے پاس طاقت بھی ہو اور تم اُس کو ناجائز استعمال بھی نہ کرو طاقتور ہوتے ہوئے بھی تو طاقت تمہارے پاس قائم ہے پھر بھی تم اس طاقت کو فنا ہوتے دیکھ سکتے ہو اور طاقت کو فنا ہوتے ہوئے محسوس بھی کر سکتے ہو۔

قول:۔

وحدت الوجود بھی سجود میں ہی ہوتا پھر واحد کیا

وحدانیت وحدت واحد وفا سے وقار ہے ہمارا ان سے

تشریح:۔

اس میں واحد جب ہم ایک اللہ کو سمجھیں گے تو ہی تو ہماری سب سے وفاداری ہے وفا دنیا سے وہ اس لیے کہ وہ واحد احد کی دنیا ہے ہم اس کے وفادار یعنیٰ اللہ کے وفادار ہماری عزت اس میں ہے کہ واحد سمجھ کر اپنی زندگی گزاریں اپنے وجود کو سجدے میں کر کے واحدۃ الوجود بن جائیں۔

Marfat.com

عمل سے بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

اقوال:۔

موسیٰؑ فرعون سے لڑ کر ہی موسیٰؑ ہیں، اور فرعون، جب فرعون ہوا جب موسیٰ موسی ہوا، موسیٰؑ ایسا کرے گا تو پھر فرعون ویسا کرے گا، موسیٰ وعدہ توڑے گا تو اللہ ربّ العزت فرعون کو موسیٰ اور موسیٰ کو فرعون بنانے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

تشریح:۔

موسیٰ علیہ سلام موسیٰؑ اسی لیے ہیں کہ وہ فرعون سے لڑتے ہیں اگر فرعون سے دوستی کرتے یا ڈرتے تو وہ موسیٰ علیہ السلام نہ ہوتے کوئی بھی دوسرا اجنبی موسیٰ ہوتا کیونکہ اللہ پاک نے موسیٰؑ کو فرعون سے لڑنے کے لیے ہی بنایا تھا اگر وہ فرعون سے لڑنا چھوڑ دیتے تو وہ پھر موسیٰؑ علیہ السلام نہ کہلاتے، صرف عام نام ہوتا جیسے عیسیٰ، موسیٰ، کیسا، ایسا، جیسا، تیسا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ جب چاہے وصف بدل دے بلّی کو شیر اور شیر کو بلّی بنا دے یہ سب اُس پاک ذات کا کمال ہے اور آگے تو کمالوں کا بھی کمال ہے، اللہ خیر کرے۔

مثال:۔

اللہ کے نیچے کائنات ایسے ہے جیسے لڈّو کھیل کا گتہ، جیسے اس گتہ پر نقشہ بنا ہوتا ہے، کھلاڑی کے سامنے نیچے رکھا ہوا ہوتا ہے اور وہ کھلاڑی اس نقشہ پر چھکّہ گوٹی کھیلتے ہیں اور گوٹی کی چال چلتے ہیں گوٹی کھلاڑی کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جیسے چاہے گوٹی چلے اور گوٹی کو بدل کر آگے پیچھے کرے۔

مثال:۔

دوسرا شطرنج کا کھیل ہے اس کھیل میں بھی کھلاڑی کو ہی چال چلنی پڑتی ہے اور گوٹی کے نام بادشاہ، رانی، سپاہی، پیادے، ہاتھی، گھوڑے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر رکھنا اور پھر ہارنا اور جیتنا۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ صرف اوپر سے گوٹی کی چال چل کر موسیٰ کو فرعون کر دے اور فرعون کو موسیٰ بنا دے یہ سب اس کے لیے گوٹی کھیلنے سے بھی آسان ہے، ہم انسان پتا نہیں کیوں اپنے آپ کو طرم خان سمجھتے ہیں۔

قول:۔

فقیر کی بات یہ نہیں ہے کہ آگے رونما ہونے والی بات بتا دے بلکہ فقیر کی بات تو یہ ہے کہ آگے نہ ہونے والی بات بھی ہو جائے اور یہ ہی فقیر کی بات ہے۔

تشریح:۔

ایک فقیر وہ ہے جو آنے والے وقت میں کیا ہوگا اس کے بارے میں جانتا ہو اور ایک فقیر وہ ہے جو آنے والے وقت میں چاہے نہ ہونے والی بات کو بھی اگر اپنے منہ سے لفظوں کی صورت میں نکالے تو وہ نہ ہونے والی بات بھی ہو جائے۔ یعنی لفظوں کی صورت فقیر کے منہ سے نکلنے والی بات پوری ہو جائے۔

Marfat.com

انسانی خصلت اور اللہ کی رحمت

اللہ کی رحمت کا ثبوت یہ ہے کہ انسان کے پیدا ہوتے ہی رحمت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر رحمت نہ ہوتی تو پیدا کیوں کرتا۔

لیکن انسان بے صبر، بے خبر، جلد باز، احسان فراموش ہے پھر بھی ہر وقت نہ ہونے کے بارے میں کوستا رہتا ہے۔ اور خوف وخدشہ میں رہتا ہے اور غیر یقینی سے ہی اللہ سے واسطہ رکھتا ہے لالچ اللہ سے بھی زیادہ سے زیادہ دے پھر اگر مل جائے تو کہتا ہے میری عقل نے یہ سب حاصل کیا ہے میری دانائی مجھے کام آگئی اس طرح خود غرض انسان۔

مثال:۔

جیسے بیٹی کی پیدائش پر اللہ ماں باپ کے گھر کو رحمت سے بھر دیتا ہے لیکن ناشکر انسان ہمیشہ اپنی بیٹی کو ہی کوستا رہتا ہے اور بیٹی کو اپنے اُوپر وزن سمجھتا ہے اور اس رحمت بیٹی پر پابندیاں لگاتا ہے اور بیٹی سے زیادہ بیٹے کو اہمیت دیتا ہے اور برابری کی تو دور کی بات ہے پر بیٹی کے سامنے بھی بیٹے کو بڑی اہمیت دیکر بیٹی یعنی رحمت کو کمزور اور بے کس بے بس خود بنانا تو پھر اللہ تم پر رحمت کی بارش کیوں کرے کہ پہلے جو رحمت بیٹی کی صورت میں دی ہے اس کی قدر نہیں کی پھر کیسے اللہ اُس انسان کو اپنی مزید رحمت عطا کرے گا بس اللہ کریم ہے پھر بھی معاف کر دیتا ہے لیکن جان بوجھ کر جو کرے گا تو اللہ کا معاف کرنا مشکل ہے یہ مضمون پڑھنے کے بعد معافی بھی نہیں ملے گی اور اگر اچھی طرح عمل کیا تو اللہ کی رحمت کا حصول کرنے میں پھر انسان کو وہ کچھ حاصل ہو گا جو اُس انسان نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا اور نہ ہی کبھی اسکے گمان میں آیا ہو گا۔

اللہ ہم پر رحم کرے وہ رحمٰن ہے۔ (آمین)

Marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام

۱۔ حلم اور خدا کے خوف سے عزت ملتی ہے۔

۲۔ عالم کم گو، سرد مزاج اور ضرور تمند ہوتا ہے احمق بھی جب تک چپ رہے عقلمند شمار ہوتا ہے۔

۳۔ اللہ کا خوف انتہائے دانش ہے۔

۴۔ مالدار مسکین پر حکمران ہوتا ہے اور قرضدار قرض خواہ کا چاکر ہے۔

۵۔ جب انسان کی رَوش خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنالیتا ہے۔

۶۔ جاہل اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کرتا ہے، مگر دانشمند آخری موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔

۷۔ ایک خوش مزاج آدمی مردہ دلوں کی دوا ہے۔

۸۔ جھگڑے کو پیشتر اس کے کہ وہ تیز ہو جائے چھوڑ دو۔

۹۔ خدا کے خوف سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ شرپسندوں کی عمر کم ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ میٹھے بول غصّے کو رفع کرتے ہیں۔

۱۱۔ سچ کبھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔

۱۲۔ شکستہ خاطر کے سب دن برے ہیں مگر وہ جو خوش دل ہے ہمیشہ شکر گزار رہتا ہے۔

۱۳۔ تھوڑا جو خداوند کے خوف کے ساتھ ہو اس بڑے گنج سے رنج ہاتھ جو بہتر ہے۔

۱۴۔ وہ جس کے دل میں برائی بھلائی نہ پائے گا اور جس کی زبان میں نکتہ چینی اور آفت میں گرے گا۔

۱۵۔ راستی اور انصاف خداوند تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۱۶۔ صادق آدمی سات بار گرتا ہے اور پھر اٹھتا ہے مگر شریر بلا میں گر کے رہتا ہے۔

۱۷۔ گھر اور مال وہ میراث ہے جو باپ سے حاصل ہوتی ہے لیکن دانشمندی نعمتِ خداوندی ہے۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک سخن پاک ہے۔ وہ اُن کے لیے جن کا توکل اس پر ہے۔

۱۹۔ جو بے وقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے اپنے پاؤں آپ کاٹتا ہے۔

۲۰۔ دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے مگر آخر کو اس کا منہ کنکروں سے بھرا جاتا ہے۔

۲۱۔ ہو سکتا ہے کوئی ملکیت ابتداء میں یک لخت حاصل ہو جائے مگر اس کا انجام مناسب نہیں۔

۲۲۔ دولت بہت سے دوست پیدا کرتی ہے مگر مسکینی اپنے ہی دوست یگانہ کرتی ہے بلکہ مسکین کے بھائی بھی اس سے کینہ رکھتے ہیں۔

۲۳۔ جہالت لڑکوں کے دل میں وابستہ ہے مگر تربیت کی چھڑی اسے اس سے دور کرے گی۔

۲۴۔ ظاہری برائی کا چھپانا گمانی بات پر رُسوا کرنے سے اولیٰ ہے۔

۲۵۔ بیٹے کی تادیب سے دستبردار نہ ہو چھڑی مارنے سے وہ مر نہ جائے گا لیکن جہنم سے اس کی جان بچالے گا۔

۲۶۔ بے وقوف کو اس کی حماقت کی مانند جواب مت دے ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس کی مانند ہو۔

۲۷۔ اپنے خیال میں اپنے آپ کو دانشمند مت سمجھو، خداوند سے ڈر اور بدی سے باز ہو۔

۲۸۔ جس کو غصہ دیر سے آتا ہے وہ بہت ہی عقلمند ہے اور جو زودِ رنج ہوتا ہے۔ اپنی بے وقوفی ظاہر کرتا ہے۔

۲۹۔ تعلیم بہترین خیرات ہے۔

۳۰۔ ہر ایک انسان کی روشنی اس کی نگاہ میں ٹھیک ہے پر خداوند دلوں کو تولتا ہے۔

۳۱۔ خدا تعالیٰ ان چیزوں کو ناپسند رکھتا ہے اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچائے۔ وہ دل جو بُرے منصوبے باندھے، وہ پاؤں جو جلدی بُرائی کی طرف دوڑے، وہ گواہ جو جھوٹ بولے اور وہ شخص جو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرے۔

۳۲۔ قناعت بدن کو تازگی بخشتی ہے اور حسد بدن کو گلا دیتا ہے۔

۳۳۔ خداوند کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو۔ کیونکہ خداوند جس کو پیار کرتا ہے اس کو تنبیہ کر دیتا ہے۔ جس طرح باپ اس بیٹے کو جس سے وہ خوش ہوتا ہے تنبیہ کرتا ہے۔

Marfat.com

سقراط

۱۔ جس چیز کا علم نہیں، اس کو مت کہو۔ جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجومت کرو، جوراستہ معلوم نہیں اس میں سفر مت کرو۔
۲۔ اپنے آپ کو پڑھے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی سی بات ہے۔
۳۔ مرد آنکھ ہے تو عورت بینائی۔ مرد پھول ہے تو عورت خوشبو۔
۴۔ ہر راحت کے بعد الم اور ہر الم کے بعد راحت ہے۔
۵۔ خوش مزاجی سے امن وسلامتی حاصل ہوتی ہے اور دوسروں کے دل میں خوش مزاجی جگہ بھی کرتی ہے۔
۶۔ وہ آدمی ہی کیا، جس سے اس کے دوست خائف رہتے ہیں۔
۷۔ کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے دشمن بھی بے خوف ہوں۔
۸۔ نعمت حق کی تلافی کے واسطے تین چیزیں شکر کثیر، عبادت لازم، اور گناہ سے توبہ۔
۹۔ خودکشی بہت بڑا گناہ ہے۔
۱۰۔ جوانی میں آدھا کھاؤ اور آدھا بچاؤ۔
۱۱۔ عورت خود ہی ایک فتنہ ہے، اور اس کا لکھنا پڑھنا سیکھنا سخت ترین فتنہ ہے۔
۱۲۔ تحریر ایک خاموش زبان اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔
۱۳۔ اچھی بات جو بھی کہے غور سے سنو۔
۱۴۔ دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش کی یاد ہمیشہ کے لیے زہر آلود کر دیتی ہے۔
۱۵۔ میں صداقت کا اس طرح پیچھا کرتا ہوں جس طرح ایک شکاری کتا شکار کا پیچھا کرتا ہے۔

حکیم لقمان

۱۔ امید زندگی کا لنگر ہے۔ اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔
۲۔ ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے لیکن خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔
۳۔ جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔
۴۔ نیکی کی تکمیل یہ ہے کہ اس کو کر لیا جائے۔
۵۔ اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا اپنی عزت بچانا ہے۔
۶۔ جو اپنے آپ کو پہچانے اس کو تو بھی پہچان۔ یعنی جو اپنی قدر کرے تو اس کی قدر کر۔
۷۔ طلوع آفتاب کے وقت نہ سو، کیونکہ یہ وقت عبادت ہے۔ اس وقت سونا بدبختی ہے۔
۸۔ راستے میں بزرگوں کے آگے نہ چل۔ یہ بے ادبی ہے۔
۹۔ عقل مند کی دوستی اختیار کر۔ اس میں فائدے بہت ہیں۔
۱۰۔ جو بات لوگوں کو بری معلوم ہو، وہ نہ کرو۔
۱۱۔ غصہ مت کرو۔ اس کی ابتدا جنون ہے اور انتہا پشیمانی۔
۱۲۔ علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو۔
۱۳۔ اپنے دل پر بھروسہ کرو۔ کسی سے محبت یا نفرت کرنے میں محتاط رہو۔
۱۴۔ عقل جیسی کوئی دولت نہیں اور جہالت جیسی کوئی غربت نہیں۔
۱۵۔ کثیر الفہم اور کم سخن بن رہ، اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہ۔
۱۶۔ جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں سے دور رہ تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے۔
۱۷۔ غم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کر۔
۱۸۔ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے اور اگر کسی وجہ سے یہ تیری دسترس سے باہر ہے تو بحالت مخاصمت فرط عقب سے حذر کر کہ تیرا غضب تیرے لیے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔
۱۹۔ فرمایا عقل و حکمت کے حصول کے لیے ضروری ہے نظر نیچی رکھنا۔ سچ بولنا عہد کو پورا کرنا، مہمان کی عزت کرنا، پڑوسی کی حمایت کرنا، اور جس بات سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اسے ترک کر دینا۔
۲۰۔ مصائب دنیا کو سہل خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔
۲۱۔ جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کر دیتی ہے۔
۲۲۔ کسی ذکر میں بجز ذکر خدا اور کسی خاموشی میں بجز فکر روز حسنا کوئی خیر و خوبی نہیں۔
۲۳۔ خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ زبان کے شر سے محفوظ رہے۔
۲۴۔ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسرے کی روزی پر آنکھ مت ڈال تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے۔
۲۵۔ کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔
۲۶۔ وقت کی اگر قیمت ہے تو وہ اس کا صحیح استعمال ہے۔
۲۷۔ حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔
۲۸۔ مصائب سے مت گھبرایئے، کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔
۲۹۔ جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔ دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔ مبادا وہ بھی کسی دن دشمن ہو جائے۔
۳۰۔ جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔
۳۱۔ بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔

Marfat.com

گرونانک جی

۱۔ نیکی میرا مذہب ہے۔
۲۔ افراط و تفریط سے الگ رہو، اعتدال کو اپنا شیوہ بناؤ۔
۳۔ اکثر مصائب جو امیروں کو درپیش ہوتے ہیں غریب اُس سے محفوظ رہتے ہیں۔
۴۔ جو گناہ کا مرتکب ہو اسے آدمی سمجھو، جو گناہ کر کے نادم و پشیمان ہو اسے ولی سمجھو، اور جو گناہ کر کے اترائے، اسے شیطان سمجھو۔
۵۔ سب سے بہتر وراثت جو آئندہ نسلوں کے لیے چھوڑی جا سکتی ہے وہ اچھا چال چلن، بلند کردار ہے۔
۶۔ جس کو خدا کا نام میٹھا لگا اس کا دل مسرور ہے۔ خوشیوں سے بھرپور ہے۔
۷۔ ہندو اور مسلمان ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔
۸۔ اگر دل میلا ہے تو سب کچھ ناپاک ہے جسم دھونے سے دل پاکیزہ نہیں ہوتا۔
۹۔ یہ دنیا ایک باغ ہے اور پربھو اس کے باغبان ہیں وہ ہر ایک کی خبر رکھتے ہیں۔ کوئی محروم نہیں رہتا۔
۱۰۔ جو لوگ زبان سے ایشور کا نام لیتے ہیں اور دوسروں سے کینہ و نفرت کرتے ہیں ان کا دل صاف نہیں ہو سکتا۔ وہ دن رات خواہ گننے ہی کام کریں ان کو خواب میں بھی چین نصیب نہیں ہو سکتا۔

فردوسی

۱۔ عالم پانی کے بغیر سیراب ہے اور جاہل پانی کی موجوں میں رہ کر بھی تشنہ رہتا ہے۔
۲۔ بادشاہوں سے کیا خوف، خوف تو بادشاہوں کے بادشاہ سے ہوتا ہے۔
۳۔ میرا نسب کیا پوچھتا ہے، میری تلوار خود میرے خون سے تجھے آگاہ کر دے گی۔
۴۔ بادشاہ سے وفاداری اس کی مجلسوں میں شرکت سے نہیں بلکہ رزموں میں صف آرائی ہے۔
۵۔ عشق حقیقی تو وہ ہے جو جذبہ عمل کا بھڑکا دے۔
۶۔ دریا کا جوش اور مرد کی جوانی یکساں اہمیت کی حامل ہے۔
۷۔ شیر کا بچہ یقیناً شیر ہی بنے گا۔ خواہ تربیت اس کی کہیں بھی ہو۔
۸۔ حق پر چلنے والے کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔
۹۔ اس شخص سے بچو جو باعزت ہو کر مجلس میں بیٹھے اور بے عزت ہو کر اٹھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱۔ بڑوں کو چھوٹا بن کر رہنا چاہیے۔ کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا مانتا ہے وہ چھوٹا بنایا جاتا ہے اور جو چھوٹا بنتا ہے وہ بزرگ رتبہ حاصل کرتا ہے۔
۲۔ دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو۔ بہت جلد ماتم کدہ کی حقیقت کو تم خود تسلیم کر لو گے۔
۳۔ تجھے کیا ضرر ہے، اگر دنیا تجھے نہ جانے، جبکہ تو اللہ کے نزدیک مقبول و محمود اور مظفر و منصور ہے۔
۴۔ دین کو حصول دنیا کا ذریعہ نہ گردانو۔ یہ انتہائے ذہانت ہے۔
۵۔ اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔
۶۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آخر آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔
۷۔ اپنی بہتری کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔
۸۔ جو کی روٹی کھانا صاف پانی پینا اور کھلے میدانوں میں رہنا مرنے والوں کے لیے بہت ہے۔
۹۔ موت سے بڑھ کر کوئی چیز سچی اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔
۱۰۔ عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثناء کی امید نہ رکھی جائے۔
۱۱۔ میں مُردے کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا مگر احمق کی اصلاح سے عاجز آ گیا ہوں۔
۱۲۔ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر سکتا ہے مگر سرمایہ دار امیر خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔
۱۳۔ نیک عمل وہ ہے جو لوگوں کی تعریف کی توقع سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔
۱۴۔ خبردار اپنے راستے کے کام لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ کرو۔ خدا کے حضور تمہارے لیے کچھ اجر نہیں ہو گا۔
۱۵۔ پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں کے تلے روندے اور پلٹ کر تمہیں پھاڑیں۔
۱۶۔ ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا۔ اور جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔
۱۷۔ بے عمل عالم کی مثال ایسے ہے جیسے اندھے کی ہاتھ میں مشعل۔ لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں وہ خود روشنی سے محروم ہے۔
۱۸۔ اپنے بھائی سے بلاوجہ خفا نہ ہو۔
۱۹۔ سفر دور غم کا ہے۔ دنیا اور آخرت کا سفر۔ دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے۔ اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیے۔
۲۰۔ دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں۔ سخن دل پذیر اور دلِ سخن پذیر۔
۲۱۔ انفعال گناہ غرور عبادت سے یو جابہتر ہے۔
۲۲۔ دنیا کے مال و اسباب پر مغرور مت ہو۔ کیا خبر کہ اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔

Marfat.com

حضرت عُمر فاروق اعظمؓ

۱۔ زیادہ کھانے سے بچو کیونکہ دل کو اجاڑتی، بیمار بناتی اور عبادت سے روکتی ہے۔
۲۔ نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے۔
۳۔ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔
۴۔ زیادہ ہنسنا موت سے غفلت کی نشانی ہے۔
۵۔ عدل مظلوم کی جنت اور ظالم کی جہنم ہے۔
۶۔ کسی کے خلق اور دیانتداری پر اعتماد نہ کرو، تاوقتیکہ... غصہ اور طمع کی قوت سے اُسے نہ دیکھ لو۔
۷۔ ہر شے کا ایک حُسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔
۸۔ طالب دنیا کو علم پڑھانا رہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔
۹۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن سے نظام دہر انہدام سے دوچار ہوتا ہے اور ان میں سے ایک صاحب علم کی لغزش اور غلطی ہے۔
۱۰۔ خشوع اور خضوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکت سے۔
۱۱۔ آدمی کے نام و صورت کو نہیں بلکہ اس کی دانائی اور راست بازی کو دیکھنا چاہیے۔
۱۲۔ کسی پر لعن طعن نہ کیجیے، ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہوں گی۔
۱۳۔ پردیسی کے ساتھ التفات برتو، کیونکہ اگر بہت دن تک اس کو روکنا پڑا تو وہ اپنا حق چھوڑ کر وطن لوٹ جائے گا۔ اور اس کی حق تلفی کہ ذمہ داری اس شخص پر ہوگی جو اس کے ساتھ بے احتیاطی سے پیش آیا۔
۱۴۔ غریب کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے۔
۱۵۔ سب سے بڑا ہوشمند آدمی وہ ہے جس کا زادراہ خوف خدا ہو جس قدر ممکن ہو۔
۱۶۔ فتح امید سے نہیں، حلم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔
۱۷۔ دنیا کے ٹھاٹھ باٹ سے اپنی نظر ہٹائے رکھو اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تم کو ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا۔
۱۸۔ گناہ کا ترک کر دینا توبہ کی تکلیف سے زیادہ آسان ہے۔
۱۹۔ اور دل کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول جاؤ۔
۲۰۔ درم سر اونچا کیے بغیر نہیں رہتے۔
۲۱۔ آج کا کام کل پر مت رکھو۔
۲۲۔ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے افعال کی تعمیل نیک کر سکتا ہے۔
۲۳۔ جس سے تم متنفر ہو اس سے ڈرتے رہو۔
۲۴۔ جو شخص میرے عیب مجھے بتاتا رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔
۲۵۔ جو شخص اپنے بھید کو پوشیدہ رکھے وہ مختیار ہے۔
۲۶۔ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔
۲۷۔ منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔
۲۸۔ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو۔
۲۹۔ ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔

حضرت عثمان الخیریؒ

۱۔ عوام کی فکر طعام و لباس پر ہے اور خواص کا شکر حقیقت و معانی پر جو دل میں ہوں مثلاً شہراک و پوشاک کے متعلق ہی یہ خیال قابل شکر ہے کہ ایک کے ذریعے سے انسان بند و قوی رہ کر دوسری کے باعث محفوظ آراستہ ہو کر خدمت خلق بجالا سکتا ہے اور لوگوں کو علم و فن کی تعلیم و تربیت دے سکتا ہے، تاکہ اس کی مدد سے بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔
۲۔ خوف سے محبت درست ہوتی ہے اور ادب کی رفاقت سے مستحکم ہوتی رہتی ہے۔ نہ ڈرتے رہ کر معاملہ کرنا کہ دوست خفا نہ ہو جائے۔ محبت کو مکمل کر دیتا ہے اور پھر ہمیشہ ادب اور لحاظ سے پیش آنا دوستی کو مضبوط کرتا رہتا ہے۔
۳۔ پوری محبت کی علامت یہ ہے کہ محبوب کے سوا دل میں اور کسی کا خیال نہ رہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوستی میں لذت حاصل ہو اور یہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ انسان نے پہلے تنہائی اور صحبت سے بے پروائی کا مزا چکھا ہو۔
۴۔ سعادت اور خوش بختی یہ ہے کہ مطیع ہو کر انسان ڈرتا رہے کہ مبادا خطا کار ہو کر مردود ہو جائے اور شقاوت کی علامت یہ ہے کہ باوجود معصیت نافرمانی کے امید رکھے کہ مقبول ہو کر اجر پائے گا۔
۵۔ عاقل وہ ہے جو کسی چیز سے ڈرنے اور اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اس کا اہتمام اور بندوبست کر رکھے۔
۶۔ اغنیا کے ساتھ صحبت عزت و وقار سے کرنا تواضع ہے اور فقرا کے ساتھ نرمی و عاجزی شریفانہ ہے۔

حافظ شیرازیؒ

۱۔ خدا کی نافرمانی کا نتیجہ انجام کار خوفناک ہے۔
۲۔ جو بات کسی کو کچھ دینے میں ہے کسی سے کچھ لینے میں نہیں۔
۳۔ زمانہ کتابوں سے بہتر معلم ہے۔
۴۔ جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ کمینہ کوئی دوسرا نہیں۔
۵۔ کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ عقلمند اپنے عیب خود محسوس کر لیتا ہے دنیا محسوس نہیں کرتی، بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا دنیا محسوس کرتی ہے۔
۶۔ توکل کے آستانہ پر تو پہنچنا ممکن ہے لیکن آخرت کی سرداری کے آسمان پر عروج کرنا بڑا مشکل کام ہے۔
۷۔ رفتگان طریقت کو دیکھ کر آدھے جو سے بھی قبائے اطلس و دیبا کو نہیں خریدتے ان کو اس سے ہزار بیزاری ہے۔
۸۔ ہم غرور کے جام سے مست ہیں اور اس کا نام ہم نے ہوشیاری رکھ لیا ہے۔

Marfat.com

حضرت فضیلؒ

۱۔ حق تعالیٰ سے دوستی کی عنایت یہ ہے کہ منع وعطاء اس کے سامنے برابر ہوں۔
۲۔ دین کی اصل عقل، عقل اصل علم اور علم کی اصل صبر ہے۔
۳۔ عالم بدخو کی صفت سے فاسق خوش خلق کی صحبت سے بہتر ہے۔
۴۔ جو اچھے کو اچھا نہ جانے وہ برے کو بھی برا نہیں سمجھتا۔
۵۔ انجام کی خرابی ابتدا کی برائی ہوتی ہے لہٰذا ابتداء کو اچھا بنا۔
۶۔ مجھے رونا آتا ہے، جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیلتے دیکھتا ہوں۔
۷۔ جس شخص کو تنہائی سے وحشت اور مخلوق سے موانست ہے وہ سلامتی سے دور ہے۔
۸۔ انسان کو دنیا میں کوئی شے نہیں دی گئی، جب تک کہ آخرت کے توشے اس کے لیے کم نہیں کر لیے گئے۔
۹۔ تم اپنے عالموں کی تعریف کس طرح کرتے ہو، حالانکہ ان کی گردنیں موٹی، ان کے جسم فربہ، ان کے لباس باریک اور ان کی خوراک میدہ و مرغن اشیاء ہیں۔
۱۰۔ جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں۔
۱۱۔ بعض لوگ جائے طہارت میں سے پاک ہو کر باہر آتے ہیں بعض لوگ خانہ کعبہ سے باہر آتے ہیں تو پلید ہوا کرتے ہیں۔
۱۲۔ اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ تو حق تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے تو چپ رہ کیونکہ اگر تو نے کہا نہیں تو کافر ہو گا، اگر تو کہے گا ہاں تو تیرے افعال دوستوں جیسے نہ ہوں گے اور یہ محض جھوٹ ہو گا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ

۱۔ مہمان کے لیے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔
۲۔ خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔
۳۔ حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا، چاہے سارا زمانہ اُس کے خلاف ہو جائے باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
۴۔ عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کی جاتی ہے اور ۹۹ فیصد دریافت سے ملتی ہے۔
۵۔ شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔
۶۔ جب معدہ بھر جاتا ہے تو فکر قوت کم زور پڑ جاتی ہے۔ اور حکمت و دانش کی صلاحیتیں گونگی ہو جاتی ہیں۔
۷۔ بہترین فضیلت زبان کی حفاظت ہے۔
۸۔ سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھا، یہ نہ دیکھ کر مشعل بردار کون ہے۔

یحیٰ برمکی

۱۔ بخیل دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔
۲۔ سچا دوست وہ ہے جو براہ راست یا کسی کی سفارش پر نفع پہنچائے۔
۳۔ جو لوگ دولت و دنیا کے طالب ہیں اگر وہ زمانے کی سختیاں نہ جھیل سکیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامی کی شکایت نہ کریں۔
۴۔ بہترین انسان وہ ہے جو اقبال کے زمانے میں خدا کا شکر گزار ہو اور ادبار کے وقت صبر اختیار کرے۔
۵۔ تین دن کے بعد تعزیت کرنا، مصیبت کا اعادہ کرتا ہے اور تین یوم کے بعد تہنیت کرنا محبت کی دلیل ہے۔
۶۔ عقلمند کی شناخت کتاب (مکتوب) تحریر اور رسول سے ہوتی ہے، (رسول سے یہاں مراد سفیر ہے۔)
۷۔ قوانین قدرت سے سرتابی کرنے والے انتقام قدرت سے اپنے کو محفوظ نہ سمجھیں۔
۸۔ میں نے کتنے ہی چوروں اور جواریوں کو تائب ہوتے دیکھا لیکن کسی جھوٹے کو سچ بولتے نہیں دیکھا۔
۹۔ جو اچھی بات سنو، لکھ لو اور جو لکھو اُسے حفظ کر لو اور جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔
۱۰۔ جس شے کا دینا تجویز کر لیا گیا پھر اس کے دینے میں توقف کرنا عنایت درجہ کی بخیلی ہے۔
۱۱۔ ایک بار کہا میں نے یقین کر لیا۔ دوسری دفعہ کہا شک ہو گیا، قسم کھائی جو دیکھا۔
۱۲۔ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ ہمارے واسطے قابل اقتدا ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے ہم ان کے واسطے عبرت ہیں۔
۱۳۔ دو شخصوں کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں غرق کر دینا چاہیے ایک تو ایسے دولت مند کو جو اپنی دولت میں مستحق لوگوں کو شریک نہ کرے۔ دوسرے ایسے مفلس کو جو باوجود افلاس کے خدا تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔
۱۴۔ عمر کے کسی حصے میں بھی عورت کو اپنی مرضی پر نہ چھوڑنا چاہیے۔
۱۵۔ نفسیاتی خواہشوں کو ترقی دینے والا ہرگز کسی دوسری ترقی کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔
۱۶۔ غلاموں کے بے ادبی ان کے مالک کے حلم کی دلیل ہے۔
۱۷۔ جس شخص میں فیاضی اور علم تکبر کے ساتھ ہو اس سے یہ کہیں بہتر ہے کہ اس میں بخل اور جہل حلم کے ساتھ ہو۔
۱۸۔ عالم دانشمندی ہے جو حوادثِ روزگار سے ایسا ہی بے پرواہ ہو جیسے دریا اپنے میں کنکر پھینکے جانے سے ہوتا ہے۔
۱۹۔ ؟؟؟؟ نیکی کی مطالعہ سے علم کی، نیک رویے حُسن کی، نیک طریق سے ؟؟؟ ناپ تول سے غلہ کی، پھرنے سے گھوڑے کی، غور و پراجت سے ؟؟؟؟؟ کی اور سادہ لباس سے عورت کی حفاظت ہوتی ہے۔
۲۰۔ اسی طرح شہد کی مکھی پھول کو قائم رکھ کر اس میں سے صرف شہد لے لیا کرتی ہے۔
۲۱۔ ؟؟ لازم ہے کہ رعایا کی حیثیت قائم رکھ کر ان سے محاصل وصول کرے۔

Marfat.com

ہوشنگ

۱۔ انسان کی عقل کا اندازہ غصے کی حالت میں لگانا چاہیے۔

۲۔ صاحب دانا کی صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور برے ہمنشینوں کی صحبت سے تنہائی افضل ہے۔

۳۔ جو کوئی اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے اس کے دشمن بہت ہوں گے۔

۴۔ تین چیزوں سے دنیا میں مشکل پیش آتی ہے بیماری، افلاس اور خوف۔

۵۔ تین چیزوں سے دنیا میں آرام سے گزرتی ہے، وجہت بدن، تونگری اور ایمنی۔

۶۔ بادشاہ تین چیزوں کی عادت رکھے۔ احتیاط در عقوبات، شتاب در خیرات اور صبر در حادثات۔

۷۔ مہمانی کی تین قسمیں ہیں۔ اس کے سوائے تکلیف ہے پوری مہمانی یہ ہے کہ زر نقدائے امکان کے موافق دوسرے کے مکان پر بھیج دے تاکہ وہ اپنے ارادے کے مطابق خرچ کر سکے۔ نصف مہمانی یہ ہے کہ جنس خام لوازم بھیج دے تاکہ بھوک کے وقت جو کچھ اس کے مرغوب طبع ہو بنالے کے چوتھائی مہمانی یہ ہے کہ میزبان طعام پختہ کو مہمان کے گھر بھیج دے تاکہ گرم یا سرد اشتہا کی حالت میں کھالینا اس کے اختیار ہو جو کوئی اپنے مکان پر بلا کر کھلا دے وہ کسی حساب میں نہیں۔

۸۔ آدمی کو چار چیزیں لازم ہیں۔ حصول معاش کے لیے نیک پیشہ اختیار کرنا جو کچھ بہم پہنچے اس کی حفاظت کرنا عقلی رہنمائی میں مناسب موقعوں پر خرچ کرنا، اور بقدر توانائی خود کو محلات خطر اور مواقع ہولناک سے بچانا۔

۹۔ منافق کی علامات چار چیزیں ہیں وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، گالی دینا اور جھوٹی باتیں کہنا۔

۱۰۔ دنیا کی سختی چار چیزوں میں ہے جوانی میں مفلسی، سفر میں بیماری تنگدستی میں قرض اور بوقت رحلت کسی رفیق کا موجود نہ ہونا۔

۱۱۔ آٹھ چیزیں جہالت کی انتہا ہیں۔ بے موقع غصہ کرنا، غیر مستحق کو خیرات دینا کسی کو جھوٹی بات سے اپنے آپ کو رنج میں ڈالنا۔ دوست دشمن میں تمیز نہ کرنا، نااہل کو راز بتانا، بیوفاؤں کے ساتھ نیک گمان رکھنا۔ بے فائدہ زیادہ باتیں بنانا، اور ناآزمودہ سے کچھ امید رکھنا۔

۱۲۔ چھ شخص محسنوں کے احسان کی وقعت اور پرواہ نہیں کرتے۔

۱) فارغ التحصیل شاگرد اپنے استاد کی۔

۲) اہل وعیال والی اولاد اپنی ماں کی۔

۳) خواہشات نفسانی سے سیر آدمی عورت کی۔

۴) اہل غرض ایسے شخص کی جس سے غرض حاصل ہوگئی ہے۔

۵) طوفان سے بچا ہوا آدمی کشتی کی۔

۶) صحت کے بعد مریض طبیب کی۔

۱۳۔ دس ۱۰ خصلتیں تمام نیکیوں کا معدن ہیں۔ اول راہ حق میں صدق۔ دوم خلق کے ساتھ انصاف، سوم اپنے نفس پر قہر۔ چہارم علماء کے ساتھ صحبت، پنجم پرندوں کی تعظیم، ششم چھوٹوں پر شفقت، ہفتم دوستوں کے ساتھ مواقف، ہشتم دشمنوں کے ساتھ حلم، نہم درویشوں کے ساتھ کرم، دہم جاہلوں کو نصیحت کرنا۔

حضرت غوث اعظمؒ

۱۔ اللہ اور رسولؐ کی محبت فقر وفاقہ سے ملی جلی ہوتی ہے۔

۲۔ جو شخص اپنے نفس کا معلم نہیں ہو سکتا، دوسرے کا کس طرح ہو گا۔

۳۔ جلوت میں خاموشی مردانگی نہیں، خلوت میں خاموش رہ۔

۴۔ اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے۔

۵۔ نعمت مجھے اپنا پابند نہ بنائے، کہ منعم سے غافل کر دے۔

۶۔ خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل ودانش سے دور ہے۔

۷۔ بے ادب خالق ومخلوق دونوں کا معتوب ہے۔

۸۔ جس عمل میں تجھ کو حلاوت نہ آئے سمجھ لے کو وہ عمل ہی نہیں کیا۔

۹۔ شکستہ قبروں میں غور کرو کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

۱۰۔ بہت سے دولت مند اسیر حرص ہونے کی وجہ سے مفلس، عریاں ہیں۔ حقیقی بہادر وہ ہے جو دیو حرص کو بچھاڑنے کے بعد متاع دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔

۱۱۔ جو شخص آسودہ حال ہمسائے سے حسد کرتا ہے وہ قسام رزق کی حکمت کا منکر ہے۔

۱۲۔ اے دیکھو جو دیکھتا ہے۔ اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے، اس کی سنو جو تمہاری سنتا ہے، اپنا ہاتھ اسے دو جو تھامنے کے لیے تیار ہے۔

۱۳۔ گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

۱۴۔ شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔

۱۵۔ ہماری نصیحت کرنے والے ہماری فلاح ہیں کہ ہمیں خراج دیتے ہیں یعنی اپنے تمام اعمال صالحہ ہمارے نام منتقل کرا دیتے ہیں۔

۱۶۔ تیرا کلام بتادے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔

۱۷۔ کفران نعمت اور خود ستائی قرب حق کی ضد ہے۔

۱۸۔ تو اس وقت تک طالبِ صادق نہیں، جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو اپنے نفس پر ترجیح نہ دینے لگے۔

۱۹۔ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔

۲۰۔ جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔

۲۱۔ دنیا کی محبت سے خاصان خدا کو پہنچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔

۲۲۔ تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں۔

۲۳۔ بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

۲۴۔ جسے کوئی ایذا نہ پہنچے، اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

۲۵۔ اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

۲۶۔ مستحق سائل خدا کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

۲۷۔ گمنامی کو پسند کر۔ کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

۲۸۔ تو کوشش کر۔ کہ گفتگو ابتداء تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔

۲۹۔ بجائے اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کے گھر سے باہر مت نکلو۔

Marfat.com

حضرت عثمان غنیؓ

۱۔ عیال دار کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں۔
۲۔ حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بدرجہ بہتر ہے۔
۳۔ تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہنچانتا ہے اور جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق مانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو حق مانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو حق مانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پھر بھروسہ کرتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔
تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔
۴۔ علم کی باتیں سُن کر جو ان پر عمل کرتا ہے اس کے دل میں علم کا نور ظاہر ہوتا ہے۔
۵۔ گناہ کا ترک، توبہ کی تکلیف سے آسان ہے۔
۶۔ تونگروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔
۷۔ اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز، روز حشر ہے۔
۸۔ زبان کی لغزش، قدموں کے لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
۹۔ دنیا جس کے لیے قید ہے قبر اس کے لیے آرام گاہ ہے۔
۱۰۔ بعض اوقات جرم معاف کرنا، مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔
۱۱۔ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
۱۲۔ عقل مند کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا لیکن بے وقوف کہتا ہے میں سب کچھ جانتا ہوں۔
۱۳۔ لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔
۱۴۔ مسلمان کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے میں ہے نہ کہ بے زر ہونے سے۔
۱۵۔ حاجت مند غریب کا تمہارے پاس آنا خدائے پاک کا انعام ہے۔
۱۶۔ نعمت کا نامناسب جگہ خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔
۱۷۔ دنیا وہ ہر کام ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔
۱۸۔ محب اللہ کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔
۱۹۔ مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے اور مت ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے۔
۲۰۔ اے انسان خدا تعالیٰ نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا ہے اور تو دوسروں کا ہونا چاہتا ہے۔
۲۱۔ جو اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتا ہے، غلام کی عیادت کرتا ہے اپنے کپڑے دھولیتا ہے اور ان میں پیوند لگالیتا ہے وہ غرور اور تکبر سے پاک اور بری ہے۔
۲۲۔ اس نے خدا تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔
۲۳۔ لوگوں کو جس طرح چاہے آزما دیکھ، سانپ، بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔
۲۴۔ جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہو۔

اللہ کے ولی کی مزار سے آواز آئی

دُعا مجھے دینے مزار پر آجا، دُعا دوا بھی لیتے جاؤ
دُکھ کی دوائی، درد کی دُعا لیتے جاؤ
دیا دماغ کا کیسے، رواں دواں دِیا جلاتے جاؤ
درد ہی کو داروں، بنے درد لیتے جاؤ
دُنیا دولت سے دھوکہ ہی دے، دُعا کے بدلے داروں لیتے جاؤ
دابہ دبدبہ کو دفن کا فن لیتے جاؤ
تجھے ملے تو دان ہے بن کر، خود دان کسی کو دیتے جاؤ
دولت دنیا دان کو تو، داتا کے دیئے ہوئے میں سے کسی دیتے جاؤ
اس دنیا کے وہاں درست کے دوست بن کر، دستراز ہوتے جاؤ
دو دفعہ نہ آسکو گے دنیا میں تم، دنیا دین کے ایک دفعہ ہی بنتے جاؤ
شاکر ہرد ہی دعا درویش کی اور پھر توں کیا لیکر جاؤ
دانہ اس دنیا میں کچھ اور دن، دفن سے پہلے دفن ہوتے جاؤ
نہ ہی آنا اگر کچھ اگر لے کر نہ آؤ گے
عاجزی لے کر آؤ عضا تندرست لے کر جاؤ۔

توں اگر

جیسے تو منگتا پیسے، ایسے مانگ اللہ سے، پھر رنگ دیکھ کیسے کیسے
جیسے تو منگتا مدد، ایسے مانگے اللہ سے، پھر رنگ دیکھ کیسے کیسے
جیسے تو منگتا حصے کا، ایسے مانگے اللہ سے، پھر رنگ دیکھ کیسے کیسے
جیسے تو منگتا ویسے کا، ایسے مانگے اللہ سے، پھر رنگ دیکھ کیسے کیسے
جیسے تو منگتا پرائے قصے کا، سنتا ایسے سُن اللہ سے، پھر رنگ دیکھ کیسے کیسے

Marfat.com

عباسی خلیفہ مامون الرشید

۱۔ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرنا ہے۔
۲۔ خوشامدی شخص برائیوں اور بھلائیوں دونوں کو پسندیدہ بتلائے گا۔
۳۔ مال جمع کرنا آسان، لیکن اس کی نگہداشت کرنا دشوار ہے۔
۴۔ عاقبت اندیشی کو طلب مال پر مقدم رکھو۔
۵۔ کونسا امر قبیح ہے؟ کہنا اور نہ کرنا۔
۶۔ کونسا امر جمیل ہے، کم کہنا اور زیادہ کرنا۔
۷۔ کمینوں کے جواب کے واسطے حلم ایک شکر ہے۔
۸۔ اپنے کاموں کی بنیاد محبت و آشتی پر رکھ، نہ کہ قہر و غضب پر۔
۹۔ ایسے فائدے سے درگزر کر جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو۔
۱۰۔ ایسی راستی سے جو کسی فائدہ نہ پہنچائے اور لوگوں کا دل دکھائے۔ پرہیز کر۔
۱۱۔ اپنے تھوڑے کو دوسروں کے زیادہ سے بہتر جان۔
۱۲۔ جب غصہ تجھ پر غالب پائے تو خاموشی اختیار کر۔
۱۳۔ شرین کلام اور خوش خلق کے ساتھ محبت واجب ہو سکتی ہے۔
۱۴۔ گناہ اس قدر کم کر کہ ان کی عقوبت کی تاب لا سکے۔
۱۵۔ اطاعت باری تعالیٰ اتنی زیادہ کر جتنی کہ تجھے اس کے ساتھ احتیاج ہے۔
۱۶۔ زیر دستوں پر اس قدر کم جفا کر کہ اگر روزگار ان کو تجھ سے زبردست بنادے تو ان کے انتقام کی تاب لا سکے۔

حضرت معروف کرخیؒ

۱۔ بغیر عمل کئے بہشت کی آرزو کرنا گناہ ہے۔
۲۔ دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نہیں ہو سکتی۔
۳۔ ایسی بات میں گفتگو کرنا جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو، علامت ضلالت و گمراہی ہے۔
۴۔ جس طرح برائی سننے کو ناپسند کرتا ہے، اسی طرح اپنے آپ کو مداح سرائی سے بچا۔
۵۔ اگر صاحبِ بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کرو۔
۶۔ آنکھ سب کی طرف سے بند کرے، خصوصاً بُری نگاہ سے کبھی نہ دیکھو۔
۷۔ محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے کے اور کسی کے تبانے کی نہیں ہے۔
۸۔ شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔
۹۔ شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسند گناہ گار سخی ہے۔
۱۰۔ پوچھا گیا کہ مصائب دنیا کی کیا دوا ہے؟ فرمایا خلق سے دور اور خُلق سے نزدیک بنائے۔
۱۱۔ عورت طالب حق کا مرشد اُس کا شوہر ہے، اگرچہ اس کا شوہر خود طالبِ حق نہ ہی ہو۔
۱۲۔ کسی بزرگ سے کسی قسم کا گناہ سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کر دیتا۔
۱۳۔ علم نر ہے اور عمل مادہ، دین دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔
۱۴۔ اعتقاد سالم نہ ہو تو عبادت بھی بیکار ہے۔
۱۵۔ امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطہ تحریر سے باہر ہیں نہ بچو بچو۔

علامہ عنایت اللہ مشرقی

۱۔ عبادت کا منشاء یہ ہے کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ اس کے احکام پر شب و روز عمل کرو۔ میدان میں کٹ مرو مگر پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور فرقہ بندی چھوڑ کر سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ۔
۲۔ یہ دنیا دارالعمل ہے۔ یہاں صرف عمل کا صلہ ملتا ہے۔ اللہ عقائد، لباس، رنگ اور نسل کو نہیں دیکھتا بلکہ اعمال کو دیکھتا ہے۔
۳۔ دنیا کی تمام تاریخ اصلاح وانقلاب میں جب کبھی کسی قوم کا عروج ہوا۔ فرد واحد کے ذریعہ ہوا۔ فرد واحد اپنے ضمیر کی آواز کا پابند ہے۔ نتائج کا انتظار اس کو مضطرب رکھتا ہے اور اس کا ہر عمل منزل کی طرف ایک قدم ہے۔
۴۔ ترقی کا راز لگاتار عمل اور تکرار عمل میں پوشیدہ ہے۔
۵۔ ہمارے قومی زوال کا سب سے بڑا سبب فرقہ بندی ہے اور اس روگ کا آخری اور قطعی علاج خاموشی ہے۔ بحث و تکرار ہے اور مناظرہ نہیں۔
۶۔ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار محبت کا زیر ہے۔ خلق مشین گن ہے۔ اور یہی وہ ہتھیار ہے جن کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔
۷۔ بے نیازانہ تقدیم فتح کی دلیل ہے۔
۸۔ جس قوم کا آسمان جھک کر زمین سے آملے اور عمل کے ستارے اس کے گنبد پر چمکیں تو وہ قوم چشم زدن میں درست ہو جائے گی۔
۹۔ قوم کے ہر فرد میں ہمت، طاقت چستی، ولولہ، حوصلہ بھر دو تو زوال پذیر قوم بھی زندگی ہو سکتی ہے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ

۱۔ اللہ خیر مجسم ہے اور اس کی تقدیرات ہم خیر۔
۲۔ اگر عشق خرد کا رہبر نہ ہو تو وہ کبھی منزل کو نہیں پا سکتی۔
۳۔ دیر و حرم کی امتیازات سطحی ہیں۔
۴۔ کائنات کی کثرت سے فریب کھاؤ۔
۵۔ خدا اور انسان کے درمیاں ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔
۶۔ کائنات میں صرف ایک چیز موجود ہے یعنی نور خدا اور تمام غیر موجود۔
۷۔ عارف ایک قدم اٹھا کر عرش پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرا اٹھا کر واپس آ جاتا ہے۔
۸۔ والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔
۹۔ نوجوانو! اگر تم اپنی قوتوں کو فضول کاموں میں ضائع کرو گے تو بعد میں ہمیشہ افسوس کرو گے۔
۱۰۔ یقین محکم، اتحاد اور تنظیم کے اصولوں کو اپنا لیجیے آپ دنیا میں معتبر بن جائیں گے۔
۱۱۔ دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔
۱۲۔ دانا دنیا کا دشمن اور خدا کا دوست ہے۔
۱۳۔ دانا وہ ہے جو سوائے ذکر حق کے کسی کو دوست نہ رکھتا ہو۔

Marfat.com

حکیم محمد سعید (ہمدرد)

۱۔ علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
۲۔ علم ایک ایسا سمندر ہے جس میں چھلانگ لگانے کے بعد ہی اس کی وسعت و عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔
۳۔ دنیا میں سب سے اچھے کام دو ہیں۔ ایک تو اخلاق و کردار کی اصلاح دوسرے علم کی روشنی پھیلانا۔
۴۔ ایک بار جب کوئی حصولِ علم میں ابتداء کر دیتا ہے تو اس پر اپنی جہالت کے پہلو روشن ہو جاتے ہیں۔ اور یہی احساس جہالت ہے جو علم کی طرف لے جاتا ہے۔
۵۔ سچ بات بولنے کی عادت ڈالو چاہے وہ کتنی ہی کڑوی ہو۔ سچ سننے کی عادت ڈالو چاہے وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
۶۔ دوست ہی نہیں، اگر کوئی دشمن بھی اچھا کام کرے تو اس کی تعریف کیجیے۔
۷۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کے جذبات و احساسات کا خاص خیال رکھیں اور کسی وقت منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکالیں جس سے دوسروں کا دل دکھے۔
۸۔ کتابیں ہمیں نہ صرف زندگی کی سیر کراتی ہیں بلکہ گزری ہوئی باتیں بھی بتاتی ہیں۔
۹۔ محنت کرنے والا کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ اور سست آدمی کبھی خوش نہیں رہتا۔

راجر س بیکن

۱۔ جو شخص دولت کے استعمال سے ڈرتا ہے وہ دولت پانے کا مستحق نہیں۔
۲۔ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔
۳۔ کامیابی صرف ایک بار دروازہ کھٹکھٹاتی ہے لیکن مصیبت ایک دن رات میں کئی بار دستک دیتی ہے۔
۴۔ انتقام نہ لینے سے انسان دشمن سے کہیں بہتر ہے۔
۵۔ امید کا دوسرا نام غریبوں کی قوت ہے۔
۶۔ علم سے انسان کی وحشت دور ہوتی ہے۔
۷۔ پیٹ کی سازش بہت بری ہے۔
۸۔ اگر کوئی شخص فراغت اور اطمینان سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا خرچ آمدنی سے نصف رکھے اور اگر دولتمند بننے کی خواہش ہے تو اس کا خرچ ایک تہائی ہونا چاہیے۔
۹۔ کند چاقو انگلی کاٹتا ہے قلم نہیں کاٹتا۔
۱۰۔ دولت کی زیادتی نوجوانی کی تباہی ہے۔
۱۱۔ والدین کا بچوں کو خرچ سے تنگ رکھنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ کمینہ بنتے، مکر سیکھتے، بری صحبت اختیار کرتے اور آخر دولت کا منہ دیکھتے ہی کھاؤ اور اڑاؤ ہو جاتے ہیں۔
۱۲۔ اس شخص سے بچو جو اپنی برائیاں لوگوں میں بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

بابا فرید الدین گنج شکرؒ

۱۔ طمانت قلب چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔
۲۔ خودی کی تکمیل اس عبادت سے کرنی چاہیے جس میں ظاہر اور باطل دونوں سربسجود ہوں۔
۳۔ درویش وہ ہے جو زبان، آنکھ اور کانوں کو بند رکھے یعنی بری بات نہ سنے، نہ کہے اور نہ دیکھے۔
۴۔ جسے لوگ مصیبت کہتے ہیں اسے محبوب کی طرف سے ایک عطیہ سمجھو۔ محبت کا تقاضا یہی ہے۔
۵۔ وہی دل حکمت و دانش کا مخزن بن سکتا ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو۔
۶۔ بھوکے کو کھانا اور حاجت مند کی حاجت روائی کرنا دشمن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اچھے نفس کی زینت ہے۔
۷۔ جدوجہد کا دامن مت چھوڑو، اور ہر وقت کوشش کیا کرو۔ ایک دن کامیابی سے ہمکنار ہوگے۔
۸۔ اندازے اور قیاس پر بات نہ کیا کرو۔ اس طرح انسان نفرت، غلط فہمی اور جھوٹ پھیلانے کا باعث بنتا ہے اور اندازے اکثر غلط ہوتے ہیں۔
۹۔ دشمن کو مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔
۱۰۔ جب تم پر کوئی مصیبت آن پڑے تو اسے اپنے گناہوں کی سزا جان کر اللہ پاک سے ڈرو اور اپنے لیے اللہ سے رحم طلب کرو۔

ٹینی سن

۱۔ جس شے کا وجود نہیں، اسے ہم اعتماد سے پیدا نہیں کر سکتے۔
۲۔ ہر لمحہ انسان زندہ مر جاتا ہے، اور مردہ زندہ ہو جاتا ہے یہ موت و پیدائش کے احساس و عمل کا محتاج ہے۔
۳۔ خود اعتمادی، خود شناسائی اور خود ضبطی، صرف یہ تین چیزیں انسانی زندگی کا حل بنا دیتی ہیں۔
۴۔ ایک ذہین شخص کبھی بھی رکیک بات نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا عمل اور قول کا پرتو ہوتا ہے۔
۵۔ تلوار کا جوہر مردے کے دل اور ہاتھ کی صفائی میں چھپا ہوا ہے۔
۶۔ ایک خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی عطا کرے۔
۷۔ ایک شریفانہ جواب تحمل اور خاموشی ہے۔
۸۔ میں قوت آزادی مضبوط رکھنے والے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔
۹۔ میں اپنی بیوی کی ذکاوتِ طبع پر فخر و مباہات کرتا ہوں اور اپنے آپ کو تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ خوش نصیب تصور کرتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت یحیٰی معاذالرازیؒ

۱۔ جو شخص عبرت نہیں قبول کرتا وہ معائنہ سے بھی نصیحت نہیں حاصل کرتا اور جو شخص عبرت پذیر ہونے والا ہے وہ معائنہ ہی کی سبب نصیحت سے بے پرواہ ہے۔

۲۔ عاقل کی دنیا طلبی جاہل کے ترک دنیا سے بہتر ہے۔

۳۔ مالدار کے ساتھ تکبر کرنا عاجزوں کے ساتھ عجز کرنے کے مترادف ہے۔

۴۔ مصیبت خوش خلقی کے مقابلے میں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۵۔ جو سوچے بغیر بات کرے پشیمان ہوتا ہے جو سوچنے کے بعد کہنے سلامت رہتا ہے۔

۶۔ دنیا خواب ہے، اور آخرت بیداری۔ اگر انسان خواب میں روئے تو بیداری میں ہنستا ہے پس تم دنیا میں خوف الٰہی سے رونا اختیار کرو تاکہ آخرت میں ہنسو۔

۷۔ روپے پیسے بچھو ہیں جب تک ان کا منتر یاد نہ ہو ہاتھ مت ڈالو۔ ورنہ زہر سے ہلاک ہو جاؤ گے یہ ہے کہ ان کا دخل حلال سے ہو اور خرچ حق ہے۔

۸۔ ولی یعنی خدا کا دوست منافقت نہیں کرتا جس کا ظاہر کچھ اور ہو، باطن کچھ اور ہو، اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔

۹۔ پناہ مانگتا ہوں اس زاہد سے جو اپنے معدے کو دولت مندوں کے کھانوں سے خراب کرے۔

۱۰۔ جتنا تم خدا سے ڈرو گے اتنا ہی لوگ تم سے ڈریں گے جتنا تم خدا کے دوست بنو گے اتنا ہی لوگ تمہیں دوست بنائیں گے جتنا تم خدا کے کام میں مشغول رہو گے، لوگ تمہارے کاروبار میں مشغول رہیں گے۔

۱۱۔ توبہ کے بعد ایک گناہ بدتر ہے بنسبت ستر گناہوں کے جو توبہ سے پہلے ہوں۔

فیثاغورث

۱۔ دوستوں کے مال میں تمام دوست شریک ہیں۔

۲۔ دوستی میں شبہ زہر ہے۔

۳۔ احساس دعوت عمل ہے، اور عمل حقیر راہ ہے، جو عامل کو منزل مقصود سے مزید روشناس کر دیتا ہے۔

۴۔ مرد کا امتحان عورت سے، عورت کا روپے سے ہوتا ہے۔

۵۔ اس بات کی کوشش کر کہ افعال ناکردنی کا خیال بھی تیرے دل میں نہ گزرے۔

۶۔ تقدیر بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔

۷۔ خدا کے نزدیک افعال حکما معتبر ہیں نہ کہ اقوال۔

۸۔ جن راز کو تو دشمن سے چھپانا چاہتا ہے اس کو دوست سے بھی ظاہر نہ کر۔

۹۔ اشیائے نفس میں سب سے زیادہ منافع بخش جلیل القدر سخن ہے اگر اس قوت نہ ہو تو کہنے والے سے سننا چاہیے۔

۱۰۔ وہی کام کرو، جو تمہیں کرنا چاہیئے نہ کہ وہ جسے تمہارا دل چاہے۔

۱۱۔ ایک کارآمد چیز کے مقابلے میں بہت سے ناکارہ دوست نہ بناؤ۔

۱۲۔ اچھی کتاب سے اچھا کوئی دوست نہیں۔ آج کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

۱۳۔ جو شخص تمہارے عیبوں سے تمہیں مطلع کرے وہ اس سے بہتر ہے جو غلط تعریف کر کے تمہارا دماغ بگاڑ دے۔

۱۴۔ تمام اعضائے جسمانی میں زبان سب سے بڑی نافرمان ہے۔

ہربرٹ اسپنسر

۱۔ جو خوب غور و فکر کرتا ہے وہ پیش گوئی کر سکتا ہے۔

۲۔ صحت کے قوانین کی خلاف ورزی جسمانی گناہ ہے۔

۳۔ عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔

۴۔ اعلیٰ چال چلن میں عموماً قوتِ ارادی کی کوتاہی سے کمی واقع ہوتی ہے نہ کہ بے عملی سے۔

۵۔ جس کو ماں باپ ادب نہیں سکھاتے اسے زمانہ سکھاتا ہے۔

۶۔ بیکار لوگوں کے دلوں میں شیطان فوراً دروازہ کھول دیتا ہے۔

۷۔ جہاں دوا کی ضرورت ہو وہاں آہ و نالہ کام نہیں کرتا۔

۸۔ بڑے آدمیوں کا مانگنا حکم ہوتا ہے۔

۹۔ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو، لیکن زبان بند رکھو۔

۱۰۔ دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے سہل درویش پر نکتہ چینی۔

۱۱۔ جو شخص وقت کی قدر نہیں کرتا وہ کوئی اقتدار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

۱۲۔ تجربہ انسان کا بہترین معلم ہے اور زندگی کی ٹھوکریں اس کا ذریعہ تعلیم ہیں۔

۱۳۔ دولت، ایمانداری، احتیاط، صبر، وقت کی پابندی اور منشی اشیاء سے پرہیز کے بغیر نہیں آتی۔ اگر اتفاقیہ آجائے تو عرصہ تک نہیں ٹھہر سکتی۔

۱۴۔ معلومات کے بڑھانے اور آزمودہ کاروں کے تجربات حاصل کرنے کے لیے ہر دم کوشاں رہو۔

حضرت یُوسف اسباطؒ

۱۔ دنیا دریا ہے اور آخرت کنارہ کشتی تقویٰ ہے اور لوگ مسافر۔

۲۔ سب سے بڑا اور بہتر کام وہ ہے جو علم کے ساتھ وابستہ ہو۔

۳۔ توبہ کے دس مقام ہیں جاہلوں سے دور رہنا، باطل چیزوں کو ترک کرنا، متکبروں سے منہ پھیرنا، خواہشوں سے گزرنا، نیکیوں کی طرف لپکنا، اُن کے بجائے نیک اعمال کو اختیار کرنا۔ کسی کا حق چھینا ہوا اُسے ادا کرنا، حصولِ مال و ثواب کی جستجو میں رہنا اور جب قبضے میں کرائے تو محتاجوں میں تقسیم کرنا۔

۴۔ حیا کی بہت سی علامات ہیں۔ منجملہ بات کرنے سے پہلے اس کا وزن کرنا ہے۔ تاکہ ایسا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے جس پر خجالت اٹھانی پڑے ایسے کام کرنے سے پرہیز کرو۔ جس پر عذر خواہی کی نوبت پہنچے ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچنا جس میں شرمندگی واقع ہو۔ اور آنکھ، زبان، کان، پیٹ اور دیگر اعضاء کی حفاظت کرنا تاکہ بے پروائی سے رسوائی نہ ہو۔

۵۔ تھوڑے کاموں میں نیت خالص ہو تو اس کا اجر بہت سے اچھے کاموں کے برابر ہے اور تھوڑے سی تواضع کا بدلہ بہت سے نیک اعمال کی تحقیق کرنے کے مساوی ہے۔

۶۔ اصل سیاست اور صحیح تدبر کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا ہے اور بے جا خواہشوں کا ترک کرنا ہے۔

۷۔ اوپر لہو اس کا ادب بجا لاؤ اگر اپنے متعلق کسی سے خطا دیکھو تو تحمل کرو جو تمہیں نیک بدلہ پہنچے اس پر شکر کہو، غصے کو ضبط کرو جہاں کہیں ہو خدا کی طرف دھیان رکھو اور دولتمند کے ساتھ تکبر کرو۔

Marfat.com

ڈاکٹر سموئیل جانسن

۱۔ انسان کا کردار اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس شے سے خوش ہوتا ہے۔
۲۔ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔
۳۔ اچھی چیز کی بنسبت اس کے استعمال میں خوبی ہے۔
۴۔ سب سے زیادہ بہادر وہ ہے جو رذیل کام کرنے سے ڈرے۔
۵۔ کامیابی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو کامیابی پر ایمان رکھتے ہیں۔
۶۔ خوبصورت عورت دیکھنے سے آنکھ، لیکن نیک دل عورت دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔
۷۔ شادی سے یہ غرض نہیں کہ ایک دوسرے کے جسم پر حکومت ہو۔ بلکہ یہ کہ ایک کی کمی دوسرے سے پوری ہو۔
۸۔ مشکل ایسا عذر ہے جسے تاریخ کبھی تسلیم نہیں کرتی۔
۹۔ کسی اہل قلم نے بھی حصولِ دولت کے علاوہ کسی اور مقصد کے پیش نظر کچھ نہیں لکھا۔
۱۰۔ مصیبت اس حالت کا نام ہے جس میں انسان اپنے مداحوں سے نجات پاکر خود کو پہچانتا ہے۔

ماوزے تنگ

۱۔ کسی مسئلے کو زیر بحث لاتے ہوئے وہ وقت مجرد تعریفوں کے بجائے امور پر اعتماد کرنا ہے۔
۲۔ ہمیں مسائل کو ایک ہی نکتہ نظر کی بجائے مختلف پہلوؤں سے دیکھنا چاہیے۔
۳۔ کسی ترقی کی بنیاد، خارجی نہیں بلکہ داخلی ہوتی ہے۔
۴۔ علم عمل سے حاصل ہوتا ہے اور نظریاتی علم جو عمل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ اسے دوبارہ عمل میں آنا چاہیے۔
۵۔ اس طرح کے پھولوں کو اپنی بہار دکھانے دو۔ سو طرح کے افکار کو مقابلہ کر دو۔
۶۔ خوشبو ہی حاوی ہوگی جو بہتر ہے۔ رنگ وہی غالب آئے گا جو حقیقی ہے۔ خواہ عالم فطرت ہو، انسانی معاشرہ ہو، انسانی فکر ہو، اجداد کے درمیان ایک وقت وحدت بھی ہوتی ہے اور کشمکش بھی اور یہی چیز ہے جو اشیاء کو حرکت میں تبدیلی کی طرف بڑھاتی ہے۔
۷۔ دانشوروں اور نوجوان طالب علموں کو ہر زو کی محنت سے مطالعہ کرنا چاہیے ایسا نہیں تو ایسے ہی ہے جیسے کہ جسم میں کوئی روح نہیں۔
۸۔ جب ہم عقیدہ پرستی پر تنقید کریں تو اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں ترمیم پر بھی تنقید کرنا چاہیئے۔
۹۔ اقوال اور اعمال سے ہمارے ملک کی مختلف قوموں کی اقوام میں پھوٹ نہیں ہونی چاہیے بلکہ انہیں متحد ہونے میں مدد ملنی چاہیے۔

ملٹن

۱۔ امن کی فتح جنگی فتوحات سے کم اہم نہیں۔
۲۔ پرانا تجربہ نئی تعمیر کی بنیاد ہوتا ہے۔
۳۔ مسرتیں وہیں پروان چڑھتی ہیں جہاں اعتماد کے بیج کی آبیاری ہو۔
۴۔ عظیم بات کمزوروں کو بخش دینا ہے۔
۵۔ وہ دوزخ جس میں قاعدہ مساوات ہو اس جنت سے بہتر ہے جس میں تفریق درجات ہوں۔
۶۔ چند عورتیں ہی رونا شروع کر دیں تو ان کے آنسو روکنے سے آسان سمندر کے غضب کے طوفان کے آگے بند باندھ لینا ہے۔
۷۔ طاقت سے دشمن پر فتح کرنا نامکمل فتح ہے۔
۸۔ وقت تیزی سے بھاگتا ہے اور سنہرا موقع پھر کبھی ہاتھ نہیں آتا۔
۹۔ پہلے گناہ پُرلطف معلوم ہوتا ہے پھر وہ آسان ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے مسرت ہونے لگتی ہے پھر وہ بار بار کیا جاتا ہے پھر وہ فطرت بن جاتا ہے پھر آدمی گستاخ بن جاتا ہے اور کبھی نہ پھرنے کا تہیہ کر لیتا ہے اور پھر وہ تباہ ہو جاتا ہے۔
۱۰۔ اچھی کتاب زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔
۱۱۔ موت وہ سونے کی چابی ہے جو جاودانی محل کا دروازہ کھول دیتی ہے۔
۱۲۔ جو مصیبت کا بوجھ اٹھائے وہی کامیاب زندگی کا مالک ہوگا۔

سنیکا

۱۔ انتقام ایک غیر انسانی لفظ ہے۔
۲۔ جو شخص کسی دوسرے شخص سے فائدہ اٹھاتے وقت اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے وہ قرضے کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔
۳۔ ان لوگوں سے عبرت کا سبق لو جو اوروں کے حالت سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔
۴۔ جو شخص بوالہوسی اور لذت نفسانی میں مبتلا نہیں وہ افلاس کو مصیبت نہیں سمجھتا اور جو بندہ شکم نہیں، اس کو مفلسی کا کوئی خوف نہیں۔
۵۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا نتیجتاً مجھ میں رحم اور شفقت کا عنصر کم ہو گیا ہے۔
۶۔ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے لیے تھوڑا سا دودھ اور فلالین کا ایک ٹکڑا کافی ہوتا ہے لیکن جوں جوں وہ آگے بڑھتا ہے دنیا کی وسعتوں کو تنگ محسوس کرتا ہے حتیٰ کہ ہفت اقلیم حاصل ہونے پر بھی قناعت نہیں کرتا۔
۷۔ تم مطالعہ اس لیے کرو کہ دل و دماغ کو عمدہ خیالات سے معمور کرو نہ اس طمع سے کہ تھیلیوں کو روپیوں سے بھرپور کرو۔
۸۔ اگر خدا برائی کا دیکھنے والا اور اس کی سزا دینے والا نہ بھی ہوتا تو بھی شریف و معزز انسان برائی کو کمینہ پن سمجھ کر ہرگز افعالِ رذیلہ کا مرتکب نہ ہوتا۔

Marfat.com

حضرت امام شافعیؒ

۱۔ عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔
۲۔ سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔
۳۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو بلند منصب پر ہو کر مست، خواہشات کے پیچھے چل کر درندہ اور بدکاروں سے مل کر نادم نہ ہوا ہو۔
۴۔ اگر اہل کو علم نہ سکھایا جائے تو ظلم ہے اور اگر نااہل کو تعلیم دی جائے تو علم کا حق ضائع کرنا ہے۔
۵۔ زندگی ہمیں اس لیے عطا کی گئی ہے کہ ہم اسے ان اشغال میں صرف کر دیں جو ہمیں موت کے وقت اس دنیا ہی میں چھوڑنے پڑیں گے۔
۶۔ جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے اہم ہو۔
۷۔ دل زبان کی کھیتی ہے اُس میں اچھی تخم ریزی کرو۔ اگر سارے دانے نہ اگ سکیں تو کچھ تو ضرور اگ جائیں گے۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ

۱۔ جھوٹا سب سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔
۲۔ نفس سے بڑھ کر دنیا میں مضر اور بدلگام کوئی جانور نہیں۔
۳۔ دنیا کا عذاب یہ ہے کہ تمہارا دل مُردہ ہو جائے۔
۴۔ بُروں کی صحبت، نیکوں سے بدگمان کر دیتی ہے۔
۵۔ جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔
۶۔ چشم و زبان کی آزادی روح کے لیے قید ہے۔
۷۔ غم سے روح میں توانائی آتی ہے۔
۸۔ علم کی عظمت حلم سے ہے اور حلم علم ہے۔
۹۔ جو شخص دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے بچتا رہے اُس نے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچایا اور دوسروں کو بھی۔
۱۰۔ جو کام حکمت سے خالی ہے وہ آفت ہے، جو خاموشی سے خالی ہے وہ غفلت ہے جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔
۱۱۔ جو توقع تم دوسروں سے رکھتے ہو پہلے خود اس کی تکمیل کرو۔
۱۲۔ عقلمند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔
۱۳۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس ہے۔
۱۴۔ اگر بنی آدم کے تمام اعمال نیک ہوتے تو اس بات کا تکبر انہیں ہلاک کر دیتا۔

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی

۱۔ اسلام ڈاکٹر کا نشتر ہے! ڈاکو کا خنجر نہیں۔
۲۔ قوت ہی حق ہے اور کسی قوم کے لیے اس کی اپنی طاقت کے سوا اس کے حق کی حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں۔
۳۔ دراصل انجام کا فرق آغاز ہی کے فرق کا نتیجہ ہے۔
۴۔ میدانوں کے مقابلے سے جی چرانا اور قلعوں کے پیچھے چھپنا بزدلی ہے۔
۵۔ پھوس کے پولوں کا انبار خواہ کتنا ہی بڑا ہو کبھی قلعہ نہیں بن سکتا۔
۶۔ اسلام دولت کی مساویانہ تقسیم کا قائل نہیں بلکہ منصفانہ تقسیم کا قائل ہے۔
۷۔ جو شخص خدا کی بخشی ہوئی دولت میں سے خدا کے بندوں کا حق نہیں نکالتا اس کا مال ناپاک ہے اور مال کے ساتھ اس کا نفس بھی ناپاک ہے۔
۸۔ میں دنیا کے تمام اشتراکی ممالک کو چیلنج کرتا ہوں کہ میں ان ممالک میں جو کچھ دیکھنا چاہوں، مجھے دکھائیں، میں نے ان کے قول و فعل کو یکساں پایا تو واپس آکر سوشلزم کی تبلیغ کروں گا۔
۹۔ ایک صحیح اسلامی نظام کے تحت ایک چپڑاسی کی خدمت انجام دینا بھی میرے نزدیک اس سے زیادہ قابل فخر ہے کہ کسی غیر اسلامی نظام میں صدارت اور وزارتِ عظمیٰ کا منصب حاصل ہو۔

نپولین

۱۔ سچی سے سچی اور اچھی سے اچھی عقلمندی ارادہ ہے۔
۲۔ عورت ایک تصویر کی مانند ہے جو جاہل کے ہاتھ لگ جائے تو اپنی کچھ قدرت نہیں رکھتی، لیکن صاحب دانش بیش قیمت خیال کرتے ہیں۔
۳۔ انقلاب تو کھاد اور کوڑے کے اس بدبودار ڈھیر کی طرح ہے جس میں سے اعلیٰ ترین پھول اور سبزیاں کھلتی ہیں۔
۴۔ اخلاقی قوتیں تین چوتھائی اہمیت رکھتی ہیں مادی قوت کا رول صرف ایک چوتھائی ہے۔
۵۔ تاریخ انسان کے دل کی ترجمان ہے۔
۶۔ تخیل پوری دنیا پر حکومت کرتا ہے۔
۷۔ جذبات بچوں اور عورتوں کی چیز ہے۔
۸۔ جنگ وحشی انسانوں کا پیشہ ہے۔
۹۔ جسے ہارنے کا خوف ہے وہ ضرور ہارے گا۔
۱۰۔ مجھے ڈرائنگ روم اور دیوان خانوں میں بیٹھ کر بکواس کرنے والے کی رتی بھر پرواہ نہیں میں تو صرف ایک ہی طبقہ کی رائے کی پرواہ کرتا ہوں اور وہ طبقہ ہے کسانوں کا۔
۱۱۔ روزگار وقت کا آلہ ہے۔
۱۲۔ عشق، کاہل آدمی کے دل کا بہلاوا ہے۔
۱۳۔ میری خوبیاں میرے عمل کی پیداوار ہیں۔

Marfat.com

حضرت ثعبان ثوریؒ

۱۔ زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔
۲۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔
۳۔ انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔
۴۔ جس شخص کے دل میں نہ مذہب کے لیے پیار ہے، نہ دولت کمانے کا خیال ہے۔ نہ کام کی خواہش ہے۔ بلکہ ان چیزوں کا احساس بھی نہیں۔ ان کا زندہ رہنا فضول ہے کیوں کہ زندگی انہی کاموں کے لیے ہے۔
۵۔ اپنے دل کو ہرگز نہ گراؤ۔ دل چھوڑ بیٹھے تو دنیا لٹا بیٹھے۔
۶۔ تجربہ ہی سب سے اچھا استاد ہے۔
۷۔ خدا کی شناخت اس کو ہوگی جو خلقت سے کنارہ کشی کرے۔ اور عارف ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔
۸۔ خوش خوئی خدا کی ناراضگی دور کرتی ہے۔

حضرت امام حسنؓ

۱۔ مومن وہ ہے جو زاد آخرت مہیا کرے اور کافروہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول ہو۔
۲۔ تمہاری عمر برابر گھٹتی جا رہی ہے جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ۔
۳۔ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں اُن کے دوست بنو، عاقل کہلاؤ گے۔
۴۔ دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے اور کمزوریوں میں سب سے بڑی بداخلاقی اور بداعمالی۔
۵۔ اچھے اخلاق دس ہیں: زبان کی سچائی، باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدت، سائل کو دینا، احسان کا بدلہ، صلہ رحم، پڑوسی کی حفاظت، حقوق العباد، مہمان نوازی اور سب سے بڑھ کر شرم و حیا۔
۶۔ اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

۱۔ اپنی ضرورتوں کو محدود کر لینا ہی بڑی دولتمندی ہے۔
۲۔ اپنے آپ کو اس وقت تک انسان نہ سمجھو جب تک تمہاری رائے تمہارے غصّے کے زیرِ اثر ہو۔
۳۔ جب تمہاری روزی دوسروں کی روزی سے الگ ہو تو پھر یہ بے صبری پریشانی کیوں۔
۴۔ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔
۵۔ جو شخص علم رکھتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا، وہ اس بیمار کی مانند ہے جو علاج جانتا ہے پر استعمال نہیں کرتا۔
۶۔ صادق کا تھوڑا سامان، جھوٹے کے بہت سے دولت سے اچھا ہے۔

فرینکلن

۱۔ شکستہ کشتیوں کو ساحل کے قریب ہی رہنا چاہیے۔
۲۔ محنت کرنے والے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے اندر نہیں آسکتی۔
۳۔ اونچی قیمت پر تو امن بھی خریدا جا سکتا ہے۔
۴۔ دولت مند بننے کے لیے راز یہ ہے کہ انسان جتنا کمائے اس سے کم خرچ کرے۔
۵۔ اگر تم اپنے راز دشمن سے چھپا کر رکھنا چاہتے تو اپنے کسی دوست سے ان کا ذکر نہ کرو۔
۶۔ بُرے کام صرف اس لیے بُرے نہیں کہ وہ ممنوع ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ مضر بھی ہیں۔
۷۔ دُنیا میں سب سے بہترین سوال یہ ہے کہ میں دنیا میں کونسی نیکی کر سکتا ہوں۔
۸۔ نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔
۹۔ آج تک دنیا میں ایسا کوئی عظیم انسان نہیں گذرا جو اعلیٰ چال چلن کی مالک نہ ہو۔
۱۰۔ بے شک دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد جو فیصلہ کرو وہ اٹل ہو۔
۱۱۔ دولتمند بننے کے لیے راست بازی اور دیانتداری بہترین ذریعہ ہے۔
۱۲۔ مذہب کی موجودگی میں لوگ اتنے کمینے ہیں تو عدم موجودگی میں کیا ہوں گے۔
۱۳۔ پڑھا لکھا بے وقوف اپنی حماقت کو خوشنما الفاظ کا جامہ پہنا دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ بے وقوف ہی رہتا ہے۔
۱۴۔ مذہب جو امیر و غریب کے درمیان فرق ظاہر کرے، دنیا کے لیے لعنت ہے۔
۱۵۔ شکم سیری کند ذہن بنا دیتی ہے۔
۱۶۔ زندگی اور صحت تھوڑی آمدنی پر بھی قائم رکھی جا سکتی ہے۔
۱۷۔ یہ ہماری آنکھیں نہیں بلکہ دوسروں کی آنکھیں ہیں جو ہمیں برباد کرتی ہیں۔ اگر سوائے میرے تمام دنیا کے لوگ اندھے ہوتے تو میں کبھی عمدہ لباس اور خوشنما سامان کی پرواہ نہ کرتا۔
۱۸۔ ہمارے دماغوں اور عقلوں میں اتنا ہی فرق ہے جیسے ہمارے چہروں میں۔
۱۹۔ دوسروں کی خوشی اپنے غموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے کو ہلکا کرتا ہے۔
۲۰۔ محنت و مشقت کے بعد تھکان بہترین تکیہ ہے۔
۲۱۔ اپنے آپ سے محبت کرنے والا رقیبوں سے محفوظ رہتا ہے۔
۲۲۔ اگر یہ چاہو کہ تمہارے مرنے کے بعد لوگ تم کو بھول نہ جائیں تو کچھ ایسی چیز لکھ جو پڑھی جائیں یا ایسا کام کر جو لکھنے کے قابل ہو۔
۲۳۔ غریب آدمی کو دولتمند بننے کے لیے راستی اور دیانتداری سے بڑھ کر کوئی عمدہ ذریعہ نہیں۔
۲۴۔ عورت کی زبان اس کی تلوار ہے اور وہ کبھی اسے زنگ آلود نہیں ہونے دیتی۔
۲۵۔ تجربہ ایک اچھا استاد ہے لیکن اس کی اُجرت گراں ہے۔

Marfat.com

متفرق شخصیات

۱۔ میں نے تیس ابدال کی صحبت اُٹھائی سب نے یہی کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو، کم کھاؤ اور کم بولو۔ (فتح موصلیؒ)

۲۔ اگر عبادت پرندہ ہوتی تو نماز اور روزہ اس کے پَر ہوتے۔ (حضرت یحییٰ بن معاذؒ)

۳۔ حقیقی صبر اس کو کہتے ہیں کہ بلا آنے کو ایسا سمجھے جیسا اس کے جانے کو سمجھتا ہے۔ (ابو الحسین النوریؒ)

۴۔ اُمرا میں سب سے بُرے وہ ہیں جو عالموں سے دور ہوں اور عالموں میں سے بُرے وہ ہیں جو اُمرا کے قریب ہوں۔ (حضرت اصمعیؒ)

۵۔ اگر تم اپنے دوست کی امداد یا اس کے غم کی برداشت یا دعا کرنا نہیں چاہتے تو دوست سے اس کی حالت ہرگز دریافت نہ کرو کیونکہ یہ منافقت ہے۔ (حضرت علی خواصؒ)

۶۔ برتنوں کے ٹوٹنے پر خفا نہ ہو کیونکہ ان کے لیے بھی تمہاری طرح وقت مقرر ہے۔ (محمد بن کعب قرظیؒ)

۷۔ جس دل میں غم نہ ہو وہ بگڑ جائے گا جیسا کہ گھر اگر اس میں رہائش نہ ہو تو بگڑ جاتا ہے۔ (حضرت مالک بن دینارؒ)

۸۔ پہلے آپ بچوں کو بولنا سکھاتے ہیں پھر انہیں خاموش رہنے کی تلقین کرتے ہیں (جیوبرٹ)

۹۔ خطیب اپنی گہرائی کی کمی لمبائی پوری کر دیتے ہیں۔ (مان ٹیسکو)

۱۰۔ استقلال کو برے معنوں میں "ضد" کہتے ہیں۔ (سٹرن)

۱۱۔ امن دو جنگوں کے درمیانی وقفے میں ایک دوسرے کو فریب دینے کا نام ہے۔ (امیرس)

۱۲۔ موسیقی انسان کی عالمگیر زبان ہے۔ (لانگ نیلو)

۱۳۔ میرے خیال میں موت تکلیف دہ ہے لیکن اتنی نہیں جتنی کہ زندگی۔ (ایکسل منڈ)

۱۴۔ زندگی ایک غیر ملکی زبان ہے جس کا تلفظ ہر کوئی غلط ادا کرتا ہے۔ (کرسٹو فرمارلو)

۱۵۔ وکیل ایک ایسا تعلیم یافتہ انسان ہے جو آپ کی جائیداد آپ کے دشمنوں سے بچا کر خود رکھ لیتا ہے۔ (لارڈ بارنم)

۱۶۔ جھوٹ بولنا سچی بات کہنے سے زیادہ مشکل ہے۔ سچ کہے تو یہ یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ نے کیا کہا تھا۔ (مارٹن)

۱۷۔ آئندہ کی جنگ کی طرح یہ جنگ ایک ایسی جنگ ہے جو جنگ ختم کرنے کے لیے لڑی جارہی ہے۔ (لارڈ جارج)

۱۸۔ مردانگی یہ ہے کہ اپنے کو حقیر جانو اور دوسروں کو معزز سمجھو۔ (حضرت جعفر جلدیؒ)

۱۹۔ عقل یہ ہے کہ ہلاکت کی جگہوں سے دور رہو۔ (حضرت جعفر جلدیؒ)

۲۰۔ روپیہ کھو جائے تو کچھ نہیں کھویا جاتا۔ حوصلہ کھویا جائے تو کچھ کھویا جاتا ہے۔ عزت کھوئی جائے تو تقریباً سبھی کچھ کھویا جاتا ہے، لیکن روح کھوئی جائے تو سبھی کچھ کھویا جاتا ہے۔ سوچیے، کہیں آپ نے اپنی روح تو نہیں کھو دی۔

اقوالِ نامعلوم شخصیات

۱۔ دوسروں کو اپنے جذبہ اخلاص و احترام سے متعارف کرانے کا نام ہی اخلاق ہے۔

۲۔ دنیا میں کچھ بھی نایاب نہیں ہے صرف مصمم ارادہ ہونا چاہیے۔

۳۔ اشتراکیت دو ہی جگہوں پر قائم ہے۔ شہد کی مکھیوں کے چھتے اور چیونٹیوں کے بل میں۔

۴۔ اطمینان قدرتی دولت ہے۔ بے اطمینانی جعلی سکے۔

۵۔ اعتماد سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں علاج تو محض ایک بہانہ ہے۔

۶۔ دشمن کو معاف کر دینا انتقام لینے کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔

۷۔ ظلم اور خوف دونوں بزدل کی علامتیں ہیں۔

۸۔ خود اعتمادی سے بہادر یقینی طور پر کامیاب ہوتے ہیں۔

۹۔ اگر تم کوئی بھلائی کا کام کرنا چاہتے ہو تو ابھی کرو۔ اور اگر کوئی بُرائی کا کام کرنے والے ہو تو اُسے کل پر اُٹھا رکھو۔

۱۰۔ تم بھلے رہو اور دنیا تمہیں بُرا کہے، یہ بہتر ہے بجائے اس کے تم بُرے رہو اور دنیا تمہیں اچھا کہے۔

۱۱۔ بے انصافی برداشت کرنے والا بھی مجرم ہوتا ہے اگر اُسے برداشت نہ کیا جائے تو کوئی بھی شخص کسی سے بے انصافی نہ کر سکے گا۔

۱۲۔ تمام پاکیزگیوں میں پیسے کی پاکیزگی سب سے ارفع ہے کیونکہ پاک وہی ہے جو پیسے کو ایمانداری سے کماتا ہے وہ نہیں جو خود کو مٹی اور پانی سے پاک کرتا ہے۔

۱۳۔ اگر ایک شخص کی ترقی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ پوری دنیا کی اور کسی ایک شخص کے تنزلی سے پوری دنیا کا تنزل ہوتا ہے۔

۱۴۔ آج کی تکلیفوں کا سامنا کرنے والے کے پاس آنے والی کل کی تکلیفیں آتے ہوئے گھبراتی ہیں۔

۱۵۔ جو تنہائی میں خوش رہتا ہے یا تو وہ حیوان ہے یا فرشتہ۔

۱۶۔ تنہائی احمق کے لیے قید خانہ اور عالم کے لیے جنت۔

۱۷۔ ملنے کی مسرت اور امید میں جدائی کا درد برداشت کر لیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو جدائی کبھی برداشت نہ ہوتی۔

۱۸۔ جدوجہد ہمیں زندگی میں آگے بڑھنے کی صحیح ترغیب دیتی ہے جو لوگ جدوجہد سے گھبراتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ جنگل کی راہ لیں۔

Marfat.com

۱۹۔ موقع کا ہاتھ سے نکل جانا اور وقت گزر جانے کے بعد حقیقت کا علم ہونا ہی دراصل جہنم ہے۔

۲۰۔ چاپلوسی تین نفرت انگیز برائیوں کا مجموعہ ہے جھوٹ، غلامی اور فریب کاری۔

۲۱۔ اگر تمہارا چہرہ مسکرانا چاہتا ہے تو اُسے مسکرانے دو۔ نہیں چاہتا تو اسے مسکرانے پر مجبور کرو۔

۲۲۔ جس شخص سے محبت کی جائے اس شخص کے جسم پر شک و شبہ کرنا حماقت ہے۔

۲۳۔ پیسہ نہ بھی ہو تو بھی تندرستی علم، سچی دوستی اور آزادی انسان کی عظیم خوشحالیاں ہیں۔

۲۴۔ جس طرح چمک کے بغیر موتی کسی کام کا نہیں ہوتا، اُسی طرح خوش خلقی کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں ہوتا۔

۲۵۔ دشمن اور مرض کی طرف سے لاپرواہی نہ برتو۔

۲۶۔ دوستی روح کی شاعری ہے۔

۲۷۔ جسے دُکھ کا خوف ہے اُسے خوف کا دُکھ ہے۔

۲۸۔ خوف خطرے کو ٹالنے کی بجائے اسے بلا لیتا ہے۔

۲۹۔ راحت محنت میں ہے محنت کے علاوہ کسی دوسری چیز سے حاصل نہیں کی جاسکتی۔

۳۰۔ صداقت کی آزمائش دکھ میں ہوتی ہے سکھ میں نہیں۔

۳۱۔ احمق لوگ عالم لوگوں سے جتنا سیکھتے ہیں اُس سے ہیں زیادہ عالم لوگ احمقوں سے سیکھتے ہیں۔

۳۲۔ محبت قربانی سکھاتی ہے حساب نہیں سکھاتی۔

۳۳۔ جی بھر کر محبت کرنا، جی بھر کر جان ہے اور ہمیشہ محبت کرنا ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔

۳۴۔ جو کام عقیدت سے نہ کا جائے وہ نہ اس دنیا میں کام آتا ہے اور نہ دوسری دنیا میں۔

۳۵۔ عقیدت کا سیدھا تعلق دل سے ہوتا ہے عقل سے نہیں، عقل عقیدت کو ختم کر دیتی ہے۔

۳۶۔ دل مسرت سے ذہنی اور جسمانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں اور دور رہتی ہیں۔

۳۷۔ علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔

۳۸۔ فتح مقصد کے حصول میں نہیں، حصول کے لیے مسلسل کوشش میں ہے۔

۳۹۔ انسان کی خدمت انسان کا سب سے بڑا فرض ہے۔

۴۰۔ فرض جذبے سے اونچا ہے۔

۴۱۔ قسمت کے بھروسہ پر بیٹھے رہنے سے قسمت سوئی رہتی ہے اور ہمت کر کے کھڑے ہو جانے پر قسمت بھی اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

۴۲۔ قرض مانگنا بھیک مانگنے سے بہتر نہیں ہے۔

۴۳۔ قومیت انسان کو انسان سے دور رکھنے کا دھندا ہے۔

۴۴۔ کاہلی، مفلسی کا پیش خیمہ ہے۔

۴۵۔ کتابیں جیتے جاگتے دیوتا ہیں اس کی سیوا کر کے فوراً زر دان حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴۶۔ کردار انسان کے اندر رہتا ہے نیک نامی اس کے باہر۔

۴۷۔ کمزور کردار انسان اس سرمنڈے جیسا ہے جو ہوا کے جھونکے پر جھک جاتا ہے۔

۴۸۔ کمینے شخص سے محبت یا دوستی، کچھ بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کوئلہ اگر جلتا ہوا ہے تو چھونے سے ہاتھ جلا دیتا ہے اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔

۴۹۔ دنیا میں سب سے قابل رحم انسان کون ہے؟ جو دولت مند ہونے پر بھی کنجوس ہے۔

۵۰۔ چھپ کر گناہ کرنا بزدلی ہے اور سرعام گناہ کرنا بے شرمی۔

۵۱۔ لالچ کی تکمیل کبھی نہیں ہوتی، اس لیے لالچ کے ساتھ ہمیشہ افسوس منسلک رہتا ہے۔

۵۲۔ لالچ بھی چھوت کی بیماری ہے۔

۵۳۔ مایوسی کمزوری کی علامت ہے۔

۵۴۔ انسانی مسرت زندگی میں ہے اور زندگی محنت میں۔

۵۵۔ بُری بات کی مخالفت باہمت آدمی کا ہی کام ہے۔

۵۶۔ مزاج ملنے پر ہی دل ملتا ہے۔

۵۷۔ اگر اس دنیا میں مشکلات نہ ہوتیں تو عظیم شخصیتوں کے کردار کو جو آج ہیرے کی طرح چمک رہے ہیں کون چمکاتا؟

۵۸۔ خدا مصیبتوں کو قائم رکھے، کیونکہ انہی کی بناء پر ہم اپنے دوست دشمن کو پہچان پاتے ہیں

۵۹۔ ہم جتنا مطالعہ کرتے ہیں ہمیں اُتنا ہی اپنی لاعلمی کا پتہ چلتا ہے۔

۶۰۔ جب شراب انسان کے اندر داخل ہوتی ہے تو عقل کو باہر نکال دیتی ہے۔

*****

Marfat.com

ہادیٔ برحق رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

۱۔ آنحضرتؐ کے ایک قول کا مفہوم: دو مسلمانوں کے درمیان نااتفاقی کو دُور کردینا یعنی دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرادینا نماز، روزہ اور صدقہ سے بہتر ہے۔

۲۔ عمل علم کو آواز دیتا ہے، پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ کوچ کرجاتا ہے۔

۳۔ خدا کی نظر میں وہ عظیم ہے جس کا اخلاق بلند ہے۔

۴۔ جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑ کر جانے والا ہے، اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو کہ اگر قیامت میں اس کا حساب ہو تو تمہارے پاس کچھ کہنے کے لیے نہ رہ جائے اور لوگوں کے پاس جو کچھ مال واسباب ہے اس سے تم بالکل بے نیاز ہو جاؤ۔

۵۔ چار باتیں اگر نصیب ہو جائیں تو پھر دنیا کے فوت ہو جانے اور ہاتھ آنے میں کوئی گھاٹ نہیں۔

(۱) امانت کی حفاظت (۲) باتوں میں سچائی (۳) حُسنِ اخلاق (۴) کھانے میں احتیاط۔

۶۔ پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو، اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اٹھالو۔

۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے۔

۳) خوشحالی کو ناداری سے پہلے۔

۴) فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔

۵) زندگی کو موت سے پہلے۔

۷۔ وعدہ ایک فرض ہے جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔

۸۔ اپنے اہل وعیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔

۹۔ ہمیشہ سچی اور حق بات کہو اگرچہ ناخوشگوار اور کڑوی ہو۔

۱۰۔ تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۱۱۔ قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اخلاق۔

۱۲۔ لوگوں کے لیے اپنے اخلاق کو بناؤ۔

۱۳۔ میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچادوں۔

۱۴۔ رحم کرنے والوں اور ترس کھانے والوں پر بڑی رحمت والا خدا رحم کرے گا۔

۱۵۔ تم اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی مت کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کو اس مصیبت سے نجات دلادے اور تم کو مبتلا کردے۔

۱۶۔ جو آدمی نرم مزاجی کی صفت سے محروم ہو گیا وہ سارے خیر سے محروم کردیا گیا۔

۱۷۔ میں تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لیے حرام ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے، دوزخ کی آگ حرام ہے اس شخص پر جو مزاج کا تیز نہ ہو، لوگوں سے قریب ہونے والا ہو۔ نرم خو ہو۔

۱۸۔ اچھی اور میٹھی بات بھی صدقہ ہے۔

۱۹۔ جس قوم میں بدکاری بڑھ جاتی ہے اس میں ناگہانی اموات بڑھ جاتی ہیں۔

۲۰۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا۔

۲۱۔ امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

۲۲۔ جو دوسروں پر ہنستا ہے دنیا اس پر ہنسے گی جو چھوٹے پر ترس نہ کھائے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۲۳۔ وہ ذلیل ہے جس نے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور خدمت نہ کرکے جنت حاصل نہ کی۔

۲۴۔ تین اعمال مرنے کے بعد رہتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

۲۵۔ مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بہتر سلوک کیا جائے۔

۲۶۔ خدا کی قسم وہ ایماندار نہیں، جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

۲۷۔ دعا کبھی بیکار نہیں جاتی، البتہ قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہیں۔

Marfat.com

۲۸۔ جب بندہ اللہ کی یاد میں دونوں ہونٹ کھولتا ہے تو اس وقت اس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔

۲۹۔ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۰۔ قیامت کے دن بدترین حالت اس شخص کی ہوگی جس نے دوسروں کی دنیا بنوانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کر ڈالی۔

۳۱۔ جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے اور اس درخت سے انسان چوپائے اور پرندے پھل وغیر کھاتے ہیں تو یہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔

۳۲۔ جسم اور لباس کی پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

۳۳۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔

۳۴۔ اگر تمہارا کھانا حسبِ خواہش نہ ہو تو اسے بُرا نہ کہو۔

۳۵۔ اشیائے ضرورت کو روک لینے والا آدمی کتنا بُرا ہے! اگر اللہ چیزوں کا نرخ سستا کرتا ہے تو اُسے غم ہوتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو خوش سے پھولا نہیں سماتا۔

۳۶۔ سنو، ظلم نہ کرو، کسی آدمی کا مال اس وقت تک تمہارے لیے جائز نہیں ہے جب تک صاحب مال تمہیں خود راضی خوشی نہ دے دے۔

۳۷۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ۶۰ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں لگے رہتے ہیں لیکن مرنے کا وقت آتا ہے تو وصیت کے ذریعے وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں چنانچہ وہ جہنم کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

۳۸۔ تیرا مال بجز اس کے کیا ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا، پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ خیرات دے کر آگے بھیج دیا۔

۳۹۔ جو شخص اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم کرے گا۔

۴۰۔ تم قیامت کے دن بدترین آدمی اُس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا ہے کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا تھا اور کچھ لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔

۴۱۔ منافق کو (اپنا) سردار مت کہو ایسا کہو گے تو اپنے رب کو ناراض کر لو گے۔

۴۲۔ تمام بُری خصلتوں میں سب سے بُری دو خصلتیں ہیں اور وہ یہ ہیں: انتہائی بخل اور انتہائی بزدلی۔

۴۳۔ جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے اس طرح تم بھی لوگوں پر احسان کرو۔

۴۴۔ جو خدا اور روز محشر پر یقین رکھتا ہے اسے کہہ دو! پڑوسی کا خیال رکھے اور اس کی تکریم کرے۔

۴۵۔ نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو، برائی اور سرکشی میں کسی کا ساتھ نہ دو!

۴۶۔ مومن اپنی خوش خلقی کے ذریعے رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

۴۷۔ فیاض خدا کا دوست ہے۔

۴۸۔ جب تجھے نیکی کر کے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا تو تو مومن ہے۔

۴۹۔ خاموشی بہت بڑی حکمت عملی ہے۔

۵۰۔ جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے۔

۵۱۔ مجھے رمضان کے روزے رکھنے سے اور مسجد حرام میں اعتکاف میں بیٹھنے سے یہ چیز زیادہ عزیز ہے کہ میں بوقت ضرورت اپنے بھائی کی مدد کروں۔

۵۲۔ تمہارا اپنے بھائی سے ملتے وقت مسکرا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔

۵۳۔ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔

۵۴۔ مہد سے لحد تک علم حاصل کرتے رہو!

۵۵۔ دو شخصوں پر رشک کرنا چاہیے ایک وہ دولت مند جو اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا ہے دوسرا وہ عالم جو علم کے ذریعے فیصلے کرتا ہے۔

۵۶۔ تُو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

۵۷۔ جو خود رحم نہ کرے رحم کے قابل نہیں۔

۵۸۔ بہترین بیوی وہ ہے جب خاوند اسے دیکھے تو پھولے نہ سمائے اگر کوئی حکم دے تو فوراً بجا لائے اور بہترین خاوند وہ ہے جو بیوی کے ساتھ حسن سلوک رکھے۔

۵۹۔ اپنے گھر کی دیوار اتنی بلند نہ کر کہ پڑوسی کی ہوا رک جائے۔

۶۰۔ اے ناپ تول والے تاجرو! تم لوگوں پر دو ایسے کاموں کی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے جن کی بدولت تم سے پہلے گزری ہوئی قومیں ہلاک ہو گئیں۔

۶۱۔ نیکی حسنِ خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس امر کو برا سمجھے کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں گے۔

۶۲۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۶۳۔ جو شخص جھوٹی قسم کھائے اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

Marfat.com

۶۴۔ دولت خرچ کرتے رہو، ڈر کو مت، ورنہ ہو سکتا ہے کہ خدا بھی دولت کے دروازے تم پر بند کر دے۔
۶۵۔ غنیٰ مال و دولت کی زیادتی پر موقوف نہیں، حقیقی غنا دل کا غناء ہے۔
۶۶۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اس لیے زمین پر فساد نہ کرو!
۶۷۔ سخی گنہگار، اللہ کے نزدیک بخیل عابد سے بہتر ہے۔
۶۸۔ سردار بننے سے پہلے علم حاصل کرو!
۶۹۔ عورت کی عزت شریف الطبع ہی کرتے ہیں اور اس کی اہانت کمینے لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرتا۔
۷۰۔ عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جسے اس کا شہر دیکھے تو خوش ہو جائے۔
۷۱۔ (اللہ کو ماننے کے بعد) بہترین داناء انسانوں سے محبت کرنا ہے۔
۷۲۔ بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے۔
۷۳۔ دولت مند پر حسد نہ کرو۔ دولت کی لذتیں فانی اور عارضی ہیں۔
۷۴۔ خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔
۷۵۔ جو شخص عیب جوئی کرتا ہے اور لوگوں پر آوازیں کستا ہے اس کے لیے بڑی تباہی ہے۔
۷۶۔ جو کوئی اللہ پر توکل رکھے گا اللہ اس کے لیے کافی ہو گا۔
۷۷۔ سب سے زیادہ نیک اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرتا ہے۔
۷۸۔ امانت سے رزق بڑھتا ہے خیانت سے افلاس لازم آتا ہے۔
۷۹۔ سادگی ایمان کی علامت ہے۔
۸۰۔ اپنے کو مظلوم کی بد دعا سے بچاؤ، اس لیے کہ وہ خدا سے صرف اپنا حق مانگتا ہے اور خدا حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا (یعنی اسے اس کا حق ضرور دیتا ہے)۔
۸۱۔ ایک ساعت انصاف (برسہا برس کی) عبادت سے بہتر ہے۔
۸۲۔ وہ شخص بے دین ہے جس میں دیانتداری نہیں۔
۸۳۔ وہ شخص بھی بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔
۸۴۔ بُری مجلس سے احتراز کرو۔
۸۵۔ غلے کو روک کر بیچنے والا ملعون ہے۔
۸۶۔ مکر، دھوکہ اور خیانت کرنے والا دوزخ میں جائے گا۔
۸۷۔ انسان کی سمجھ داری یہ ہے کہ وہ کفایت شعار ہو۔
۸۸۔ یہ نہ دیکھو کہ کون بول رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔
۸۹۔ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
۹۰۔ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا نہیں جا سکتا۔
۹۱۔ مومن کا چہرہ بشاش اور دل غمگین ہوتا ہے۔
۹۲۔ ایمان کے دو نصف ہیں۔ نصف صبر اور نصف شکر۔
۹۳۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔
۹۴۔ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے لیکن دوزخ سے دُور ہے۔
۹۵۔ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کی دیوار گرانے میں مدد دی۔
۹۶۔ جس کے ہمسائے کو اس سے تکلیف ہو وہ مومن نہیں۔
۹۷۔ پڑوسی کو تھوڑی سی تکلیف دینا بھی جائز نہیں۔
۹۸۔ وہ شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے لیکن اس کا پڑوسی بُھوکا ہو۔
۹۹۔ پڑوسی کی حد ۴۰ گھر تک ہے۔
۱۰۰۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

Marfat.com

باب دوسرا

آفاقی بات

Marfat.com

کتاب

یہ آفاقی کتاب بھی آفاقی ذات بھی وفا کی ساعت بھی
یہ آفاقی گیان بھی یہ میرا ایمان بھی ترجمہ میرا فرقان بھی
یہ آفاقی شان بھی یہ رفع کی بات بھی یہ خفا کی بات بھی
یہ آفاقی کان بھی یہ شیطانی بات کو لات بھی یہ جادو کو مات بھی
یہ آفاقی دھیان بھی یہ دین کا تیر کمان بھی یہ سچا سودا شان بھی
یہ آفاقی آن بھی میری جان بھی حکمت کی کان بھی ایمان بھی
یہ آفاقی جہان بھی راہ رہنما بھی رہبر بھی تعریفِ رحمان بھی
یہ آفاقی مان بھی مرتبہ بھی قرطبہ بھی سلسلہ بھی نکتہ بھی
یہ آفاقی دان بھی دنیا بھی دولت بھی دیوار بھی
یہ آفاقی سونے کی کان بھی دین کا نغمہ بھی مشعل بھی تمام بھی
یہ آفاقی بات بھی اللہ کی ذات بھی محمدؐ کی نعت بھی شاکر ذکر کا چرخہ کات بھی
یہ آفاقی رحمان بھی رحیم بھی کریم بھی قریب بھی خالق بھی
یہ آفاقی ستون بھی کلمہ بھی کلام بھی قُل بھی قائم بھی قلزم بھی
یہ آفاقی سکون بھی ممنون بھی منت مرھون بھی قلوب بھی
یہ آفاقی ایوان بھی دل دُعا بھی درمان بھی دام بھی ابہام بھی
یہ آفاقی دیوان بھی شاکر بھی شکور کا بھی سایہ سکون بھی
یہ آفاقی گمان بھی خیال بھی تصور بھی تصویر بھی تولہ بھی ماشہ بھی
یہ آفاقی زمان بھی نصیحت بھی وصیت بھی حیثیت بھی

Marfat.com

یہ آفاقی قرآن بھی آیت بھی نعت بھی حسینؑ کی شان بھی
یہ آفاقی بات ذات نعت پاک ساعت شریعت شرم اشراک بھی
یہ آفاق سے عرض بھی التماس بھی عرض بھی گذارش بھی عاجز بھی
یہ آفاق سے گذارش بھی توبہ بھی توکل۔ بھی زاری بھی ضرور بھی
یہ آفاق سے مغفرت بھی غریب بھی سجدہ بھی سجود بھی
یہ آفاق سے واسطہ محمدؐ بھی واسطہ حسینؑ بھی واسطہ علیؑ بھی
یہ آفاق سے معافی بھی شاگی بھی شاکر پر شکور راضی بھی

آگہی میری

بات آگہی کی ہے اگر تو سُنے تو، پڑھے تو
ہوگا یہاں وہاں سراسر سرخرو، ذکر الٰہی گر اپنے پر ہڑھے تو
جب مل جائے گا کام کا کامل، عامل، رہبر، پھر تو دِکھیں گے گڑھے تو
اگر انصاف اپنے ہی ساتھ کرو تو یہ کرو ذکر فکر کی مالا جڑے تو
جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو جو اللہ کے سامنے قسموں پر پڑے تو
صبر نام ہی استحکام و استقلال کا ہے، بات بنتی ہے کھڑے تو
حقوق کی صرف بات نہ چلے گی عمل پیرا ہو ملے گی جب حق کی بات لڑے تو
یہ تیرا جہاں ہے نہ کہ اپنا نہ مان مصنوعی جھوٹ نہ سُن سچ پر اڑے تو
ملے گا جب قربانی در قربانی سر دے یا مرشد کے دروازے پر سڑے تو
ملے وہ صلہ کر بھلا ہو بھلا بول تو سچ بات جھوٹی نہ گھڑے تو
گناہ پر گناہ معافی پر معافی شاکر کیسے ملے غلطی سے مڑے تو

Marfat.com

کلام ہادی

پل پہلے پہنچ جائے نمانو کے پاس اگر پیا پلائے جام کا پیالا پلائے دیتے ہیں
جاگے اگر دُکھ دنیا کے چلا جا دنیا کے لینے سُکھ دنیا کے جاگے سلائے دیتے ہیں
مل جائے اگر جس کو امن آستانا اگر ادھر بھی دکھائے اُدھر کی دنیا جھلائے دیتے ہیں
مل جائے اگر نمانا کسی کو نصیب میں کھوٹے کو بھی وہاں چلائے دیتے ہیں
خادم بھی اگر مل جائے نمانے کا جس کو شاکر اللہ کو ہی ملائے دیتے ہیں
نئے رشتے نہ کرتے، کراتے ہیں وہ مزید پرانے بھی بُھلائے دیتے ہیں
بلاتے ہیں نہ بلواتے ہیں نہ غفلت کی سُلاتے ہیں اللھُمَ لبیک بلائے دیتے ہیں
نماز، روزہ نہ رکھے دیکھنے میں وہ کبھی اپنا نوالہ منہ کا کسی کو کھلائے دیتے ہیں
نہ ہو بر ہم نہ دے درہم کر کرم رکھے بھرم اندر کا دیا جلائے دیتے ہیں
امن پور جا کے دیکھے کوئی وہ سکھ چین کی نیند سُلائے دیتے ہیں
غصے کا گولا بن جائے، وجہ دنیا سے اگر غصے کو برف کی طرح گُھلائے دیتے ہیں
آزمائش آجائے تم پر دنیا میں، اللہ کی دی ہوئی اگر ختم ہو امتحان اللہ کا اتنے میں بہلائے دیتے ہیں
مرد سے دل سے ملاقات میں فائدہ ہوگا نام تیرا آسمانوں پر بھی ھولائے دیتے ہیں
مرد سے مالک کام ایسے ایسے لیتے ہیں پتھر کو بھی یاد اللہ کا ذرا کر رولائے دیتے ہیں

Marfat.com

کلام ہادی

شجرہ شجرہ سجاد میں بھی سمایا تنکے میں سمایا
تو بھی تو وہ بھی تو اس میں کھایا واحد بھی تو محمد بھی تو
مزا بھی تو مزار بھی تو، ہنسا کر پھر رلایا خود بھی تو خدا بھی تو
اوپر نیچے اِدھر اُدھر ہر جا نمایاں نور نورانی نروار بھی توں
کیوں میں اور توں پھر یہ بات ہو لایا بندہ بھی توں بندگی بھی توں
جی جے بندہ بی بنایا توں اپنے آپ کو منوایا طلب تندتی تندہ بھی توں تونگر بھی توں
مرشد کو کبھی توں کہے میں جن توں ملائکہ توں ماہیا بھی توں
جان جن جنوں جہاں پر بت بنایا مان مرتبہ مراد مدد مادر بھی توں
استی کالو بلا بھی عالم ارواح میں سنایا اللہ احد عالم علم عقل بھی توں
کون اور کے وہ اور یہ سب سنسار نے بھولا یا بھلا بھلائی بہتر بھائی بھی توں
کافی السّموٰاتِ فضافی الرحمٰن قرآن میں پڑھایا پرور پردہ بے پرواہ بھی توں
خطاکار بھی ہم گناہگار بھی ہم، ہم سے نبھایا نار نانک کی توحید نظر بھی توں
مندہ عرض مندہ شاکر گندہ بھی تو ہی، میں بنایا نور بھی توں جانا چندلی جدا بھی توں
احد بھی توں احمدؐ بھی توں

جو میں نے بتایا ہوتا تیرے سوا ہوتا
دل دے کے دل لیا ہوتا نفع کا سودا کیا ہوتا

Marfat.com

انسان پچھتاتا ہی رہیگا

دنیا	آخرت
ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے جاگے چاہے سوئے سوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
وہ کیا یہ کیا جوانی بچپن میں بوڑھا ہوئے ہوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
اب 30 اب 60 اب 100 سال آخر موئے موئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
مال ملکیت ماں اور اولاد مواد سے ہاتھ دھوئے دھوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
وہ کرنا یہ کرنا پھر کیا بھرنا کاٹے وہی جو بوئے بوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
وہ دیا اس کو کیسا دیا اس کو جو کھلایا وہ چاہے چوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
تیرے کہنے سے نہ بدلے گا کوئی لفظ نہ ہوئے طوئے طوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
مرنا سب کو تو نہ سمجھے تیرا خیال میرے کوئی کوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
وفا دنیا سے مانگے جو وہ دل کی چوٹ تو کھائے کھائے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
شاکر خوش ہو جو ہونا ہے پھر تو روئے روئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
کیا جمع مال اکٹھا تونے ہی وہ کھوئے کھوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے
جو کرے گا وہی بھرے گا نہ بچے کوئے کوئے	ہائے ہائے تو ہوئے ہوئے

ہوتا جو تو ہوتا کیوں نہ ہوتا
جو بھی ہوتا تمہاری بھلائی میں ہوتا

دنیا کتنی بار بھی نور کہے نورا ہے
پورے کو ادھورا کہے اور ادھورے کو یہ پورا ہے
خود ہی بنائے ہاتھ کی پانچ انگلی برابر میں
مٹھی بند کر کے ایک بنائے اپنے آپ سے مورخ ہراہ

Marfat.com

عاقبت کا راستہ

من ہوا منزل نزول تن ہو۔ تن سے جدا
من ہوا تن سے جدا پھر بھی خدا اور اب بھی خدا
عاقبت اے انسان تیری اس میں کشف الدوجہ نور الہدیٰ
نام محمدؐ پر مٹ تو اللہ پر راضی ہو تو علیؑ پر ہو فدا
ایک نور میں سمائے ہوئے ہیں کوئی کسی سے نہیں جدا
معاف کرے گناہ ان گنت ہوں اگر لگے اچھی کوئی ادا
یقین اگر اس پر ہے یا کس پر ہے خیال ہے یہ ہے اللہ کی صدا
چلتا جا کرتا جا کام حکم کے لکھتا جا کام کرم کے پڑھتا جا محمدؐ کی مداح

چلتا جا بولتا جا بات یہ سارے سنسار کو
تم خود گنہگار ہو کیا منہ دکھائے گا اس یار کو
بہرے نہ بنو اپنی بات سنو نیک بنو کیا کرو گے دولت کے انبار کو
حال کو درست کرو ماضی سے سیکھ جواب دیتا ہے جبار کو
سب فرض پورے کرے گا مرض سے دور رہے گا ئر خرو ہو گا قرضدار کو
اپنے آپ کو ایسے بناؤ گھڑے کی طرح چوٹ سے بنتا ہے دیکھ کمہار کو
آیا اس دور میں تو درد رکھ بھول جا جہاں میں آنے دوبار کو

Marfat.com

آستانہ

اساں دا کعبہ مرشد دی گلی اے
اس دی گلیاں دی مٹی گڑ دی ڈلی اے
مرشد دے راستے وچ گھڑے خوب اساں دی راہ بھلی اے
کوئی سمجھے میرے نوں بندہ میرا تے اوہی ولی اے
اس مزے لوٹے اے توساں بھی ہن اساں وی چلی اے
اس گلی وچ نہ آون دکھ، آون والی مصیبت ٹلی اے
اس تے سمجھ گئے اونوں اوہی کوئی نہ سمجھے وہ جھلی اے
سائیں دے آستانے دی مٹی دی ڈلی پھلاں دی کلی اے
مرشد ہادی شفا دا پانی مٹی پوڈر وانگر ملی اے
شاکر ہن باہروں چاند نابند اندر دی بتی جلی اے
شاکر مرجانا ہر کسے نوں پر اساں کوں تیڈے قدموں وچ جگہ ملی اے
شاکر اوہی مرکے بھی زندہ نہیں جیاں کون امن پور وچ جگہ ملی اے

خیال

مسجدوں کے سجدوں کا ہی فرق ہوتا ہے
سجدے مسجدوں کو ہو سجدہ جو سجن کو ہوتا ہے
مسجد کے مجمع میں مزا تو ہے مرنے کے نہ مانے مرد ہی ہوتا ہے
وبا کی وادی دنیا ہے وعدہ وفا وقار کا وزن ہی ہوتا ہے
چاش کا نہ چکر چج سے چاہت والے چغل چپ ہی ہوتا ہے
صابر ناصر باقر ذاکر جاکر نہ آکر شاکر ہی ہوتا ہے
اگر مگر کے چکر ایک ہی نہ مانے وہ مفکر منکر ہی ہوتا ہے
چکر ایک نہ مانے وہ مفکر ہی منکر ہوتا ہے

Marfat.com

میرے پاس

سورج کی روشنی میں چاند اگر چمکتا ہے
پھر ضرور میرے سائیں کا دل میری طرف سرکتا ہے
بادلوں کے ٹکراؤ سے بادل اگر برستا ہے
پھر ضرور ہادی کی یاد میں دل میرا ترستا ہے
اگر اللہ کے آسمان پر ایک فرشتہ ہے
پھر اللہ کی زمین پر ہادی میرا فرشتہ ہے

سچ کی کھٹاس میں محبت اور مٹھاس میں فرق اتنا ہے شاکر
دنیا کی مٹھاس میں جاگتے ہیں کچھ، محبت اور عبادت میں کچھ سوئے ہوتے ہیں

میں اس گمان میں رہا کے مرشد سے محبت سچی کی تھی
اس گمان میں رہا سائیں کے سوا سمجھا ہم نے سچ کو سچی کی تھی
ہم بنے رہے مینڈک محبت کے، بازی لے گئی محبت جو پانی سے مچھلی کی تھی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

اُمید آشنا ہے، عدم سے احد اللہ آقا تو
تو توحید، تجھ سے توبہ، تو تیرا، مانگوں تجھ سے تو
تو توازن، تو تجویز، تم سے تمیز تمام تر تو
باقی برحق، بقاء کی بےباک رہے، برحق تو
بحروبر بے باقی ہے، بے شمار بے بقاء بھی تو
جمع جل جاءجلوہ جوار جبر جبّار جواہر تو
طلسم تمام توں، نگر توانا تمنا دے، توفیق تو
دوا دارو، درد دباؤ سے، دامنِ دل سے ملتا داتا تو
دعا درکار، دربار میں، درد کا داروں دور کر تو
پکا پکار پک کر، پاپ پاک پل میں کر، پالن ہار بھی تو
مغلوب مولا، مرشد مراد، مندر مسجد، مشکل میں مددگار تو
ثواب ثالث سالم صبح، شب ثواب کا ثمر تو
نصرت، نقصان، نشان، نعمان، نماز، نفع، نواز، تو
وقار وقت وصیت، وسعت، وسیلہ، وصف، واسطہ، وفادار، تو
خیال کھلا، خلوت خاص، خسم خاص، خصلت، خفی تو
لحاظ لج لطیف، الحمد لعل لام میم لاج تو
قلم، قل، قائل، قابل، قدوس، قمر، کائنات قصہ، قسم قصور، ہم قائم تو
سین سب، سوال سہارا، سجدہ، سب میں سمایا تو
یااللہ، یاخدا، یارحمٰن، یاپرور، یارحیم، یاکریم، یاکیم تو
شان شمع، شب شام، سزا ثمر کا بھی، شاکر کا بھی تو

Marfat.com

کلام

فقیر فکر شدید درد مانگتا مزید فکر نہ کر کسی کے عیب کُرید
نہ فکر آھوت نابود شابود بھی وجود اپنے کو ہی سجود یعنی اُس کو سجود
حق موجود سدا موجود
سدا موجود لامحدود

اللہ بھی بقا محمدؐ ہے قائد بنا ایک وجود نہیں کوئی اس کی حدود
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاک کو وعدہ فرمایا محمود کہیں فرعون، کہیں موسیٰ، کہیں داؤد
تو ہی اوپر تو ہی نیچے تو پہلے تو ہی بعد تو مالک تو ہی خالق تجھ ہی کو کریں سجود
کہیں ظالم، کہیں بالم، کہیں شیطان مردود حق موجود نہیں کسی اور کو سجود
حق موجود اناک حمید و مجید
بنا کسی وجود حق موجود

نعرہ حق موجود کہے وہی یو ہی ہوند موجود ہی کو سجود ہو فلاح و بہبود
ختم کرتا منہ کا سواد اندر کا سواد اللہ کے پہچاننے میں نہ چاہے کوئی سواد
حق موجود سدا موجود
بنا کسی وجود حق موجود

فقیر نہ کرے فکر اپنے ہی کبھی فائدا کرے بھی وقت پڑے فیض و فوائد
حق موجود سدا موجود

اللہ کرے ہر کسی کی مدد دل ہوجائے حق سے آباد
فقیر فکر میں نہ کرے کسی کو شکوہ فرد نہ ہی کرے شکایت کرے توبہ فریاد
فقیر فواد بھی فریاد بھی کبھی ممال کا جہاد کبھی آواز کبھی بے آواز کبھی نام فرید
حق موجود سدا موجود
درد ہی درد ہے بنا کسی وجود

فقیر کا بوسیدہ جسم لیکن ہوتا اللہ کی صحیح شدہ رشید
فقیر فرید بھی درد شدید بھی مجید بھی مزار بعد مخلوق فیض فواد
حق موجود سدا موجود
مرد کی مدد کی اسی کو ہے داد

فقیر فکر ہی میں مرد نہ گرم نہ سرد نہ افراد نہ فرد
حق موجود سدا موجود
بقاء اللہ وجود

Marfat.com

اقوال و اشعار

خدشہ اور خوف دو فرق ہیں شاکر
خدشہ بدل جاتا ہے اندیشے میں خوف طرف اللہ کے ولی کو نہیں ہوتا

توفیق رجوع ہوتی ہے اللہ کی طرف بطرف میرا
شروع ملنا ہوگئی فجر سے نزاع شروع ہوگئی عصر سے

بے ادبی سے نام لینا بھی بے ادبی ہے تیرے نام کی
محفل میں محمد کا بغیر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نام لے لینا گمراہی ہوتی ہے
تیرے سہارے چلے یقین ہمارے اسباب سبب تمہارے

جاتے ہوئے ہم سب کو تکتے رہتے ہیں انسان کو دنیا سے
جانے دو سب جائیں گے من ہی من میں اُمید انسان کو دنیا سے

دنیا میری ہے

میری یہ دنیا میری زندگی ہے اُس کے مالک سے میرا مالک مجھے ملا
یہ سنہری یہ چاند سی چاندی پابندی زندگی میں ہادی مجھے ملا
سخت پہاڑ ہیں تو نرم مٹی کے ٹیلے بھی ہیں
جھوٹ کا ساگر ہے تو کیا ہوا سچ کے دریا بہتے ہیں
ڈبو دینے والے دریا ہیں تو رحمت کی بارشیں بہتی ہیں
جلا دینے کے لیے کافی اگر سورج ہے چھاؤں کے سائے درخت تو ہیں
فساد، ضد، حسد دنیا میں ہے اگر، میرے ہادی واحد بھی تو ہیں

Marfat.com

میں حق ہوں بے شک ہوں ہر دم لاج رکھ ہوں
میں خلیل ہوں جلیل ہوں میں تیری دلیل ہوں

میں بے پرواہ پرور بھی ہوں بے نیاز ہوں
میں تصور خیال ہوں جلِّ جلال ہوں خلیل ہوں

کوئی بھاگے گا موت سے ہم دوڑیں گے موت کی طرف
میرے ہادی کو واپس دے یا ہمیں لے ہادی کی طرف

سب حیات گذری جدائی فدائی کھیلتے کھیلتے
جدا بھی پھر فدا بھی بچھڑتے ہیں ملتے ملتے

مرشد چلے گئے ہم سے جدا ہو کر اس دنیا سے کچھ وقت سے
ہم بھی ملنے چلے شیخ سے اُس دنیا میں اُن کے پاس

اب تو فنا ہو کر بھی مل لیے اُس دنیا میں بقاء ہوئے اس دنیا میں
سُنا ہے قیامت میں محمدؐ کے ساتھ اُن کے عاشقو روضہ یہی ہو گا فنا میں
ہم پھر جدا ہونگے اُڑا دیئے جائیں گے قیامت کے اڑتے پتھروں میں
جدائی جدائی چلتا رہے گا گورکھ دھندا بعد قیامت میں

Marfat.com

دُعا

بیڑا پار کر دے کائنات کا خیر آباد کر دے دل میرے کی خشکی ہرا کر دے
دنیا کے سمندر پر سامان کشتی کی طرح تیرا دے جو بھی شیطانی سوچ مروادے
میرے دل میں ذکر تیرے شہر کا سحر کر دے میرے جہاں پر مہر کر دے اندر کے میرے
اندھیرے کو دوپہر کر دے دنیا میں جو لکھی مصیبت صدی کو ایک پہر کر دے
اندر ذکر میرے کو رواں نہر کر دے گناہ میرے لیے لگے جیسے زہر کر دے
دنیا پہ اپنی رحمت کو بحر کر دے حق تیرا نام پر مجھے ٹھہر کر دے
میری دنیا اس جہاں تیرے کو دہشت کر رہے ہیں ان پر قہر کر دے
بھٹکے بھائیوں کو میرے جیسے نمانو کی طرح رہبر کر دے مہر کر دے
دشمن امن کے دنیا میں ہمارے ہی آگے زیر کر دے مہر کر دے
دنیا کے کام کسی میں اگر شاکر زرّہ ہے چاہے پھر بھی فرد کر دے مہر کر دے
دنیا میں میری آنکھ چار کر دے دو اندر دو اوپر کر دے مہر کر دے
جاؤں کس کے پاس جھولی پھیلا کر اُس سے پہلے اپنی مہر کر دے
لگتے نہیں دنیا کے دوا داروں ان میں شفا پھر اپنی شفا پھر دے مہر کر دے
مہر کر دے پھر کر دے کئی بار کر دے غلطی بندے کی معاف کر دے
رحم کر دے وہم ختم کر دے دور غم کر دے پھر کر دے مہر کر دے
دل نرم کر دے اندر باہر شرم کر دے بھرم دنیا میں میرا رکھ دے
قہر دنیا میں کم کر دے بالکل ختم کر دے صرف اپنے آگے سر میرا خم کر دے
امام مہدی کا ظہور کر دے ہم پر جہنم ختم کر دے مہر کر دے

Marfat.com

دعا

رب رکھ لاج راستہ کھول رحم رحیم کتنی ہی خطا
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

دُعا، دوا، دین دنیا دان کر صدقے چودہ طبق اور کتنے ہیں جو پتہ
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

فانی فنا فقت دنیا سے فائدہ کر فقیر فکر سے فاقے سے فتح
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

رحم رحم کر رحمٰن ہے تو یہ راگ میرا قائم ہو پختہ
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

رب کے آگے رباب بجاؤں برحق کا رب بھرم لکھ رکھتا
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

باقی باالله بالم ہے بقا کر بقول تیرے ساتھ تیرے بخت بھی بختا
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

رزاق رزق دے رفتار تیز کر زندگی کی رفتہ رفتہ
تجھے کرنا ہے تجھے کرنا ہے

Marfat.com

ڪلام

ذات تون

پاڻ ٿي ڀلائي پاڻ ڏي عقل پاڻ ذات عظيم
پاڻ ٿي جلِ جلال پاڻ رحم رحيم
پاڻ ڪري جل ٿل پاڻ ڪري اُج ڪل پاڻ ٿي شرم
پاڻ ٿي قهار پاڻ فقير پاڻ رب ڪريم
پاڻ ٿي ماري پاڻ ٿي پيدا ڪري پاڻ دوست پاڻ ٿي رقيب
پاڻ حد پاڻ بيحد پاڻ دور پاڻ قريب
پاڻ ڪري قائل پاڻ قُل پاڻ ڪري نيڪ پاڻ ڪري خراب
پاڻ ٿي راضي پاڻ نماڻو پاڻ ڏي بيماري پاڻ حڪيم
پاڻ سمجھ شين تون جيڪو جوڙي جهان لِڪي ڪري فريب
پاڻ وڙهي پاڻ ٿهي پاڻ آهي دوست پاڻ رقيب
پاڻ ٿي ڏي معلوم پاڻ ڏي علم پاڻ لڪائي ٿي گُم
پاڻ ڏي مال ملڪيت پاڻ ڪسي ڪري غريب
پاڻ ٿي ڏيکاري خواب پاڻ ڪري حلال پاڻ ڪري حرام
پاڻ ڪرائي ڪم پاڻ دوست، پاڻ دوست ڪرائي گناه پاڻ ٿي ڏي ثواب
پاڻ ٿي شڪور پاڻ ڪري شُڪر پاڻ ڏياري شاڪر کي قُرب
پاڻ نرم پاڻ ڪرم پاڻ اڪرام پاڻ ٻهرام پاڻ رکي ڀرم
پاڻ مذهب پاڻ قسم پاڻ اسلام پاڻ هندو ڌرم
پاڻ ٿي ڪرائي حج پاڻ پارائي احرام پاڻ ٿي ڪعبه حرم

Marfat.com

خواہش

کاش کہ دوست ہو جاؤں محمدؐ کے پیارے جس معزز نام جامی ہے
شاکرؔ شکر ہے کروں شکرانے مل گیا۔ محمدؐ اور اللہ کافی ہے
عقل حکمت یہی تو ہوتی ہے مالک وہی ہے دائی ہے
خواہش کی دنیا سے بچ جاؤں تم میں بھی اس کے سہارے جو رحمی ہے
نعت جو حمد لکھیں ہیں سواد ملے اس کا جہاں جنت انعامی ہے
محمدؐ میرا مالک بھی ھادی علیؑ ہے دونوں میرے شافی ہے
آسرہ کرتا ہوں بڑی اُمید سے بھی ہوں نام اللہ معافی ہے
میرا نمانا زندہ ہے جب تو میرے ساتھ بس مزار میں آرامی ہے
سو فیصد بھی سوا سو دفعہ دور کرے گا اللہ میری خامی ہے
شاکر تو نے شانِ الٰہی کیا لکھی وہ تو ہے یہ بات عامی ہے
سب بھی خوش ہو جائے اللہ میاں سب کو دے ایسی ماں جیسے میری امیؔ ہے
لکھا ہے جو وہ عالم پر رحم ہو نہ کہ بات عوامی ہے
ذکر کا ذاکر ہوں صابر کا بھی شاکر ہو صبح و شامی ہے
چھوڑوں کیسے چاہے تیرے نام سے کام نہ بنے دنیا کے یہ بدنامی ہے
کون کہتا ہے میرا ہادی چل بسا وہ تو ہر وقت ہم سے کلامی ہے
مجھے کیسے ڈر موت سے ہوگا جو کام محمدؐ میں غلامی ہے
روز بروز دیکھتے ہیں مزاروں پر محمدؐ کے نام کی سلامی ہے
روز سودا سر کا کرتے ہیں نام محمدؐ پر کئی سر نیلامی ہے
علی مولا مالک ہے وجہ یہ نہ کہ میں سالک ہوں نمانا میرا سوامی ہے
ہوگا یہ مشہور شاعر تو نمانے کی ہی نیک نامی ہے
سر تلیؔ پر نہ ہاتھ کھلبلی پر بس میرا مرشد حامد و ناصر حامی ہے

Marfat.com

دُعا درد مریض کی

اللہ اگر درد ہے تو تیرا درد ہی رہے
اللہ تیرا درد ٹھیک کرے وہ درد درود ہے تو درد رہے
اللہ تیرے زخم کو کوئی نہ اُکھیڑے، یہ سرد ہی رہے
اللہ تیرا مرض ٹھیک کرے، وہ مرض ہے تو مرض رہے
تو داتا ہے تو دیتا ہے، تو دیتا رہے میرا مجھ سے کوئی لیتا رہے
تو ہے تو احسان ہے، محمدؐ کا میرے ساتھ درود رہے
اللہ نے دیا درد ثابت قدم رہے اور تو مرد رہے
نزاع میں تیرا نام رہے درود کا ہی ورد رہے
یہ مرض ہے توبھی پھر یہ مرض ہی رہے
اللہ تیرا درد دنیا کا تو ٹھیک کرے
جان مال کا مالک تو ہی ہے نہ کوئی ابہام رہے
کبھی میں خاص کبھی عام ہی میں فرد رہے
اللہ تیرا درد ٹھیک کرے وہ درد ہے تو درد رہے
اللہ نے دیا درد ثابت قدم رہے اور تو مرد رہے
یہ مرض ہے تو مرض ہی رہے
نزاع میں بھی تیرا نام رہے درد کا ورد رہے
یہ مرض ہے تو پھر یہ مرض ہی رہے
مرض روحانی ہے تو ختم نہ کرے زخم تیرا سرد رہے
مرض میرے کو اللہ کا درد دے، روح میرے کا طبیب اردگرد رہے
آنکھ پُرنم یاد میں رہے، عشق میں چہرہ میرا زرد رہے
آج شاکر تو صابر ہے، پھر تو ہمیشہ بار برد رہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلام

اے ہادی پاک جب سے محبت کے ہم اثر دار ہوئے
پنجتن کے عاشق ہوئے، حسینؑ کے عزادار ہوئے
ہم بھی کبھی گناہ گار تھے، محفل تیری سے علیؑ کے حُبدار ہوئے
اوروں کے نوکر تھے، تیری نگاہ سے تیرے آستانے کے کم دار ہوئے
دنیا داری میں پھنسے تھے، تن سیوا کے حق دار ہوئے
دل مردہ تھا میرا، اب زندہ دل ہوں، تم میرے دلدار ہوئے
بد کردار ہم تھے، تیرے ساتھ مل کر ہم بھی بہتر کردار ہوئے
پہلے رحم دل تھے، ہم آپ سے مل کر خیر خواہ ہوئے
تھے اندھیرے ہی اندھیرے زندگی میں، اب غفلت کی نیند سے بیدار ہوئے
غریب کا بھی اگرچہ تو مالک، ہادی کے ساتھ کیسے، نادار ہوئے
کام کرتے رہے اس دنیا کے، دل لگا وہاں پھر کیسے دنیا دار ہوئے
شیخ ہی کی جب پوجا ہم نے کی تب ہی تو نور کے دیدار ہوئے
اُس دنیا میں فلاح پاگئے وہ، اِس دنیا جو سے بےزار ہوئے
چلے جو ذکر الٰہی سے اس دنیا میں بھی، وہی تو سمجھدار ہوئے
پردہ تیرے گناہوں کا یہاں تو ہوجائے، وہاں سب عیب نمودار ہوئے
بنا ہادی کے رسوائی یہاں، وہاں بھی تو بیکار ہوئے
دولت سے شاہوکار تو یہاں ہوئے، عمل سے وہاں شاہوکار ہوئے
کِیّا جنھوں نے ذکر، فکر سے کام لیا، یہی تو وہ سرکار ہوئے
نہ علم نہ عمل نہ عالم ظاہر ڈھونگ کیے وہ مکّار ہوئے
دین کی بات دنیا میں ہاتھ ہے شاکر کا جب سے نمانو کے جمعدار ہوئے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ علیؑ

میرا مولا علیؑ مولا، ہے سب کا مولا، کرے وہ غم دور علیؑ مولا

سب دُکھ درد دور ہوئے، جس نے علیؑ علیؑ بولا

یہ ہی میرا بھی مالک ہے، میرا علیؑ مولا علیؑ مولا

شان جس کی ہے بے تول وہ مولا، علیؑ مولا علیؑ مولاؑ

محمدؐ کا پیارا مولا علیؑ ہمارا ہے، شک نہیں ہے ماشہ نہ توبہ، علیؑ مولا علیؑ مولا

تیرا سب سہارا، سب کچھ تمہارا کثیر اعلیٰ

میرا سہارا سارا ہمارا، علیؑ مولا علیؑ مولا

سبھی بند در ہو جائیں نام علیؑ، جس نے دل کا دروازہ کھولا، علیؑ مولا علیؑ مولا

علیؑ کے نام کا اوڑھنا، بچھونا، علیؑ کا چولا

شان علیؑ کی بڑائی کے، پڑھ کر شاکرؔ بھولا، علیؑ مولا علیؑ مولا

شان علیؑ مان علیؑ، مان علیؑ دھیان علیؑ دان علیؑ مولا

جان علیؑ نایاب علیؑ، علم کی کان علیؑ، محمدؐ کی زبان علیؑ مولا

بندہ تھا بے دم تھا علیؑ مولا، جب ہی دل کو محمدؐ نے کھولا

اللہ نے جب بتایا، مولا کو ایک پلڑے میں دنیا، دوسرے میں، علیؑ کو تولا

نام علیؑ سے جنت ہی بنتی ہے، نام سے صاف سفید ہو کوئلا

کر کرم علیؑ مولا، رکھ بھرم علیؑ مولا، علیؑ مولا

اللہ کے پیارے، محمدؐ کے دلارے علیؑ مولا، بھر دے میرا جھولا

بڑی جنگ ہے، بڑے تنگ ہیں، ختم کر اندر کا میرا رولا

علیؑ مولا ہو بھلا، سب کا جو کہے علیؑ مولا علیؑ مولا

Marfat.com

شب و روز کر

شب و روز ہی کا روزہ رکھنا تھا
ہر دن سوچ میں موت کا مزا چکھنا تھا
اپنا بھرم بھی، اوروں کا بھی رکھنا اور رکھانا تھا
گناہ اگر سرزد ہوجائے تو، سرخم رکھنا تھا
وعدۂ یار بھی یاد رکھنا تھا، نیک کو دیکھ کر جھکنا تھا
کسی اور کو دیکھ کر دکھ میں، اپنا بھی دل دُکھنا تھا
روزی کا وعدہ اللہ نے کیا، میں نے روزی کے لیے اُسی کو تکنا تھا
مجھے جو ملا ہے نمانے سے شاکر، یہ نام اُس کا لکھنا تھا
فرق جو کرے مانوں نہ اس کو مسلمان، مجھے محمدؐ اور علیؑ میں فرق نہ رکھنا تھا
دُکھ سُکھ میں ہی کرنا ہے گزارا اس میں جمنا تھا
لینا جو تھا تجھے فیض جو جم کے، اللہ سے تجھے کانپنا تھا
اللہ اللہ کرنا تھا مرشد محمدؐ علیؑ کہنا دل دعا دماغ چمکنا تھا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

درود کی توفیق ہی اللہ کے محمدؐ کی شان بڑھانا ہے
جو پڑھے نعت رسولؐ، شاہی کام کمانا ہے، بڑھانا ہے
شان بھی اس کی، نعت بھی اس کی، پھر ڈر کو بھی ڈرانا ہے
اُحد بھی، بدر بھی، حق کا کلمہ بلند کیا، مرنا کیا مروانا ہے
غار ثور بھی رحمت ہوئی، بنی بھی ڈر گئے، درخت چروانا ہے
عشق رسول محمدؐ میں جل جائے جو، آدمی ہی نہیں، پروانا ہے
چلتا ہی جا، شان محمدؐ پڑھتا جا، پھر کیا گھبرانا ہے
نماز قائم نہ ہوتی درود کے سوا، نماز سے کچھ چُرانا ہے
محمدؐ احمد سے لینا ہے تو پاک درود دینا ہے، رحمت کی بھرنی اور بھروانا ہے
اگرچہ جڑوانا ہے، نماز قائم کرنا ہے، ماتھے پر محراب کا تاج جڑوانا ہے
دُکھ میں بھی، سُکھ میں بھی، دے سزا اپنے ساتھ اوروں کا بیڑا تروانا ہے
شاکر نے شان لکھنی ہے بیشک ورنہ صحبت میں فرشتوں سے اللہ نے تو کروانا ہے
شاکر کو شکایت ہی نہیں کمال ہے کسی سے محمدؐ سے کرم کروانا ہے
محمدؐ کے معاملے میں معقول دام اپنے کو ہروانا ہے
محمدؐ کے متوالے متواتر ہیں اپنے ماتھے پر نعت کے ہیرے جڑوانا ہے
محمدؐ کی محبت میں معلوم نہیں قیمتی شے کو بھی لٹانا ہے
محمدؐ کے مولا میرے تو مولا ہیں مجھے جس نے بتایا، ایک مولانا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمہ اوست

سورج چاند اِدھر اُدھر اُن کا بھی مالک میں ہی ہوں
زمین نیچے ہے آسمان اوپر ہے، اُن کا بھی مالک میں ہی ہوں
باغ چمن میں چرند پرند، اُن کا بھی مالک میں ہی ہوں
دریا سمندر کا مالک خواجہ خضرؑ اُن کا بھی مالک میں ہی ہوں
میرے نور سے بھسمُ موسیٰؑ کی کشتی کا مالک میں ہی ہوں
آگ جلائے، پانی بجھائے، پانی کا مالک بھی میں ہی ہوں
شیر مارے، ہرن بچائے، شیر کا مالک بھی میں ہی ہوں
جنگل کا بادشاہ ببر شیر، جنگل کا مالک بھی میں ہی ہوں
طوطے کی ٹیں ٹیں، چڑیا کی چوں چوں، کُوکے کوئل کا مالک بھی میں ہی ہوں
مینار سے کبوتر ادھر اُدھر، نعرہ لگائے اللہ ہو، مینار کا مالک بھی میں ہی ہوں
شاکر میرا صابر میرا، شاکر کا مالک میں ہی ہوں
مریض اور مرض دونوں ایک، شفاء کا مالک بھی میں ہی ہوں
شفاء، نفع، خفا، رجع، دفع، آقا، آگاہ کا مالک بھی میں ہی ہوں
رحیم، کریم، تسلیم، کلیم، رحمٰن، امان، آسان بھی میں ہی ہوں
قادر، قدرت، قدوس، سدا قائم کُل بھی میں ہی ہوں
شاہی، ماہی، آگاہی، راہی، بادشاہی فقیر بھی میں ہی ہوں
بو توں، خوشبو، سوں سوں، ہوں ہوں بھی میں ہی ہوں
باطن، ظاہر، قابل، ماہر، قاتل، مقتول، روّں روّں بھی میں ہی ہوں
بر، بحر، برسات، بادل برسے، گرج گوں گوں بھی میں ہی ہوں

Marfat.com

اس کتاب میں بندے کے لیے

اصل میں یہ بات ہے سارا جھوٹ کا کھیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل میں یہ بات ہے دنیا جھوٹی ریل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے دنیا جھوٹ سچ کا میل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے دنیا جھوٹ کا دھکم پیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے اللہ نزد ہے انسان کا نیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے وہ ضرور ظاہر ہوگا جس کے دل میں میل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے گناہ میں تجھے اللہ نے جو دی ڈھیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے جو تو جو انسان ہے گناہ کو آ مار مجھے بیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے بندہ بندے کا ہی نکال رہا تیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے آدمی سودا کر رہا ہے بندے کا ضمیر سیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے جوانی میں بھی تو نہ سدھرا اب عمر آخری ٹیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے

Marfat.com

اصل کی یہ بات ہے جو اللہ کے نام پر منافقت سے کہتا ویل ویل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے جو کھاتا ہے یتیموں کا مال وہ باز اور چیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے ہم تو املام کے ابابیل ہیں تم کھا کر حرام چاہے کافر فیل ہے
یہاں نہیں تو وہاں ضرور جیل ہے
اصل کی یہ بات ہے سب مذہب متفق ہیں سچ سے توریت انجیل ہے
جھوٹ پر یہاں بھی جیل اور وہاں بھی جیل ہے

Marfat.com

کتاب کی بات

اصل میں جو بات ہے یہ شاید میری بات نہیں ہے آفاقی بات ہے
میرا آستانہ ایسا ہے جیسے صوبوں کی ایک وفاقی بات ہے
اصل میں جو بات ہے جو میرے دماغ کی جو بات وہ میں نے دماغ سے دفع کی بات ہے
اصل میں جو بات ہے میں نے خود دیکھا اپنے ہادی کو یہ کئی دفعہ کی بات ہے
اصل میں جو بات ہے اس کتاب میں لکھنے والی اللہ کی ذات یہی نفع کی بات ہے
قرآن کی آیت ہے قرآن کی آیت ہے
اصل میں جو بات ہے محمدؐ نے کفر کو جو دی ہمیشہ مات ہے وہ وفا کی نعت ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل میں جو بات ہے جو حق بات نہ کرے وہ مجھے لگتی خفا کی بات ہے ہمہ جُفا کی رات ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل میں جو بات ہے جو یہ کتاب ہے اس میں معاملہ دل کا نہ کہ آنت ہے
قرآن کی آیت ہے قرآن کی آیت ہے
اصل میں جو بات ہے ہر سانس میں نام اللہ ہر کام ذکر کی پونی چرکھا کات کی ہے ذات پات ہے
قرآن کی آیت ہے قرآن کی آیت ہے
اصل میں جو بات ہے جو حکم محمدؐ کا شادی کرو اللہ کا بھی نہ کہ بات ناتھ کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل میں جو بات ہے عمل بھی علم بھی دونوں قرآن نہ کہ بات اپنے ہاتھ کی ہے
قرآن کی آیت ہے قرآن کی آیت ہے
اصل میں جو بات ہے علم جو دے وہ علی جو رحم کرے وہ اعلیٰ یہ محمدؐ کی عنایت کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل یہ بات ہے سُن لے اللہ بندے کی وہ راز ایک شاعت کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے

Marfat.com

اصل یہ بات ہے حضورؐ نے دی دنیا میں اپنے بندوں کے نام ولایت کی ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے اللہ نے اپنے دوستوں کو ڈر اور خوف سے دنیا میں رعایت دی ہے
بقر، سورۃ ہے بقر، سورۃ ہے
اصل یہ بات ہے جو کرے وہ بھرے قیامت میں وجہ ہونا ملامت کی ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے اسلام مذہب محمدؐ کا ہر بات کی بنیاد سلامت کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل یہ بات ہے فقیر اللہ کے نہیں رہتے مزے میں ہر وقت بات کراہت کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل یہ بات قرآن میں بھی ہے اللہ ذات ہے بات سلامت ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے اللہ نے خود محمدؐ کو معراج پر بلا کر رُوبرُو ملاقات کی ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے نور نے کی چاند نور کی اُنگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر کے یہ کرامت کی ہے
صلواۃ ہے صلواۃ ہے
اصل یہ بات ہے تیرا راز بچ جانا تیرا کمال نہیں موت ساتھ ہے وقت گھات ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے نکلے سچ بات ہے منہ، ماؤتھ، سندھی میں وات کی ہے
قرآن کی یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے
اصل یہ بات ہے میرے اُوپر سایہ ہے نمانو کا نہیں وجہ اُس کی وفات ہے
وہ میرے ساتھ ہے وہ میرے ساتھ ہے
اصل یہ بات ہے مرنے پر مل جائے کلمہ نصیب کا ورنہ بات سکرات کی ہے
وہ میرے ساتھ ہے وہ میرے ساتھ ہے

Marfat.com

غرق غلامی میں

سدا رہے سنسار کے شوق میں شہوت کے گھوڑے پر سوار
سکون کے جنون میں جل رہا ہے جہاں کا سارا شریر
مزا اور سزا میں شل ہو رہا سدا سے سنسار
سہولت کو سنوارنے میں سارے سرُور میں سرشار
بغض کو بھر لیا مغز میں، میں نے غضب غصّے سے ڈر غفّار
عرض عروج پر کرتے ہو مرض کے قرض سے شرابور
راج لٹواتے ہو خود ہو لالچ لعنت میں ملتی ہے مار
فخر کی فراخ دلی کرتے فاقہ فکر نہیں کرتے ہیں نہ شرمسار
فلاح کیا ہے اپنی فلاح کی فکر نہیں چاہیے کوئی فائدہ جائے پاس فقیر
شاکر شِکرا کی طرح شکار پر شکاری گھات دیکھ رہا ہے شکور

Marfat.com

ہر کوئی آپ جانیں

مُلّا کیوں مریں جو مرنے سے پہلے وہ مرے جو مرنے کی بات کرتے ہیں
آدمی کیوں پہلے سر دے تو سچا طالب جو بات کرتے ہیں
تقویٰ کیوں ہم کریں وہ کرے جو بتایا کرتے ہیں
نماز میں سر کٹوائے کیوں ہم وہ کٹوائے جو بات کرتے ہیں
وعدہ پورا کیوں ہم کریں وہ وعدہ پورا کریں جو بات کرتے ہیں
سخاوت کیوں ہم کریں وہ سخاوت کرے جو بات کرتے ہیں
چِلاّ کیوں ہم کاٹیں وہ کاٹے جو بات کرتے ہیں
تہجد کیوں ہم پڑھیں وہ پڑھیں جو بات کرتے ہیں
قرآن کیوں ہم پڑھیں وہ پڑھیں جو بات کرتے ہیں
قرآن سے فائدہ کیوں ہم لیں وہ لیں جو بات کرتے ہیں
سرکار سے فائدہ کیوں ہم لیں وہ لیں جو بات ہی کرتے ہیں

———

Marfat.com

بے بسی بھی بے خوفی بھی

قتل قتلام ازل سے ہے قائم قدرت کی قدرتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

اعلیٰ ہیں علم کے عالم لالچ لوبھ ہیں اپنے ہی کام پھرتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

غدّاری غضب ازل سے غمگسار سے غم شروع سے صبح غلطی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

تاریخ کی بات تاریخی ہے توکّل پر گناہ ثواب اوپر تُلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

باقی باالله بقاء کی بات بقایہ پہلے سے یہ نہیں بدلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

چالاکی چالو لوگ کے چکر اوّل سے ہیں توں چلا جہاں تک چلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

خراب خبر سے ہی کھول آنکھ پھر نہ جانے مرے پر کیا کھلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

جہنم الله نے جہاں میں بھی پیدا کیا ہے وہاں کیا پتہ آگ جلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

Marfat.com

بدعت کی بلا بدن میں بحال شروع سے بقاء کی آگ سب میں بلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

داغ دوزخ دوغلائی دائم ہے دائم سے ہے یہ صرف وہ آنکھ دیکھتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

دعا دھوکا دور دور پھیلی دائم سے پھر تیری کیا دُکھتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

سارا سنسار گُم سُم ہے شروع سے عشق کی آگ بھڑکتی نہ سُلگتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

پھول بھی ساتھ ہی کانٹا بھی وہ یہ عمل ہمیشہ سے پھولتی پھیلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

گھائل گناہ گند گناہ گار بھی گمان بھی گول بھی اور گھُلتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

شکوہ بھی ہے شکایت بھی شکاری شروع سے ہیں شاعت سُلگتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

شر بھی شرائط بھی شکور کی سرکار شاکر شکایت سنتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

شرم بھی ہے بے شرم بھی ہے شاکرؔ کی شکور شکایت سنتی ہے
تو گھوم پھرتو ہو کے شیر

Marfat.com

خدشات

کیوں ہوا کیسے ہوا کیا ہو گا یہ سوال تیرے تو ہیں
کیسے کروں گا کیوں کروں گا یہ بھی سوال تیرے تو ہیں
کیوں ہے کیسے ہے جو ہو گا یہ جواب یہ سب میرے لیے تو ہے
ویسے ہی کرو جیسے حکم ہے یہ جواب تیرے لیے تو ہے

اشعار

جو میرا راگ ہے وہ ہی میرا بھاگ تو ہے
جو میری مانگ ہے وہ تیری تانگ تو ہے
شکر اس ہی پر ہوں جو مِلا دال ہے ساگ تو ہے
جو میری جاگ ہے وہ میری مانگ ہے اسی پر ہم آہنگ ہے
جو میرا دماغ تیرے کرم پر دنگ ہے تبھی تو رنگ ہے
جو تونے کیا اور میں نے کیا یہ بھی ایک پتنگ ہے
جو شاکر تیرا یہ رنگ ہے جب سے نمانا تیرے سنگ ہے

Marfat.com

بندا بھی ہمہ اوست بھی

دنیا دانت کے نیچے میری، دعا دماغ میرے میں
دین سینہ میرا، جگ جگر میرے میں
دوا منہ میرے میں، شفا ہاتھ تیرے میں
دروازہ دور نہیں داتا میرے کا، گرہو درد دل میرے میں
دوہائی دور ہم سے، لاحُدود میرے میں دم دم میں
دغا والوں داروں بھی دعا بھی جو آئے دربار میرے میں
دانائی اُداسی در میرے کی درد کی دوائی میرے میں
دور میرا ہے داد میرے در پر دیر سے کافی میرے میں
درد کا ڈیرا درود کے ساتھ دیر تک میرے میں
دفع ؤدور کر دوئی کو، اَحد احمد ایک ہی ہیں میرے میں
دور نہیں داتا شاکرؔ کے دل میں دائم تھا دائم ہے قائم میرے میں
درود دُعا داروں لیے احمد میں ہو درد دل میرے میں

Marfat.com

عدل کا بدلہ

دھوکا اُس کو دیتے ہو موقع اپنا کھوتے ہو
دل اُس کا دھوئے دیتے ہو

دغا اُس کو دیتے ہو داغ اپنا کر لیتے ہو
دعا اُس کو دیتے ہو

چوری اُس کی کر لیتے ہو چراغ اپنا گُل کر لیتے ہو
چاہت اُس کو ہی دے دیتے ہو

چغلی اُس کی کر لیتے ہو چماٹ خود کھا لیتے ہو
چراغ اُس کا جلائے دیتے ہو

چالاکی اُس سے کر لیتے ہو چس اپنا کھو لیتے ہو
چاشنی چاہت اُس کو دے دیتے ہو

علاقہ اُس کا لے لیتے ہو عمل اپنا خراب کرتے ہو
عقل حصّے اپنی کی اُس کو دے دیتے ہو

دنیا اُس کی لے لیتے ہو دم اپنے کھو دیتے ہو
دائم اُس کو کر دیتے ہو

تم بے وفائی تو اُس سے کر دیتے ہو کمائی اپنی سمجھ لیتے ہو
دنیا میں نمائی تو اُس کو کر دیتے ہو

دولت اُس کی لے لیتے ہو دعا اپنی کھو دیتے ہو
دولت میں جو دوائی اُس کو دے دیتے ہو

Marfat.com

فرق اُس سے کر لیتے ہو فارغ خود ہو جاتے ہو
فائدہ اُس کو دیئے دیتے ہو

مطلب اُس سے لے لیتے ہو ماتم اپنا کروالیتے ہو
محتاط اُس کو کر دیتے ہو

تم مروا اُس کو دے دیتے ہو پھر محتاج خود ہو جاتے ہو
امانت علم کا اُس کو بنا دیتے ہو

قتل اُس کو کر دیتے ہو پھر قطعہً ہو جاتے ہو
قائم اُس کو کر جاتے ہو

شک اُس پر کرتے ہو پھر شکوہ خود بن جاتے ہو
شکور کا شاکرؔ اُس کو بنا جاتے ہو

نقل اُس کی کرتے ہو نقلی خود بن جاتے ہو
نمانے کو واحد بنا جاتے ہو

تم اس کو گرادیتے ہو زمین پر کیا ہرائے دیتے ہو اُس کو
دنیا میں اُس کو گراں سے گزار تو دیتے ہو

Marfat.com

کلام

عبد ہوں

آسمان میرا ہے تو شان بھی میری ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

زمین میری ہے تو آن بھی میری ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

بُت میرا پتھر میرا سونے کی کان بھی میری ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

مندر میرا ہے اندر میرا احمد جان بھی میری ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

چاند میرا ہے ماند میرا اللہ کا دھیان بھی میرا ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

ساغر میرا ہے شاکرؔ میرا شفاء میان میری میں ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

بقاء کریم میرا فنا میں باقی نگہبان وہ میرا ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

سورج میرا سارا سنسار میرا دنیا کو دان میرا ہے
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

دریا میرا دور دُعا کا نہیں داروں میرے میں
پھر بھی عبد ہوں عبد ہوں

Marfat.com

معرفت کا سلسلہ

جوانی کے عمل کو مجاز کا شروع کہتے ہیں
اخلاق کے عمل کو حُسن کا شروع کہتے ہیں
حُسن کے نظارے کو پیار کا شروع کہتے ہیں
پیار میں ایثار کو محبت کا شروع کہتے ہیں
محبت کے عمل کو عشق کا شروع کہتے ہیں
عشق کے عمل کو جلنے کا شروع کہتے ہیں
جلنے کے عمل کو پروانے کا شروع کہتے ہیں
پروانے کے خاک ہو جانے کو عاشق کا شروع کہتے ہیں
عاشق کے عمل شروع ہونے کو رضا کے راستے کا شروع کہتے ہیں
رضا کا مقام مل جاتا ہے تو اللہ کی رضا پر بات کا شروع کہتے ہیں
حقیقت وہ مقام ہے بندے کی ہر بات پر اللہ راضی ہے
شاکر کیا لکھتا ہے یہ شروع کیا ختم ہے تو نہ عمل نہ ختم نہ شروع کہتے ہیں
اللہ کی تشریح کو کرے انسان و جن نہ اوّل نہ انتہا ہیں

Marfat.com

آدمی کی خواہش ہی خواہش

مادر کے پیٹ میں تو اگر آجائے تو پھر خواہش اور
آگیا دنیا میں تو پھر اپنا ہی سہارا بن گیا، پھر خواہش اور
خود ہی سہارا تو پھر بن جا میرا سہارا یہ خواہش اور
بن گیا سہارا تو تم پاس رہو میرے، پھر خواہش اور
جوانی کی خواہش اور جوان رہنے کی پھر خواہش اور
بڑھاپے کے نہ آنے کی خواہش اور بڑھاپے میں سہارے کی خواہش اور
آسانی کی موت آنے کی آس، اللہ کے سامنے نہ جانے کی خواہش اور
بخشا جاؤں پھر یہ عجب آس دنیا میں جھوٹے امتحان میں پاس
نہ کوئی پاس نہ ساتھ نہ آس نہ داس نہ چمڑی ماس جنت میں شاکر کی خواہش اور
کیا بنایا، کیا بنا، کیا چاہا، کیا ہوگیا نصیب میں اور تیری خواہش اور
اب یہ تیرا پھر یہ بھی میرا ہی میرا یہ بھی خواہش اور
جب سے آیا میں دنیا میں خواہشوں میں گھرا ہوں پھر خواہش اور
آدمی ہوں انسان کی خواہش انسان ہوا نشان کی خواہش اور
بڑے سے بڑا ہونا بڑا ہے بڑائی بڑھاپے میں جوانی کی خواہش اور

———

Marfat.com

اقوال

انسان ایک گول دائرے میں گھوم رہا ہے وہ دائرے کے اندر دنیا کو بڑھانا چاہتا ہے اور دائرے بھی اپنی مرضی سے بڑھانا چاہتا ہے اور پورے دائرے میں چکور کے چکر کی طرح گول گھوم رہا ہے۔

اس درمیان اُس کو خبر نہیں کہ یہ دائرے اللہ کے ہیں اور اس کے بس میں نہیں انسان تو موت سے بے خبر ہے پھر موت آ ہی جاتی ہے اور موت کو ہر انسان قبل از وقت ہی سمجھتا ہے

لُوٹ تو تُو لے ہی لیگا تو تیار ہے تو بتادے
کھائے گا تو کسی کا تو بھی کسی کو کھلا دے
اگر عزت نہ کرسکے کسی کی پہلے اپنی عزت گنوادے

محمدؐ کے ملزم ہیں اگر معاملہ مسلمانی کا نہ بنایا تم نے
محبت میں ماں سے معاملہ کر اگر محمدؐ کی مدد سے نہ بنایا تم نے

معاملے میں مشکلات میں مدد چاہیے اگر
محمدؐ کے نام سے مدد ملے گی معاملے کے مول اگر

Marfat.com

مرشد کا نئے طالب سے سوال

بات کرنے کے اہل نہیں پھر ذات نہیں، راحت مجھ سے مانگتے ہو
رات گزارنے کی بات، روشن چراغ مجھ سے مانگتے ہو
گھات لگائے قاتل تیرے ساتھ ہے، حفاظت مجھ سے مانگتے ہو
ساعت میرے ساتھ ایک نہ گزاری مَن کی، دل مجھ سے مانگتے ہو
نعت ایک لمحہ نہ لکھی نہ پڑھی، محمدؐ کی سفارش مجھ سے مانگتے ہو
اوقات تیری نہیں اللہ کی اطاعت نہیں، ذات مجھ سے مانگتے ہو
مات دنیا کو دے کر آئے ہو میرے پاس، بخشش کے گرُ مجھ سے مانگتے ہو
ہاتھ حقارت کے صاف تیرے نہیں، ہم کیسے ہیں، صفائی مجھ سے مانگتے ہو
لات مار دنیا کی دولت کو پھر ہم دیں گے، جو تم مجھ سے مانگتے ہو
ساتھ چھوڑ جھوٹے جہاں کا پھر ہم سے چھڑوائیں جو تم مجھ سے مانگتے ہو
آنت تیری میں ایک ذرّہ بھی نہ ہو حرام کا، پھر ملے گا وہ جو تم مجھ سے مانگتے ہو
دانت کے درد سے ہی گھبرانے والے لاہوت کاٹے بغیر، بے خوفی مجھ سے مانگتے ہو
رات گئی بات گئی سودا مجھ سے آج ہے شاکرؔ مچھر مجھ سے معافی مانگتے ہو
حالات سے ڈرتے ہو ماضی پر مرتے ہو پھر مجھ سے حال مانگتے ہو
شاکر پہلے دے تو سر اس سے پہلے فیض مانگتے ہو

Marfat.com

بغداد سے چلی آواز

بغداد سے جسے بغض ہے، میرا نہ کھائے مغز وہ
علی کے بعد رہبر ہوئے صوفیاؤں کے، سُن تو اندر کی آواز وہ
تمہیں کیا پتہ عشق کا یہ پتہ کچھ اور، دُکھ درد دیکھ سوز گداز وہ
باہر سے مجھے دیکھ کر گمراہ نہ ہو، جھاگنا آتا ہے اگر دیکھ پرواز وہ
تیز ہے خیال میرا تصوّر کو آزماؤں، نہ عُقاب شِکّرا دیکھ باز وہ
ہمارے ظاہر راگ پہ نہ جا، نہیں تم نے دیکھے غم کے راگ ساز وہ
عاجز ختم ہوگی جو تیری سازش ہے، وہ بے نیاز ہے دیکھ نیاز وہ
باہر کے کام سے میرا کیا دیکھتے، ریاضت اور دیکھ ریاض وہ
قربانی قرب قریب سے دیکھ، ہمارا مرنا دیکھ بنا جواز وہ
ہمارے حصّے میں نہ آئے سوال جواب کوئی، پلّے نہ پڑا عشق مجاز وہ
بات شاکرؔ دوئی کی کرنا ہی معذرت، اخلاق اور دیکھ فیاض وہ
جو نہ کرے گیارہویں اگر نہ مانے غوث کو پھر کیا ہوگا سماج وہ
شاکر کو یہ پتہ ہے جو نمانو کو شیخ سے ملا مجھے بھی نواز وہ

قول:-

حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ:

جب ذکر قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو بندے کا اللہ کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔

Marfat.com

حسینؑ کو سلام

میری جھکی آنکھوں کا محمدؐ کے حسینؑ کو سلام
میرے دل کے گداز کا گہرائی سے محمدؐ کے نواسے کو سلام
میرے دماغ کُل عقل کا شہادت کو سلام
میرے کان جنھوں نے دردِ انتہا کربلا کو سلام
میرے ناک سجدے غم کے رگڑ سے حسینؑ کو سلام
میرے زبان کے تیرے غم کے لہجے کو سلام

امام میں شرمندہ ہوں

میری آنکھیں اِتنا نہ روسکیں حُسینؑ ان کا قصور معاف کر
میرا دل اتنا غمگین نہ ہو سکا تیرے غم میں اس کو معاف کر
میرے کان تیری شہادت کو آج تک قبول نہ کرسکے اس کو معاف کر
میرا دماغ تیری شہادت کو آج تک قبول نہ کرسکا اس کو معاف کر
میری زبان تیری شہادت کی مذمت سے قاصر ہے مذمت کی طاقت عطا کر
شاکر کے قدموں ہاتھوں حسینؑ کے حق کے لیے وہ نہ کرسکے جو کرنے کا حق ہے درگزر کر

Marfat.com

اللہ اور بندے کے بیچ

سنو اے سکھیو بات عجب کی مانس کے اُپکار کی
پوچھو ایک ادھوری نے بات بتائی ایک سچار کی
بندے اور اللہ کے بیچ کھڑا کیئے حصّار کی
ولین بولا میں کام وہ کروں اللہ مانے پر بندہ کرے انکار کی
بھگوان کھوے بھوون کی بندے کو پڑی سنسار کی
قبر مٹی میں آکر بندہ مانے اللہ پھر بات کرے انکار کی
سنو اے شاکرؔ نمانے کی بات یہ ہے سوچ بچار کی
بات ہے یوں اللہ کی دنیا تیری خسار کی
دنیا نہ کسی کی ہوئی نہ ہے قسم کھاؤں عصر عصار کی
کچھ گزرے کچھ گزارے باقی گزار پیار کی
نہ سُنے سنسار تیری فاالذکرونی اذکرکم اللہ تیری پکار کی
سب کو ملے سب سے جلے بات ہر دم سادھ کی بھی مکار کی
چھپا تیرے مردے اندر نہ سادہ نہ چمکار کی
بھنگی سنگی یاری ناری سب کام اُسی کے نہ ہے سنار کی
نہ ملے تو سو سال میں کسی کو ملے سو سنار کی ایک لوہار کی

ترجمہ: اس میں شاعر نے انسان اور اللہ کے بیچ مرشد یا استاد کا مطلب ہے اور استاد یا مرشد بندے کی سفارش کرتا ہے، اللہ کو اور اللہ جلدی مان جاتا ہے۔ لیکن بندہ کٹو ہر ہے مان کے ہی نہیں دیتا اللہ کے علاوہ طرح طرح کے سہارے بناتا ہے، ڈھونڈتا ہے مرشد لگا ہی رہتا ہے، اللہ اور بندے کے درمیان میں شاعر نصیحت کرتا ہے، بندے کو کہ اے بندہ ابھی بھی وقت ہے اللہ کا حکم مان لو اور اللہ کی طرف آجاؤ ورنہ مرنے کے بعد اللہ کو گڑ گڑا کر مناؤ گے پھر کوئی معافی کا موقع نہیں نہ میرے بیچ میں آنے کی اوقات ہوگی، میں تیرا مرشد ہوں اللہ نے مجھے پاور دیا ہے منانے کا، اے بندہ تو مان جا، ورنہ مرنے کے بعد میری گارنٹی نہیں ہے اور اللہ رحمٰن ہے بخشنے تو مالک ہے لیکن مشکل بھی ہے۔

Marfat.com

اچھی بات

مُلّا مروان منکر بھی مدد میں بہشت کرتا ہے
موت مت مرتا مارت سے پہلے ہمہ اوست کرتا ہے
مُحب کی محبت میں مسکین مروت کی موت مرتا ہے
بد در بد بے درد بے کار بحث بہت کرتا ہے
بیچارہ شاکرؔ بیچ باچ بچ بچاؤ بچت کرتا ہے

سچی بات

ریڑھیں گے نہ ڈریں گے آگے بڑھیں گے اللہ تیری راہ میں
تیرے ہیں تیرے تھے تیرے رہیں گے ذکر ہر ساہ میں
کھڑنگے پڑنگے نہ گریں گے گڑھے میں اللہ تیرے پانی کے واھ میں
یاد سنسار کی نزغ میں تیری یاد ایسے جیسے عید، عیدگاہ میں
کون کہتا ہے ہم مر جائیں گے ہم پڑھیں گے اپنی ہی نماز جنازہ گاہ میں
مزہ آیا ہاں ہاں میں ہم کو نہیں ہوا فائدہ ناہ ناہ میں
ہم تو چھوڑ آئے دوستوں اور رقیبوں کو پھنسے پڑے گناہ میں
ڈر نہیں کسی سے ہم کو ہم تو اللہ کی پناہ میں
کر گزر جو دیکھو شیخ کو کبھی نہ کروں جو کرے مُلّا کبھی فیض نہیں اللہ کے منع میں
مخلوق کے ساتھ سے بہتر ہے جو مزہ تنہاں میں
بے کار کی گفتار سے پڑھ نعت کر حمد و ثنا میں
مرنا ہی ہے تو مر جا دیر پھر بس تیرے پہلے ہی فنا میں
کیا اُس دنیا میں کیا اِس دنیا میں اللہ کے بنا میں
نہ پتہ ہمیں سب کا نا ہی پتہ نون گنّا میں
جگ بھی تیرا رنگ بھی تیرا شاہ تیرا وہ پھر کیا دنیا کے شاہ میں

Marfat.com

اپنوں کو نصیحت

تو ابھی اپنی گزار تجھے کیا پڑی اولاد کی
تو دیکھ اپنی تیرے باپ نے تجھے کیا بنایا فولاد
اویس مون علی جی جائیں گے اپنی اپنی تجھے کیا ان کے سواد کی
آگے جانا ہی ہے ادھر کی چھوڑ اپنی کر مواد کی

غیوّر غلطی کو غرق کرتا غیرت میں
غلام کی غلطی بھی نہ جائے گی اس گلی میں
غضب غصّے کو گرازاری سے گرا کر گرِ جا سجدے میں گرُو اندر میں
غم میں غرور کر غافل نہ گداز ہو غفلت میں
گناہ کی گہری غار ہے غرق کرنے تیری گھات میں

ضرورت پڑی تو ہو جاؤں جو نہ ہونا چاہیے
مروّت پڑی تو ہو جاؤں گا جو ہو جانا چاہیے

ضرور جگ میں جاگا یا جگایا پھر جاگے اس کے بھاگ
صبح میں سویا سائیں نہ کوئی بھائی اپنا ہی نفس ڈنگ مارے جیسے ناگ

Marfat.com

دنیا گذر گاہ ہے

روز قطار تھی حسینوں کی دیکھی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
اُٹھائی پھر دنیا نے ہماری خوبی، پھینکی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
من دھن سہن سن ہسنکی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
بھوک بھلائی بھول بھی بھٹکی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
پردا گرا تھا آنکھوں پر جو نظر جو کی تیکھی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
جو دے رہا ہے وہی تو دے رہا ہے یہ سیکھی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
مدہوش تھے پھر شراب کو بہکایا بھنگ سے بہکی ہم نے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
شوق کیا شکوہ کیا شراب سے سرور ہو جائے — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
جمع کیا جمایا جلایا جلے جوّا بھی جبر بھی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
خطاب خطا عطا اوپر نیچے سطح ختم — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
سواد، صلح، صبح، شام، رات، دن، — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
شان سے شاکرؔ بھی رہا ٹوٹی شاخ ثابت ہوئی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
سجن ساتھی سب دیکھ لیے وفا بھی جفا بھی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
ساری سرکار کی شرم دیکھی شرارت دیکھی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
پیا کا پیار پاپ کی پکار کچّی سکو پل میں پکّی دیکھی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی
سونا کیا بچھونا کیا سچ پرونا کر دیا رب لاج دیکھی — ارے یہ بھی گزر گئی وہ بھی گزر گئی

Marfat.com

ہو تو ہو بھی جائے

شان چاہتے ہو وہاں کی یہاں وہ بات آن میں نہیں
آتا ہے تو دکھ آجائے غم ہی ساتھ ہے روکے ہم کو دردوں کے دربان میں نہیں
دولت آنے سے نصیب آگیا یہ عام کہتے ہیں سوائے ذکر کے بھاگوان میں نہیں
دل میں جگہ دے پیار کا بستر دے مہمان کی میزبانی دینے پان میں نہیں
شفقت کی چھاؤں رکھ سب رُعب کی تلوار تان لینے میں نہیں
دے کر دیکھ اللہ سے لیکر دیکھ عام سے لیکر تیری شان میں نہیں
دل بھی دے مال بھی دے یونہی کہنے سے صرف دینے جان میں نہیں
مرنے کا پیٹ میں بھی پتہ نہیں تو ایک سال کی بات کرتے ہو پتہ پل میں نہیں
وفا تو جانور میں بھی ہے گردن وہ کٹواتے ہیں، وہ کر جو حیوان میں نہیں
ہونے دے جو ہو سکتا ہے تو ہاتھ نہ لگانے تیرے ہالان میں نہیں
رحم دلی کرم دل شرم دلی جو مزا ہے وہ مزا خان میں نہیں
دے بھائی دے بھئی دے اپنی ہی زندگی میں، مرنے کے بعد جو دے وہ مزا دان میں نہیں
ہو تو آج ہو مجھے پتہ نہیں یہ موقع کال میں نہیں
ملے تو اپنی ہو تو اپنا نصیب اوروں کے مال پر ٹپکنے رال میں نہیں ران میں نہیں
پڑھ قرآن لے مزہ نعت کا وہ مزہ گانا گان میں نہیں
سچی ذات کا ساتھ سچی بات دل سے مانی جانی بات سنی کان میں نہیں
کر دل اپنا ذکر ہرا، ذکر الٰہی سے اور بتا بھی دے سب کو باغ بغیچے لان میں نہیں
بھوک ہوئے یاد الٰہی کی یہ پیٹ کی نہیں روٹی سالن نان میں نہیں
شاکرؔ مصروف کلام میں الجھا اپنی ہی چال موت تیرے دھیان میں نہیں
وہاں کا مرتبہ چاہنا چاہیے یہاں کا کوئی مزا مان میں نہیں
دے اگر تو تو دے کر بھول جا، ورنہ دینا لگان میں نہیں

Marfat.com

خیال کا فرق

مجھے مر جانے کا ڈر نہیں تیری موت کہیں میری تربت اور
تجھے بھلے ملے سکون اس دنیا میں میری دنیا اور
تیرے دوست احباب اور میرا یار اور
تیری ذمہ داری فرض اور میرا بھار اور
تیرا وعدہ تیرا یقین کچھ اور میرا اعتبار اور
تیرا سننا سنانا تیرا گیت اور میری پکار اور
تو صرف پیار کرو میرے عشق کے بٹے اور
تیرے میرے اور کسی کے رشتے اور میرا رشتہ اور
تو اندر سے اور باہر سے اور میری باہر کی دنیا اور اندر کی اور
تو باہر کا سادھ اندر کا چور میری چوری اور
تیرے اندر باہر شور میری خواہش میری خاموشی اور
تیرے پیار کے ٹوکرے اور میرے عشق کے بھنور اور

انجام

موت سے جو ڈر گیا وہی تو مر گیا جو نہ ڈرا وہ مرا نہیں وہ باہر گیا
سعید بن جُبیر نے جواب دیا حجاز بن یوسف نے قہر کیا
بادشاہ تھا قتل ہوگیا جُبیر ہاتھ حجاز کے یہ اللہ نے مہر کیا
محبت بھی گئی جب محب گیا دنیا دولت سے شاکر کا دل بھر گیا
جب ناتا ہوگیا تجھ سے زمانے سے ناتا ختم ہوگیا
گذر گیا کل میرا جو پوجا میں تھا سجدہ سچا اللہ کا حکم ہوگیا
اب لوگ پوچھتے پھرتے ہیں زمانے سے اب شاکر کہاں کھو گیا زمانے میں جو گم ہوگیا

Marfat.com

پنجابی کلام

ہٹ جا توں گناہ کولوں نئیں ملنا موقع تینوں موت جدّوں تینوں آ ہی ھو
ہر جا رھندا ہر جا وسدا ہر ہر وچ بادشاہی ھو
نہ جمیا اے نہ جمنا اے نہ کسے جمایا ہے اُس دی شہنشاہی ھو
بندا نہ چھڈے ماشہ تولہ ربّ بخشدا کوتاہی ھو
اے ویں کریئے یاد اُس دی جیویں بنا پانی دے ماہی ھو
بخشے گا یار اساں نوں اس تے جیواں اُمیداں تے آشاہی ھو
اِک اِک پل یاد اُنا دی ھور گل بن دے راس آئی ھو
سر دیتے سائیں ملدا گل بندی تان ہی ھو
دوجی گل پولھ جا بندیا اللہ کریئے اِک ای ساہی ھو
سچا بنی سچے نو ملنا مرشد میرے نے سچی بات بتاہی ھو
ھور کوئی رستہ نہ سانوں اساں اللہ دے راہی ھو
ہاں کر بندیا ہاں کر بندیا پھیر تینوں راہ نا کوئی نا ہی ھو
باہروں ویکھاں ٹھنڈا سنڈا اندر مچ مچا ہی ھو
اِدھر اُدھر اوہ نہ ویکھے اوہ ویکھے اندر دی سچاہی ھو
ایتھے ہی کروڑاں ایتھے ہزاراں اوتے تیرا مولھ ٹکے نہ دو پائی ھو
شاکرؔ ویکھے ھر ویلے اُس نوں حق موجود ہرجا ہی ھو
کوئی کسے دا پیو ھوندا کوئی پتر منّےِ پوچھے نہ پٹیدا رشتے تے ناتاہی ھو
ایتھے کرنا ایتھے کریئے پھیر نہ دے ویں دوھاہی ھو
قرآن وچ اویں توریت وچ اویں انجیل وچ اویں مولانا مثنوی ھو
جیہڑا اے پڑھے ھو اللہ دے نال ھو جانی شناسائی ھو
شاکر دی کی طاقت لکھنا نمانے ویس ورھایا اے فتح اللہ عطائی ھو
میرا تیرا کجھ نی ھوندا اور دے نال کر لینا دینا فیر ھوے کمائی ھو

Marfat.com

عشق مجاز

اشک عشق کے ہوں تو کیا ہوا لیکن مجاز کی اسیری سے
ہو جاتا ہے مجازی عشق لگایا نہیں جاتا ہو جاتا غریب یا امیری سے
عشق اصل میں ایسا ہوتا ہے اپنا خیال نہیں صرف خیال اُس کا پھر تیسری سے
عشق ہوتے ہی ایسے ضرور پہلی کی بار ہوتا اور ایک سے نہ کہ دوسری سے
عشق تو عشق ہوتا ہے جو ہوتا جس سے ہوتا نہ کم نہ کثیری سے
حق عشق بات اور جا مجاز عیش کر دنیا کے کمال دیکھ تجھے کیا فقیری سے
کوئی جو کرے خود جانے نصیب مجھے ملا میرا اپنا مجھے کیا تیری سے
صنم کے سوا یاد کچھ نہیں پھر مجھے کیا تیری اور میری سے
بالم سے پیار کے سوا ہوئے نہ رکھے کوئی نہ کام دوستی گہری سے
عشق کے بعد سب ایک ہو جائے سب ایک اور سب اچھے ایسے کام حقیری سے
عشق میں قربانی سب جائز الزام آوارگی سے اور بے ضمیری سے
تن تنہا تیرا تمام تاثر تسلیم ہی کیا جم غفیری سے
کوئی دے تو لے لیتے کوئی لے تو دے دیتے اب ہمارا کیا زبردستی زوری سے
بعد عشق کے جھکے جھکے رہتے ہیں اب تو ہمارا کیا مغروری سے
اُس دنیا سے کام لے کر جو آیا، میں اپنا مجھے کیا دنیا کی سفیری سے
کلم اللہ اپنا کچھ نہیں حاکم شاکر کو نہ چاہیے وزیری سے

Marfat.com

ڪافي

واندڪائي ۾ ٻ وقار لاءِ وڏي وفاداري ڪئي
وڏ ۾ وڏ واعدا پورا ڪيا واهر نه ڪنهن ڪئي
وڏا وڏا چئي ڪنهن نه سمجهو وڏو سيني ننڍن ڪئي
ناٺو نه ڏسٽي سياٺو نه ڪو نمونو نه ڪو نماٺو ئي
مون ۾ مرڪ ۽ ماٿ الله مران اڳ ۾اڳ من ۾ موئي
سرس ڪر سچائي سالم رهي ايمان سچو سارو ٿي سهي
زماني گهٽ نه ڪئي الله جو شڪر ڪري شاڪر پريت رهي
تنهنجي هٿ جو پيالو ڇا مدهوش ڪندو آيو آهيان ذڪر جو جام پي
ٻاهر جو آهي هو پوءِ ڇا آهي ڏس پنهنجي اندر پيهي
نماٺو سندو هو شاڪر جو هڪ آ هڪ آ چوڻ ۾ الله محمدؐ ٻئي
جڳ جڳاڙ سان هلي تو تون سچ ڪر دل لڳائي نيهي

دوهڙا

ياري جو ڏس پتو پري ملي ڪير نه ڪنهن جو يار
شاڪر وچ نه پار دنيا ڪان پڪ پڪائي اها تيندي آ

Marfat.com

معرفت کا آستانہ

دھو تو دل کو دھو غسل کیاّ تو کیا کیاّ جو مزا ذکر کر کے نہانے میں
نہ رہوں گا بھوکا میں تو چلا جاؤں گا اپنے آستانے میں
عشق کی پیاس بجھے گی محبت ملے گی کھانے میں
جو ملے گا آستانے میں دنیا میں کہاں سب کچھ ملے مستانے میں
ملے جو آستانے میں نہیں ملتا کبھی گھر کے مکانے میں
زمانے کے زرد پلاؤ میں جو مزہ، آستانے کے چاول کے دانے میں
انکار مکاّر میں کیا ہوتا ہے سب ملتا ہے ہادی کی بات ماننے میں
جاتے رہو گے کب تک دنیا کے امراء کے پاس کیا ہوتا وہاں جانے میں
کر تو عمل کر جو ملا آستانے سے شاعری کے شکر شاکر کیا ڈھونڈنے بہانے میں
خود کو پسند کر کے نہ آ آستانے پر جو مزہ ہے دوسروں کو چاہنے میں
پڑھ درود محمدؐ پر آکر آستانے پر جو مزہ ہے نعت، حمد گانے میں
کیا کرے گا زمانے میں آ آستانے میں جو مزہ بات ماننے میں
دیکھ آکر آستانے پر حقیقی زندگی نہ جی دیکھ کر جواب سُہانے میں
زندگی کامیاب ہوتی ہے عمل سے کام کرنے اور کرانے میں
تجھے چھوڑ جائے گا جاگتے زمانے زندگی میں ہی تیرے زمانے میں
کسی اور کا نام لے کر بچ کسے گانا نمانے جو مزہ اُس کا کہلوانے میں
مسجد، مندر، آستانہ ایک بات، کرنا تو اللہ ہی ہے چاہے بیٹھ کر کونے میں
سودا کر جاکر آستانوں یا قہوہ خانوں میں ملتا جب کچھ نہ کچھ کھونے میں
کاشتکاری کر آستانے مرشد کے آشیانے میں ذکر کی فصل لینے اور بونے میں
یہاں وہاں کے درمیان کا ختم اگر کروانا ہے جھگڑا آستانے پر ہی تک مُکانے میں
آج ہی سودا کر مسجد یا آستانے میں جا کر پھر کیا کرے گا جب عمر تیری آخری دھانے پر
آستانے جو ہیں وہی تو میرے آشیانے ہیں پتہ نہیں چلا زمانے میں
فقیر کے فاقے دیکھے فکر کے آفاقے دیکھے اور فکر کے دھانے ذکر کمانے میں
فقیر کے قرینے دیکھے زندگی موت کے اللہ سے ملنے کے عشق تخمینے میں

Marfat.com

دُعا

مومل صبا نامہ

میری نیک دختر عقل اختر جس کا نام صبا ہے
میں نے جو اُس کے لیے کچھ شاید نہ لکھا تو وہ خفا ہے
میں نے تو باپ کی دُعا سے یاد کیا ہے اُس کو پتہ نہیں کیا نفی کیا نفع ہے
دُعا درد سے کرتا ہوں صبا کے لیے جو نظر نہ آئے کیا یہ جفا ہے
میری یہ آرزو ہے صبا کے بارے میں اِس لیے اُس کا دل صفا ہے
اُس کی ماں تو ہمیشہ کہتی اُس کو غصے میں صبا دفعہ ہے
رہتی ہے دل میں اندر ظاہری ہم سے وہ رفع ہے
دُعا ملتی رہے گی آہستہ آہستہ ہمیشہ یہ کیا ایک دفعہ ہے
گئی ہے تو صبا اپنے دوسرے گھر میرے میں وہاں تجھے پناہ ہے
دے دی ہے تربیت تجھے اچھے بُرے کی ثواب اور کیا گناہ ہے
باہر سے نہ دیکھ اندر سے اُکھیڑ کر دیکھ دل کے اندر جو دبا ہے
جا تو اللہ کی امان میں پھوپھی تیری ماں غفار تیرا ابا ہے
ہر ہر دُعا پر ہر خواہش ہے ثابت ہو تیرے لیے کامران شہد کا ڈبا ہے
یہ التجا تھی میری اللہ سے اس لیے صبا کا ٹنڈو آدم میں دل لگا ہے
مستقبل کی یہ دُعا ہے جو یہ صبا ہے سارا یہ نفع ہے حاجت اس کی پوری رفع ہے
عاجزی سے اللہ کو اصرار کرتا ہوں اُس کو صبا کے لیے جو بے پرواہ ہے
جو یہ صبا ہے میری بیٹی کیوں خفا ہے باپ تیرا شاکر آگے تیرے ذبح ہے
عائشہ اور صبا ہے ان کے اندر اللہ کا ورد دیا دونوں پیکرِ وفا ہے

Marfat.com

دُرستگیِ رہبر

جو اگر مسلم میں ہے تو دین میں سچ کا وعدہ کر
دوسروں کو چھوڑ اپنا ہی صبح و شام احاطہ کر
تیرا جسم میں جو کہوں نفس ہے اس مخالف کو آمادہ کر
کبھی یہ کبھی وہ نہ خود بھولوں نہ ہی بھلاؤ ایک عقیدہ کر
جو نظر میں بھی بسر میں بھی چُھپا جُھکا دیکھو اس کو سجدہ کر
میں ہر وقت ہوں اس کی عطاؤں کی محبت میں گرویدہ کر
شاکر کو ہمیشہ شکر کروا گناہ پر ہمیشہ شرمندہ کر

کوبکوڈھونڈ

دل پر جو تیرے گرد ہے دل نہ کوئی درد ہے پھر کیسا تیرا وِرد ہے
دنیا دولت یہ تیری ہمدرد ہے زمانا ہی فردبرد ہے جو نہ سمجھے کیا مومن مرد ہے
عاشق وہ جس کا رنگ زرد ہے کامل قائم کا وہ پھر فرد ہے
طالب ہے تو طلب کر کوئی اگر مرد ہے وہ چیز نہ موسم اللہ نہ گرم نہ ہی سرد ہے
ملے اگر مومن مرد ہے وہی منائے تجھ کو اللہ تیرے اِرد گرِد ہے
اللہ تو مل جاتا مسجد مندر میں ڈھونڈ مرشد کو اُس کے آگے پرد ہے
تو تو بندہ ہے تیری تلاش آسان ہوگی پتہ تو اللہ کا چرند پرند ہے

Marfat.com

موت سے پہلے کا مزہ

آجا اس طرف پھر بچے گا نہیں وقت آئے گا اِس سے بھی سخت سے
درست ٹھیک صحیح ہوتا ہر وقت کو ہے لعنت اُس کے لیے بخت سے
جو ملا گھڑا گھڑی وہ گھر میں نہ گزار عبرت لے اللہ کی پہلے کے وقت سے
فرعون سنا ہوگا غرور کو پڑھا ہوگا بُرا سب کا ہوگا اَنت ایسے
سچا رہو سچا بن سچا دیکھ اَنا الحق کا نعرہ مارا ہے گنتی گنت کے
دے پیار سے لے پیار سے پھر جانا ہے پیار سے ہوتا ہے یہ سب صحبت سے
تجھے جینا نہیں آئے بے وجہ کسی کی دوستی کے بغیر فقیر کی صحبت سے
شکاری نہ بن کسی کے شک کا شکرانہ ہو کسی کے مال کا اچھے دوست کے رغبت سے
رہے گا یہیں مال متاع تیرا وقتی سختی یا نہ بچے گا تختی یا تخت سے
اُٹھاتا جا کام اللہ نے جو تجھے دیا ہے نہیں ڈالتا بوجھ انسان کی زیادہ سکّت سے
دوست احباب میں چل جاتا ہے وقت لینے سے وہاں نہ چلے کوئی منّت سے
مزا ہے تو پھر سزا بھی ہے نظارے ہوں گے تمھیں یہاں کے، اچھا نہیں کچھ جنت سے
دنیا سے دل اُکتا گیا ہے تو پھر جا آشرواد لے درویش سنت سے
مسلم میں مقابلہ نہ کر مناظرے سے نہ معلوم کر سب سہارا لے سُنت ہے
مرنا آخر مرنا پھر منہ پر ہی ٹک مُکا کر محمدؐ سے مسلمانی کی منت سے
معلوم کر اب مرشد سے اللہ سے وفاداری عابد اللہ سے احسان عبد سے
آج کا دن کل مشکل ہو جائے گا رابطہ رجوع کر صمد سے
کئی بار شاکرؔ توں بچا ہے موت سے کر کے ڈاکٹر کی منت سے
توں یہ نہ سمجھنا میری ہوشیاری نے بچا لیا مجھے یا پیسے کی سہولت سے
چھلے چھلے مزہ موت کا دیکھ کر جنازہ کچھ میّت سے

Marfat.com

یاد نہیں کلمہ

حافظ حافظے سے ہی ہوتا ہے دماغ ہی سوچتا ہے
مغز کا کام سوچ کو یاد رکھنا اور چوکنا ہے
جو بات کی یاد دل میں ہی اُتر جائے پھر تو بھوکنا ہے
محمدؐ کی محبت جب مُحب کی طرح دل میں اُتر جائے ظاہر یاد تھوکنا ہے
ظاہر کرنا محمدؐ کی محبت من میں ہو تو بہتر ہے ورنہ ہرا سے سوکھنا ہے
جو اندر رچ بس جائے ذائقہ بھی اندر ہوتا پھر باہر سے کیا سونگھنا ہے
من مندر بن جائے منہ مسجد بن جائے نور سے نماز ہو جائے پھر ظاہری تو رینگنا ہے
پھیکی بات وہ جو بے عمل ہوتا تو آنکھوں سے واعظ کیا پھر پھنکنا ہے
علامہ اقبال کے علاوہ بھی کہہ گئے عمل سے سب بنتی ہے اندر سے نور سے آجائے آگ پھر کیا سیکنا ہے
سُن بھی دیکھ بھی جو کر وہ نہ دیکھ، اپنا اب کیا بچی ہے عمر جو سیکھنا ہے
لیتے تقریر کے بھی ٹکے عالم سے تقویٰ کرنا سکھائیں کسی اور کو یہ تو دین کو بیچنا ہے
شاکرؔ سُن لے دل کے کانوں سے نہ کہ اُن کانوں سے پھر تو باز رہنا ہے
جعلی پیر کو زمانہ سمجھے مگر دیکھ اُس کے اندر کو بھی اور باہر کو صرف نہ سمجھنا ہے
اونچی آواز اونچی اذان ایک اشارہ ہے باقی تو سب تجھے دیکھنا ہے
رکھنا غم بھی مبہم بھی یہ دیے راز اُسی کے تمہیں پھر صرف چھکنا ہے
مغز سے معاملا معلوم سے ہی مل کر من ملائم میں مل جاتا ہے اُس کے بعد تو پھر گرُ گرانا ہے
صرف ملتا ہے مال محبت کا جب ہی کرے کچھ چاہے دل کا من کو بھی مرنا ہے
دنیا میں دُعا بھی اُس کی داروں بھی اُس کا تجھے تو نام کا مرہم دھرنا ہے
اندر کو ایندھن نہ بھرنا ایمان سے پھر ورنہ تو گھاس ہی چرنا ہے
دماغ کا دم دل میں مل گیا درمیان میں کچھ نہ رہا پھر تو کیا سودا بیچنا ہے

Marfat.com

سچ کا سفر

سچ کا مسافر سوچ کے سب کوئے کوئے
چلے منزل کی طرف جوئے جوئے
کوئی اِدھر کا نہ اُدھر کا ہوئے ہوئے
چلے گا جوئے منزل پر وہی ہوئے ہوئے
پہلے جو راستے کے مسافر چلے سفر میں کروڑوں جو ہوئے ہوئے
سچ کے سفر میں گھٹنائیں تو ہوئے ہوئے
جب دنیا ہوئے خلاف تبھی تیرا سچ ہوئے ہوئے
تو چل اپنا سفر سچ کا باقی سب موئے موئے
مشعل راہ کے بیچ چلنے راستے میں بوئے بوئے
تو پھر ہی تو اللہ تیرے اور قریب ہوئے ہوئے
پھر باقی بچے اور بچتے ہیں لاکھوں جو ہوئے ہوئے
پھر باقی بچتے ہیں ہزاروں جو ہوئے ہوئے
پھر ایک ہی بچے جو ہوئے ہوئے
کوئی جاگ کر بھی سوئے کوئی جاگے سوئے سوئے
کوئی آنسو بہائے ان آنکھوں سے اندر سے روئے روئے
اس جہاں ہی کو اگر تو بچائے گا شاکر تو وہ جہاں کھوئے کھوئے
ادھر بھی آدھا کام اُدھر بھی آدھا دھیان پھر تو دونوں سے ہاتھ دھوئے دھوئے

Marfat.com

جوان فرض

تو نوجوان ہے تو کر وفا اسلام سے بڑھاپے میں کیا کرے گا
تو نو جوان ہے اُٹھ اب کر پھر، تو پھر ہو جائے پھر کیا جواب دے گا
تو نو جوان ہے طاقت کر مہیا اسلام کو پھر کیا پہاڑ کو دھکا دے گا
تو نو جوان ہے قوت شادی پر ضائع نہ کر کیا معاشرے کو صرف اولاد دے گا
تو نوجوان ہے قلوب کو کل پر تو قائم کر کیا پیچھے کاہلی دے گا
تو نوجوان ہے روٹی دینے کے عالم نہ بن کیا روٹی کے علم دینے کا پھر کیا دے گا
تو نوجوان ہے گوشت بوٹی کے علَمدار نہ بن تو تو رائے بھی چھوٹی دے گا
تو نوجوان ہے اپنا مستقبل ٹھیک نہیں تو کسی کو کیا ہدایت دے گا
تو نوجوان ہے کیا اب شاکر اور آگے کیا پہاڑ توڑ دے گا
تو نوجوان ہے جو کام اللہ نے لگایا تجھے کیا وہ چھوڑ دے گا
تو نوجوان ہے نہ کرے گا جو کام پھر تو بوڑھا بھی ضمیر تیرا جھنجھوڑ دے گا
تو نوجوان ہے زرا بھی ہٹے گا مقصد سے زمانہ تجھے مسل مروڑ دے گا
تو نوجوان ہے گذارا رشوت کے بغیر اللہ تجھے لاکھ نہیں کروڑ دے گا
تو نوجوان ہے اب سے ہی کر نمانے جیسا مرشد محمد سے ملا کر اللہ سے جوڑ دے گا
تو نوجوان ہے جتنے چاہے چیلنج لے کر فخر کر کیونکہ اب مصیبت کا غبارہ پھوڑ دے گا

Marfat.com

وقت

خارج نہ کر عقل کو فضول قلیوں میں جو آج کا رواج
قابل تو ہوں لیکن اس قابل ہو جاؤں آج کا مزاج
آج کا سودا آج جانچ کل کس کا ہو راج

دیر ہونے کا تو سود لگتا ہے کل تو پھر سود پہ سود
دنیا میں دولت جو کام آئے وہی تیرا زیور ورنہ نمرود کا نمرود

پیسے کا استعمال

وقت اگر سخت ہے اللہ کا یہ خط ہے جو پاس تیرے نقد ہے
بخت بمطابق وقت ہے جو چھٹا رُکن ہے وہ تو یہ نقد ہے
کر بھلائی پر بھرم کے لیے جو تیری دی اللہ نے سکت ہے
بات صرف اب فقط ہے جو یہ وقت ایسے ہی رہے گا سخت ہے
تو اپنا نکال وقت ہے جو تیرے پاس نماز رکعت ہے اور یہی نقد ہے
رقم سے تیری اگر رغبت ہے پھر وقت نہیں تو ہی سخت ہے
کسی بندے کی یہ اگر صفت ہے جو آئے بُرا وقت ہے
جو نہ کرے خرچ ہو اگر نقد ہے پھر وہ بد بخت ہے
راستہ یہی سہی سمت ہے نمازوں کی جو رکعت ہے
زمانے کی جو رفت ہے آواز وہ وقت ہے
تو ہی شاکر سخت ہے خرچ نہ کرے اگر وقت پر نقد ہے
نزاکت یہ وقت ہے زمانہ اگر سخت ہے یہی جگ یہی جگت ہے

Marfat.com

دُعا ماں

اللہ کے ماں میں اللہ کے جہان جلال کا میری یہ آس اوّل کردے
مالک ماں امطل صحت مکمل کر دل کو مخمل کر مجھے خدمت میں اوّل کر واسطہ محمدؐ اجمل کردے
اللہ میرا سہارا کر مصیبت سے چھٹکارا کروا مدینے کا نظارا دے گناہ سے کنارہ کردے
بالکل مکہ میں بیچارا کر مدد میری میں فرشتہ اشارہ کر گناہ سے خسارہ کر رحمت ہزار کردے
ماں کی محبت ہمیشہ رہے محبت مادر کی میرے لیے دُعا جھولی بھردے
ماں کی ممتا سے متاثر ہوں مجھے بھی محبت دے دے کسی اور بیٹے سے بھی رغبت کردے
پاک ذات پاکستان کو سنوار کردے اندھیرے میں سویرا کردے
اللہ تیرے دربار میں پیارے کھڑے ہیں جھولی اُٹھائے کھڑے قبول کردے
آسمان کا ستارہ کردے اچھا گذارا کردے اپنا سہارا کردے محمدؐ کو گوارا کردے
اللہ قیامت کے حساب سے بچا جعلی کرامت سے بچا دنیا کی ندامت سے بچا مجھے اچھا کردے
جگ میں حماقت سے بچا لذّت دنیا کی شہوّت سے بچا محمدؐ کا میٹھا صحبت کا شہد کردے

اللہ اچھائی کو ملادے بُرائی کو سُلادے گناہ سے ڈرا دے بیمار کو شفا دے
اللہ جہاں کو میری سفارش کہلادے میرا کھوٹا سِکّہ چلادے میرے غصّے کو جلادے

اللہ اپنا نواز رکھلے میری آواز رکھلے مجھے ایاز رکھلے میرا نیاز رکھلے
میرا فیاض رکھلے میری نماز رکھلے میرا جائز رکھلے میری لاج رکھلے

Marfat.com

میرا لحاظ رکھلے میرا ریاض رکھلے میرا راز رکھلے پھر رحمت کردے
اللہ مجھے عیب سے مفرور کردے محمدؐ کے دیدار کا بے قرار کردے بے راہروی سے فرار کردے
دنیا سے ہوشیار کردے یاد تیری میں خُمار کردے عطا تیری برقرار کردے
روزی دراز کردے اپنی نوکری سرکاری کردے میرا اپنا آپ کو کردے
اپنا ہی سردار کردے شیطان کو مردار کردے میرا تابعدار کردے

تیرے دربار میں پڑے ہیں تیرے نام سے کھڑے ہیں دنیا کی رونق سے بچھڑے ہیں
ہادی اچھے پکڑے ہیں چھوڑی دنیا چھوڑے جھگڑے ہیں تیری طرف بڑھے ہیں
گناہ سے اب ہم نُچڑے ہیں اب جھک گئے ہیں جو پہلے اکڑے ہیں

بڑا برسائے تو بھی برس کر برسا بس برسنا ہی برسوں کا کام آئے گا
آج کر کل نہ کہ پرسوں ہوتا ہی جائے گا یہ گزر کر وقت برسوں

ہوتا ہو گا تیرا سحر کا جادو میں نہ جانوں تیرے اِترانے کو
جو ہوتا ہوگا میں اس کو بھول جاتا ہوں اکثر اپنے ہی فائدے کی بات

قسمت کی بات تو ہوگی سو ہوگی تیرے حرم کے باہر
ہم تو تیرے قدموں میں پڑے ہیں بدلے گی ہر چیز قسمت کیا چیز ہے

Marfat.com

شاکر کی ٹکر

جا میری حسرتوں سے یہ کہہ دے تیرا یہاں کام نہیں خواہش بھی صبح شام نہیں
خوشبو کا نام نہیں ذائقہ میرا عام نہیں مر گئے ہم جو کبھی اگر کوئی کہرام نہیں
دنیا میں جب میرا نام نہیں دنیا سے میرا کام نہیں میرا کوئی دام نہیں خیال میرا عام نہیں
سہی ہے نہ کوئی خام نہیں پینے کو کوئی جام نہیں اُتروانے کو کوئی چام نہیں
میرا اب کوئی فہم نہیں نمانے جیسا نام نہیں اور کوئی ہاتھ تھام نہیں
سچ کی سچائی کا بھرم نہیں جھوٹ سے کوئی ورم نہیں بڑے چھوٹے کی شرم نہیں
دنیا سے میں کیوں ڈروں موت کیا ان کے ہاتھ میں ہے مجھے یہ الہام نہیں
دل والے اب دنیا والوں سے کوچ کر جائے گا شاکر اب یہ ابہام نہیں

میری مردانگی کو مشکل سے معاشرے نے مان لیا مگر
موالی بھی مولا کے تھے مدد بھی مالک سے مانگی شان چھوڑ کر

کون کہتا ہے کہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا ہادی کا دیا پیا میں امر ہو جاؤں گا
جو کہا وہ نہ ہوا اگر کیا ہوگا میں اصل میں مرجاؤں گا پھر کیا ہو جائے گا

کون کہتا ہے میں اکیلا ہوں میرے اندر تو ایک جھمیلا ہے
سواد کا تصور تخلیل کا خیال، اندر میں اُنھیں سے موج میلا ہے

جگ میں جینے سے سزا کہنا کیا مزا کہنا، اپنے ہی وقت قضاء کہنا
شکوہ نہ کرنا جینا ہے نہ کینہ وہی تو بندہ بینا ہے ذر سے اللہ کا دیا غینہ ہے

قول:- جو اولاد ماں باپ کا قرض نہیں اُتارے گی وہ روحانی ترقی نہیں کرے گی اس کے اندر سے افراتفری ختم نہیں ہو گی۔

ختم شد مرد شد گرد شد درد شد سرد شد کرود شد

Marfat.com

نام کا سہارا

اشارے کو بھی اشارہ ہوتا ہے
اشارے کو اشارہ تو ہی تو ہے
کنارے کے بھی کنارے ہوتے ہیں
کنارا کو بھی کنارا لگاتا ہے تو ہی تو ہے
بچارے کو بھی سہارا ہوتا ہے
بچارے کو سہارا اور سہارے کا سہارا تو ہی تو ہے
پکارے کا بھی پکار ہوتی ہے
پکارے کی پکار ہے آپکار ہے تو ہی تو ہے
تمہارے کے بھی تمہارے ہوتے ہیں
تمہارے ہمارے کا بھی ہمراہ ہے تو ہی تو ہے
شرم کی بھی شرم ہوتی ہے
شرم کی شرم سب کا بھرم ہے توہی تو ہے
سہارے کے بھی سہارے ہوتے ہیں
سہارے کو بھی سہارا تو ہی تو ہے
بہاروں کی بھی بہار ہوتی ہے
بہاروں کی بہار بحرِ حال ہے تو ہی تو ہے
مُہارے کی بھی مُہار ہوتی ہے
مُہارے کی مُہار کا مالک تو ہی تو ہے
مارے کو بھی مات ہوتی ہے
مارے کو مات چلائے ساتھ تو ہی تو ہے
چارے کا بھی چارا ہوتا ہے
چارے کا چارا بچارے کا سہارا تو ہی تو ہے
ہارے کا بھی ہار ڈلتا ہے
ہار کی جیت جیتنے کو جتائے تو ہی تو ہے
چھوارے کے بھی بوارے ہوتے ہیں
چھوارے کے بوارے کی گٹھلی تو ہی تو ہے

Marfat.com

رستو پنڌ جو

مُلڪ ۾ مزو ورتو آهي تہ سينن سان ڪائي ڪس ڪس
ڪوشش ڪري مرشد جي ملڻ جي جيڪو ملندو مس مس
مس مليو ڏس ڪو نہ ڪو ڪس ڪو نہ پنهنجي وس
بيڪس ۾ چس مرشد ڪي جس جڳ ڪان بس
جِس ۽ هستي ڪان بس شاڪر بي وس
بس ڪر بس جهان ۾ نہ تون قاس شڪور مان خوش
جڳ ڇڏ راند ڇڏ رَس سڌو وٺ رستو گس
جي هر هن گهڙيءَ جي گهڙي پل گذار ڪلي هس هس
جهڪي وڃ تون سڌي رستي هو نماڻو ڪان وني ڏس ڏس

موناویس

ہائے تیرا یوں اردو پڑھنا لکھنا کیا بات ہے
اُس کو بھی کچھ نہیں آتا جو تیرے ہر وقت ساتھ ہے

ہر وقت بات ہوتی رہتی ہے یہ کمپیوٹر وہ کمپیوٹر
پتہ دھلے کا نہیں ہوتا جاگتے بھی ٹوں سوتے میں ٹرٹر

خوش ہوتے ہیں سوچ سوچ کر میں میجر وہ کیپٹن
کھانے کی کوشش کوئی پیئے چورا کوئی پیئے لیٹن

Marfat.com

الله جو قسم

انسان هميشہ پڇتائي ۾ هي رهندو ايمان آڻيو
جيڪو تون ڄاڻيو هو تون بہ ڄاڻائي پيغام اماڻيو
شاڪر نہ ڪو سوال نہ ڪو جواب منهنجو ايمان نماڻو
ڏنو جي سائين هو ڪلام هڪ حرف هي ڪمايو
ڪا ڪاڻو نہ ڄاڻو سڀ سڄاڻو دنيا ڪاڻو اتي سڀ ڪجهہ وڃاڻُو
ڪمائي ڪجي لاءِڪائي ڪير هتي اتي توتي لعنتاڻو
اڄ ڪر ڪري دنيا ۾ اڄ مرين ڪال ٻيو پوءِ ٿيجهو ۽ جماڻو

جسمً بدن گردن شدیدً دو دن دردً وہ ہی ہوتا مردً
دردً آمدً تن من خیللٌ میلن شکرً
مرن تو مرشدن کے قدمن من میرا اهلن واسیلن
بدنن دردن شدیدن هازانً قلیلً
مومنً تن من دردن جلیلً شکرنً شاکرنً
آمدن آمدن دردن دردن جلیلن خلیلن
ظاہرن سکونن سکونن اندرن دردن دردن
شاکر کا گردن جھکن پھر ہوتا مردن ورنہ غیرن

Marfat.com

حق موجود

لاالہ اِلاّ اللہ محمد رسول اللہؐ ایک دیکھتے ہیں
دوست اللہ دوست اور اللہ دو ہم ایک دیکھتے ہیں
رحم اللہ، رحم اور اللہ دو ہم ایک دیکھتے ہیں
احد احمد، احد اور احمد دو ہم ایک دیکھتے ہیں
محمود معراج محمود اور معراج دو ہم ایک دیکھتے ہیں
مؤنث مذکر مؤنث اور مذکر دو ہم ایک دیکھتے ہیں
جھوٹ ، سچ جھوٹ اور سچ دو آج کا، جھوٹ کل کا سچ دیکھتے ہیں
کالا سفید کالا اور سفید دو کبھی کالا کبھی اس ہی کو سفید دیکھتے ہیں
گناہ ثواب گناہ اور ثواب دو ثواب اللہ کے لیے گناہ کس کا دیکھتے ہیں
مسلمان ہندو مسلمان اور ہندو دو مسلمان اللہ کے ہندو اُسی کا دیکھتے ہیں
زندگی موت زندگی اور موت دو موت میں زندگی دیکھتے ہیں
جنت دوزخ جنت اور دوزخ دو شاکرؔ ہم ایک دیکھتے ہیں

مقامِ حسرت پر بھی رہا میں بہت ہی مشکل ہی میں رہا میں
بے مقام پر ہوں جب سے سب آسانیاں میسر آئیں

دم آ دم آتا رہے تو آدم ہے دمادم کرنے سے درد دور ہوتا ہے
کام ہے تو شام ہے دم ہیں تو نام ہے ورنہ رام رام ہے

Marfat.com

معلومات

1 مرنے کو عام اللہ کا بُلاوا کہتے ہیں
مٹی کو مٹی بلاتی ہے نہ مٹی رہے نہ خاک

---

2 رس ہوتا ہے تو رواج ہوتا ہے کہ مکھی آتی ہی ہے
سائل کو کیوں رسوا کروں اس کے لیے یہ راس آتی ہے
راز نہ یہ کوئی رائج ہے راج جس کا رُجوع کا رواج ہے
رزق رسائی کا راستہ ہے اُس کو ہی الہام آتی ہے

---

3 جب شاہی صدمہ ہوتا ہے تو ماہی قدمہ ہوتا ہے
قدم سے دل بوجھ ہوتا ہے زباں پہ سوز ہوتا ہے
ماہی کا بوجھ ہوتا ہے پُر سوز ہوتا ہے کاش کہ روز ہوتا ہے
اندر کے سمندر میں موج ہوتا ہے اس دن فقیر کا عروج ہوتا ہے
محبت کا صبح میں ڈوز ہوتا ہے شامل ہے شاکرؔ میں یہ ہی کھوج ہوتا ہے

وحدانیت ہی اخلاص ہے جب اخلاص ہی توفیق دیتا ہے واحد
4 مفت میں آجاتا ہے بے بہا اخلاص کا خزانہ جس سے خرید ہو جاتے انسان

---

5 شیخ جی فرما گئے یوں گناہ سے شرمائے جائے یوں
جھوٹ سے گھبرایا جائے یوں شیخ کو سہرایا جائے یوں
جب شیخ جی سے جائیں گے ملنے تو سب آئیں گے یوں

Marfat.com

شاکر ضامن

1
پورا ایسا نہ بن اے عزیز اپنی کچھ عادتوں کی طرح
جن پر ہم مرمٹے ہیں وہ ناز ختم نہ کر تو

2
رحمٰن سے رحمانی کیا میں مانگوں جو اُسے دینی ہی ہے
اُس کے قہر سے میری نسل کی توبہ کروڑوں بار سے زیادہ

3
پہلے رحمت تیری پھر محبت میری قدرت تیری محنت میری
ہادی کی صحبت سے میری بدلی زمین پر زندگی میری

4
پہلے تو ہی یاد کرتا یقین ہے مجھے
ورنہ میری یاد کرنے کی سکت نہ تھی کبھی

5
ہجر اور وصال میں فرق اتنا ہی ہے شاکرؔ
جیسے ملنے میں قلیل صحبت، بچھڑنے میں جلیل محبت

6
جب آئے تنگ دنیا کی ہیرا پھیری سے میرا تیری سے
پھر کیا کسی کو ہم نے چھوڑا اور کوئی بچھڑ گیا ہم سے

7
پھر تیری مہربانی، دیا درد دیا تو نے
پھر آیا موسم تیرے ذکر کرنے کا

8
پیغام تیرا مل جائے اگر رحمت کا تو جینے کا آسرا مل جائے
وہ ورنہ جینا نہ جینا نہ مرنا ہی نہ ہو سکتا

Marfat.com

شاکر ضا من

1 تیری ہر خبر کو خوبرو کہوں یہ میرے مزاج کی عادت
ورنہ تو دنیا اس کو غیبت ہی کہتی ہے

2 دنیا کی ہم آہنگی سے میں چل نہیں سکتا
میری ہم آہنگی سے دنیا چل نہیں سکتی

3 ناکامی کا عزر پیش کر نہیں سکتا قسمت میں لکھا کچھ ایسا تھا
چاہے آہوں اور سسکیوں کو قبول بھی کر لیا میں نے یہی معاہدہ اس سے کیا تھا

4 شکوہ کروں تو کس سے کروں دوست میں دشمن بھی تو دوست کا دشمن تو
جدھر کدھر تو ہی تو سجن بھی تو صنم بھی تو

5 تیرے آزمانے کے نت نئے اسرار اور ہیں
میرے حوصلے دینے کی سکت اور ہی ہیں

6 کبھی وہ پلڑا بھاری کبھی یہ پلڑا بھاری
گویہ کہ میں تو صرف ترازو کا بیچ کا کانٹا ہوں

7 تیرا حکومتوں سے اور کیا تیری اپنی اندر کی حاکیت دیکھ
دل تیرا اللہ من تیرا مندر یہ ہی کام سندر ہے گوتہ سمندر دیکھ

8 سن اگر کسی اور کو سننا چاہو مرضی کے بھی مالک ہو
مسجد ممبر پر دل تیرا مقرّر بیٹھا ہے سُن اُس کی جو تیرا سالک ہو

Marfat.com

اقوال شاکر

1 اے ترتیب اور سلیقے کے ماہر ڈھنگ سیکھ ڈھنگ کے موت مرنے کا

2 پلا ہے تو پال کسی کو کیونکہ تو بھی پالتو ہے کسی کا

3 دنیا میں دے کسی کو تجھ کو کوئی دیتا ہے
دیتا ہے تو داتا ہے ورنہ خالی تیرا کھاتا ہے

4 ہرا ہوا ہی تھا سوکھنے کے لیے پھر سوکھنے سے کیوں ڈرے

5 فصل کرم کی کاٹ دنیا میں ورنہ فصل کا موسم آہی جاتا ہے کاٹنے کا

6 سایہ بن یا سایہ دار کا بن جا

7 توں دنیا کی منزل پر پہنچ یا نہ پہنچ موت کی منزل تو

8 بات کر لے نہ تو بعد میں بات تجھے کرے گی

9 قبر اپنے آپ کو بنانے سے پہلے یاد صرف قبر کو کر

10 حال میں گھمنڈ نہ کر ماضی تو مٹی مستقبل تو مٹی میں مٹی تو

Marfat.com

11 دیکھ لے اپنے اعمال کو اب تیرے اعمال کو دیکھا ہی جائے گا

---

12 دن اور رات کو دیا ہوا دان کہتے ہیں
دنیا میں جو دان نہ کرے اس کو نادان کہتے ہیں

---

13 جو باہر کے ناداروں کو نادار کہتے ہیں اُسے ہی تو نادان کہتے ہیں
اندر کے ناداروں کو دانا کہتے ہیں وہ اندر ہی کے نادار ہوتے ہیں
کسی نے چھوڑا جب ہی تو تو نے رکھا

---

14 خود کو اتنا ہی پسند کرو اپنے ہی اندر میں کسی اور کے لیے جگہ چھوڑو اپنے اندر میں

---

15 ادب کر تو ہوگا بعد میں ادب ہی تو تیرا ہوتا ہے

---

16 تو چھوڑے گا کوئی اور تو رکھے گا
کوئی اور چھوڑے گا تو تو رکھے گا

---

17 تو تو بھی نہیں تو نہیں کیسے ہو سکتے ہو
کچھ نہیں کچھ نہیں مٹی بھی نہ خاک بھی نہ

---

18 ہر کوئی آپ جانے ہر کوئی جانے آپ
ہر کوئی دیکھے آپ ہر کوئی چکھے آپ

Marfat.com

شاکر ضامن

1 اللہ کے بندوں پر یقین کرکے بگڑے گا کیا
اور یہ نہ تو کرکے کمالیں کرلینگے گے کیا

---

2 کوئی کسی اور کے مال کو بڑھا کے یا گھٹا کے بتائے وہ خود بھوکا ہے

---

3 آدھی صدی عمر میری میں مجھے دوست نہ ملا
تیری عمر میں آدھی صدی کی نقصان سے بچایا اور بچالیا

---

4 غصہ آکر پہلا حملہ اخلاق پر کرتا ہے
غصہ اپنا عقل کا مغز پھاڑ کر تو آتا ہے
غصہ عمل میں جاہل کا ساتھی اور اُسی کے ساتھ یاری ہوتی ہے

---

5 قیمت انمول صرف تیری ہے اُسے مفت میں تو بیچ سکتے ہو لیکن سستے میں نہیں بیچو

---

6 تیرے خون کی تھیلیوں کی کوئی قیمت نہیں
ایک تیرا ناخن نکال کے تو دیکھ پتہ چل جائے گا تجھے

---

7 کامیاب بمقابلہ خوشی اور غمی، غمی کو خوشی سے خوشی کو غمی سے آدھا آدھا کرلو

---

8 غم کے بعد خوشی کی تیاری کے لیے لگ جاؤ
نہ کہ غم سے غمگین ہو کر وقت نہ گنواؤ
رات کے بعد دن آنے کی اُمید کرو

Marfat.com

9 دن کے بعد جو رات اندھیرے کی تیاری میں دُشواری ہو گی اُس ہی کا خیال کرو
کامیابی پر پھر خوشی نہیں مطمئن ہو گا اور دُکھ و غم میں پریشان نہ ہو گا

---

10 رات اندھیرے کا نام نہیں تیری اُمید کا نام ہے
دن اُجالے کا نام نہیں آگے اندھیرے ہونے کا اعلان ہے

---

11 اندر کے کارخانے کی مشین کا نام ہے توکّل جو باہر آکر نہیں چلتی
سبب اسباب باہر کی مشین ہے یہ اندر نہیں چلتی

---

12 جو منجانب اللہ ہو جاتا ہے وہ ہی تو منجانب میری طرف سے
جو اللہ کا حکم منجانب تیرا وہ منجانب انسان کا ہوتا ہے

---

13 میرے عقیدے کے کوئی مترادف کیوں نہیں ہوتے یہ اور دنیا والے
یہی بات سمجھ سے باہر ہے کہ جب مترادف میں بھی مترادف سے بھی وہی ہے

---

14 سچ سچا صدیق کی تصدیق ہو میرے رفیق کی وہ کیا کمانے میرے نمانے خود تھے
سب سہارا میرا سارا سلوک مجھ سے سچائی اُن کے آگے ختم شُدہ تھے
دن کو کہا رات اور رات کو کہا دن جمعہ منانا ہے ہم کو بدھ تھے

---

15 میری طرح کوئی کیوں ہو میں کیوں نہ ہو جاؤں
میری طرح بھی اللہ ہے تیری طرح بھی اللہ ہے

Marfat.com

16 توکّل وہ ہے جس نام بھی نہ لیا جائے ظاہر بھی نہ کیا جائے
سبب اسباب وہ ہیں جو کیے بھی جائیں اور لیے بھی جائے

---

17 توکّل اللہ کو ظاہر کرنا دنیا کا کارواں کا تسلسل
اور توازن بگاڑنے کے مترادف ہے

---

18 توکّل کبھی سبب کو خراب کرتی ہے، کبھی سبب توکّل کو خراب کرتی ہے
توکّل کبھی اسباب کو بگاڑتی ہے، اسباب کبھی توکّل کو بگاڑتی ہے

---

19 اللہ چاہے تو جہاں مٹی خزانہ بنا دے
اور جہاں خزانہ مٹی بنا دے

---

20 کام میں کمینہ وہ ہے جو چوکیدار ہوکر نیند کرے
واقعہ ہوجانے کے بعد تو بات ہی ہوگی جیسی گوگلی گیند کرے
پیاس تو بجھ جائے گی ندی کے پانی سے بھی کیا وہ پانی جو گند پر بوند گرے

Marfat.com

پہلے سے

ہادی کی ہدایت اگر نہ ہوتی حسد حد سے گزر جاتا حال میرا
حماقت بھی ہوتی شرارت بھی ہوتی ورنہ عزر ہو جاتا میرا
حق کی بات ہادی کی ہدایت سے ہی سمجھا ندامت کے نظر ہو جاتا میرا
حیثیت کی حقیقت کون مانتا ہے ورنہ حال حشر سے گزر جاتا میرا
پہلوں میں دل تو پھر میرا کیوں لوتھڑا گوشت کا لگ جاتا میرا
جمال دیکھا یا کمال دیکھا احوال سُنایا محمدؐ کا میرے مالک نے حال میرا
حرکت میں برکت ہے یہ تو سُنا تھا حرام سے بُرا حال ہوا میرا
پُکارنے سے پہلے پکڑا گیا پہل جو میں نے کر دی تھی بہال ہوا میرا
تھک تھکا کر تھال میں دل تھام کر کوئی تھامے ہاتھ میرا
لگایا جاتا پہلے ہی میرے دل داروں درد کا علاج ہوتا میرا
دم میں دم ہے تو ضرور ہو گی شاکر کا دل کہے دما دم میرا

شعر: کرنا نوازنا نہ چھوڑوں گا ان کی بے مروتی کی وجہ سے
ہم تو اُن کے ایک اشارے پر ہی مر مٹتے ہیں یہ دنیا کیا ہے

Marfat.com

اشعار

1 پاک صاف سے میرا واسطہ نہیں ہے
نیک نمازی سے میرا رابطہ نہیں ہے

---

2 اوہ! تیری اُداسی کا یہ مطلب کہ ہم یاد ہیں
اُداس سے بھی اُداس ہیں ہم لیکن تیرا نام زبان پر نہیں آیا

---

3 نصیب کسی کا اُدھار بھی مل جاتا ہے
کسی کے ساتھ لگ کے بھی مل جاتا ہے
نصیب ایڈھاک پر بھی مل جاتا ہے
نصیب کرائے پر بھی مل جاتا ہے

---

4 میرے وحدانیت کے میخانے میں کچھ شور ہوا دل کا کوئی چور ہوا
واحد کے نام کا جو گھر تھا اُس میں ایک غور ہوا تو لالچ کا دھواں ہوا

---

5 فراخ دل سے ہی بنتی ہے جنت یہی روحوں میں مانگی تھی منت
سچے دل سے کریں گے سُنت ملے گی جنت چلے جاؤ گے اس جہاں سے لے کر سُنت

Marfat.com

اشعار واقوال

1 علم اور عطا میں فکر کر اتنا شاکر
علم جوڑ توڑ ہے عطا علم سے ہی ہوتا جاتا

2 قول:- عطا وہ ہے جو علم اُس کے آگے آگے مشعل کا کام کرتا ہے

3 علم وہ ہے جو حاضر کرنا پڑتا ہے
عطا وہ ہے جو ہر جا ہرجاہی ہوتی ہے

4 ایک دن حادثہ دیکھا کافر کہہ کر مسلمان لے آئے پکڑ کر
خنجر اُس کی چھاتی پر دے مارا دل سے اللہ کی آہ نکلی
جو کافر تھا جو مسلمان دونوں ایک ہی دیکھی شکلی
پھر کافر کا فتویٰ کس نے دیا وہ بھی کافر یہ بھی کافر نکلی

5 اللہ پاس میں تو ہے میرے پاس
آیا ہوں میں پاس تب ہوا میرے پاس

6 مزے کی مزدوری مزید نہیں ہوتی شاکر
قبل از احتساب کر لے اپنا

7 میرے خیال میں اپنا تھا وہ میرا
میرے خیال میں ہے وہ کسی اور کا اپنا

Marfat.com

انکساری

اوہ! درویش تیرا نہیں دیس تو یہاں پردیس سن او اویس
جگہ جلوہ جان نکال جمال جلال اُو جاہل جگ جہاں تیرا نہیں
بیماری بیزاری بدکاری بے حیائی بے حد بھاری
یاری نہیں عیاری ہے یہ ایسی دنیا ساری
دنیا پیاری بھاری آری دو دھاری بس کر انکساری
دنیا کے داد دنیا کو داغ دماغ یہیں چھوڑ کر شاکرؔ تیاری

Marfat.com

مال و دولت

1 مال میں محبت رکھنا اپنے سے محروم ہو جاؤ گے
محکم نہ ہوگا دل ہے اُس پر مقرر اِس بات پر تو ہے

---

2 مال سے مدد مومن کا کام صرف اِس دنیا میں ہوتا ہے
محبت مومن کی اُس جہان سے ہی دل میں مقرر ہوتا ہے

---

3 زبردست تیری یہ بات اگر اپنے ہی من کو مات ہو
ذرّہ بھی وہاں تیری نہ چلے گی جمع مال کر کے جاؤ جمال ہی جلوہ تیرا

---

4 لا زوال ہوتا وہ گزارہ تیرا اس دنیا میں بغیر دولت کے گزرنا
گزر جاتی مال سے آسانی بھی فساد بھی تو کیا گزری گزرنا

---

5 جاہل وہ جمع چھوڑ جائے میری بات چلے دنیا کے کونوں میں
کہیں ایسا نہ ہو تیرے اس مجال سے فساد ہو دنیا کے کونوں میں

---

6 نمودار ضرور ہوگا فساد وجہ مال ملکیت تیرے سے ہوگا
نمرود بھی یاد ہے ہمیں پہلے ہمارے دماغ میں غلیظ آتا ہے پھر کچھ اور

---

7 دنیا ظاہری مدد کرتی تیرے مال کی وجہ سے اپنائیت کرتی ہے
زرا مال ختم ہو طوطاچشم ہوتی ہے یہ دنیا تیرے ہی فوراً سامنے

Marfat.com

اقوال شاکر

1 ضرورت میں جائز ہے زر سے کام لینا کئی خصوصیت اللہ کی
حکم ہادی کا ہو مال کو مٹادے دیتا بھی جو دولت اللہ کی

---

2 دُعا اس بات کی کر شاکر مال میں مولا شفا دے دے
ورنہ دولت دنیا میں ہی عذاب ہو جاتا ہے تیرے لیے

---

3 جب آہی جائے مال اگر دیا اللہ کا شکر سے ہی پہلے سخا کی سوچ
جتنا دے اُتنا ہی آئے گا مال تیرے پیچھے اِس کو کرنے رفعہ کی سوچ

---

4 اگر مل ہی جائے مال تجھے اس ملک میں مدد معقول کی سوچ
وجہ بن جائے تیرے سب مال لٹوانے کے بعد سودا سستے ہیں

---

5 مال پر تو موالی بھی نہیں مرتا مرد کو تو معلوم نہیں مال کی بندہ اللہ کا
تو مال پر مرنے کا مکر کرتا ہے اور مقروض ہوتا ہے مفت میں اللہ کا

---

6 منزل میں اگر مشکلات دیکھو اگر منزل بھی مشکل کے ساتھ ہی سفر کرتی ہے
منزل معاملا من ہوتا ہے دماغ سے بزدلی کو جھڑک دینا دلیری کو دل سے پکڑ لینا

---

7 پا گئے وہ لوگ فلاح و بھلائی دودھ کے ساتھ ملائی اگر ہادی ساتھ ہو خیال اِدھر سے
اُدھر رہتا ہے تصور کبھی اللہ کبھی واللہ عالم شیطان اگر ہادی نہ ساتھ ہو

---

8 بقاء کی منزل نہیں ہوتی مرنا ہوتا ہے اِن سب کو حقیقت کہتے ہیں
مر جانا محمدؐ کے نام پر صرف بغیر دیکھے نبی کو اس کو رفیقت کہتے ہیں

Marfat.com

اقوال واشعار

1 پھر مرنا ثواب ہوتا ہے جینا گناہ کہلاتا ہے حق ہو یا حق نہ ہو
دونوں میں فرق ہی تو ہوتا ہے شاکر جیسے شکور اور مشکور ہو

---

2 رفع حاجت ہو جائے اگر تیری آسانی سے پھر بھی نہ سونا
حاجت کی بھی حاجت ہوتی ہے تمہیں سوتے کو بھی ہرا نہ دے

---

3 فلک پر نظر رکھنا تیرا کریفہ تو ہو سکتا ہے مومن ہو جائے ضروری
فاسدوں کی بھی نظر ستاروں پر ہی تو ہوتی ہے اللہ کی نظر میں وہ غیر نہیں کردار ہے نہیں

---

4 نظریں جھکانے سے کیا بنتا ہے ہو سکتا ہے تمہیں گردن کی کوئی بیماری ہو
دل کو جھکاؤ جو نظر ضرور آئے صلہء رحمی کر کے جو بیشماری ہو

---

5 لاتعلق رہنا میرے ساتھ تیرا ظاہر میں میرے مولا ہے
ظاہر بھی کر دے مخلوق اپنی ہی کے سامنے شاکر کو، شکور مولا ہے

---

6 وفا کروں گا اگر میں محمدؐ سے تو پھر تو مومن کہلاؤں گا میں
وفا مخلوق سے نہ کروں کیا وفادار کہلاؤں گا اللہ پھر تجھے کیسے بھلاؤں میں

---

7 جمان کے بھی اور جھان ہونگے جمان کے بھی کوئی جمال ہونگے
ہم تو اس چھوٹی دنیا کو بھی گندہ آلود کرنے پر تلے ہوئے ہیں

---

8 میری ماں تو کیا ماں ہے اللہ کی ماؤں ہر خاص عنایت صرف عورت نہ سمجھ تو
مرد مومن جو ہوتے ہیں ماں سے ہی بنتے ہیں ماں سے محمدؐ بنتے ہیں

Marfat.com

اقوال شاکر

1 مکار کے قریب میں نہ تیرا نہ وطیرا نہ رہے اِس دنیا میں
جانا ہے اگر تجھے کسی بھی منزل پر مومن بن محمدؐ کا

---

2 مرد سے موت کیا لے گی زندگی کے سوا وہ تو واپس کرتا ہے
موت مرد کو کیا دے گی لیکن وسیلا تو ضرور ہے اللہ سے ملانے کی

---

3 موت موت کر کے بھلایا نہ کر میرے سنسار اگر نہ ہونا پڑے شرمسار
موت تو زندگی ہے دائمی ہونے کے لیے تیار ہوں لینے وقار

---

4 جگ میں بھی جوگاڑ سے نہ رہوں گا پھر جرم سے کیسے بچوں گا
جاگ کر جیوں گا اوروں کو بھی جگاؤں گا پھر تو موت سے سجوں گا

Marfat.com

دوست اللہ

انوار الٰہی

اللہ کے دوست کو چھوا بھی دیکھا بھی ہے
اللہ کے یار کو پرکھا بھی ہے چکھا بھی ہے
اللہ کے پیار کو لیا بھی ہے سیکھا بھی ہے
اللہ کے انوار کو دیکھا بھی ہے رکھتے دیکھا بھی ہے
اللہ کے نور کو دیکھا بھی ہے پرکھتے دیکھا بھی ہے
اللہ کے دور کو نزدیک سے دیکھا بھی ہے رہتے دیکھا بھی ہے
اللہ کے بقار کو دیکھا بھی ہے رہتے دیکھا بھی ہے
اللہ کے درد کے شاہوکار کو دیکھا بھی چھوا بھی ہے
اللہ کے عاشق فقیر کو دیکھا بھی ہے دھوا دیکھا بھی ہے
اللہ کے بھگت کبیر لکھا دیکھا بھی ہے پڑھا بھی ہے
اللہ کے کمال بھی دیکھا ہے اللہ کی قلیل بھی اللہ کا مر بھی دیکھا ہے
اللہ کے قدرت بھی قُل دیکھا ہے اللہ کا قیام بھی دیکھا ہے
اللہ کے کرشمے بھی دیکھے ہیں اللہ کا کرم بھی دیکھا ہے
اللہ کا جمال بھی دیکھا ہے اللہ جل جلال بھی دیکھا ہے
اللہ کے خلق میں بھی دیکھا ہے مخلوق میں بھی دیکھا ہے
اللہ کو شازینوں میں بھی دیکھا ہے شاکرنے نمانو میں بھی دیکھا ہے
اللہ کے شکور میں بھی دیکھا ہے اللہ کو مشکور میں بھی دیکھا ہے

Marfat.com

ق-م-ت- کی نشانی

رہزن کی بھی اگر رازداری ہو گی تو مجرم کی بھی پاسداری ہوتی ہے
فخر ہے تو حرام کھانے میں بے ایمانی میں اُن کی ایمانداری ہوتی ہے
گناہ کر کے اکڑتے ہیں ثواب پر بھڑکتے ہیں زرہ بھی نہ شرمساری ہوتی ہے
ساتھ کے ساتھی تنگ ہوتے ہیں پڑوسی کو بھی آزاری ہوتی ہے
پھر تو یذید پر بھی غدرداری ہو گی تو میری تو سوچ آزاری ہوتی ہے
آج کا مسلمین نہیں مسلمان ہے گناہ تجوری میں بیشاری ہوتی ہے
قائم کام ہوتا رضائے الٰہی نہ ہو قصور کر کے آج بھی صرف قصوری ہوتی ہے
اللہ چاہے کچھ دینا تمھیں پھر تیری عیاشی کرنا بڑی مجبوری ہوتی ہے
اپنے ہی جمع کرتے ہیں جرائم کو جرم سے بھری الماری ہوتی ہے
جھوٹ بک رہا ہے سرِ بازار حکمراں پہلے خریدار ہیں سودا بھاری ہوتی ہے
خراب کرتے ہیں کر کے کام کاہلی کا یہ عالم کو اب پتہ نہیں گناہگاری ہوتی ہے
قیامت سے پہلے ہی قیامت ہے سُن اور بول سچ کی بات کراری ہوتی ہے
شرم حیاء کا کچھ نہ بنتا فیشن نئے سے شاکر کی توبہ ذاری ہوتی ہے
روزی میں سما گیا ہے حرام منہ میں ایسا لگتا ہے جیسے ماہواری ہوتی ہے
اب یہ عام عقل کی بات ہے حق کھا جانا جیسے بُرائی پر سواری ہوتی ہے
گناہ معلوم ہے پھر بھی معافی کے نام پر کرتا ہے پھر ثواب پر بوبھاری ہوتی ہے
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم جو بیچتے ہیں وہ یہ ثابت ہو وہ نہیں سوچتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم اندر میں کچھ اور باہر سے کچھ نقلی سجا دیتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم ایک ہاتھ کچھ دکھاتے ہو دوسرے میں کچھ دبوچتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم اپنے کو بچاتے ہیں اوروں کی ٹانگ کو کھینچتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم سب سارے سچ کو ایک طرف جھوٹ کو گھسیٹتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم دین کی دولت نہیں دولت دنیا کی سمجھتے ہیں
ایسا اکثر ہوتا ہے جو ہم سب اب ایسے کُفر کا ساتھ اور سچ کا بُجھا دیتے ہیں

Marfat.com

دُعا دوستوں کو

کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے ویسا نہ ہوجائے نہ کہ قسمت ہماری ہوجائے

کاش کہ ہادی ایسا ہوجائے بہادر پر حیدر کا سایہ ہوجائے

کاش کہ قادر ایسا ہوجائے بہادر سچ کا بہادر ہوجائے

قادر ایسا ہوجائے قد بہادر کا قائم کھلی کھڑکی دل کھلا در ہوجائے

کاش کہ بابل ایسا ہو جائے بہادر کی سہی مادر ہوجائے

تدبیر ایسا ہوجائے زمانے میں بہادر کی قدر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے بہادر کا ایسا نام نادر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے حکم ایک صادر ہو جائے سادھ بہادر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے عاشق علی جیسا فادر ہوجائے

کاش کہ قادر ایسا ہوجائے نمانو کی بہادر پر، چادر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے بہادر کی عزت اور بھاؤ آدھر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے بہادر کے ساتھ رجوع قلندر ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے پہلے سے بھی اچھا بہادر تیرا مقدر ہوجائے

کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے عرض پورا ضرور ہو واصف علی کی طرح آصف ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے اپنا ایک جہاز ہو جائے پیارا پرویز کی طرح پرواز جہاز ہوجائے

کاش کہ ایسا ہو جائے میری قائم نماز ہوجائے

کاش کہ حلال کمائی ہوجائے حق نواز صرف حق ہی نواز ہوجائے

کاش کہ اللہ ایاز بھی ہو جائے اپنا ہم نواز ہوجائے

کاش کہ فضل فیض پر اللہ فیاض ہو جائے قائم نماز ہوجائے

کاش کہ ایسا ہوجائے بشیر کرے اچھا شبیر جیسا اویس ہوجائے

کاش کہ قادر ایسا ہو جائے مقبول کی بھی مقبول دُعا دنیا ہی میں ہوجائے

کاش کہ آقا ایسا ہوجائے رجب اچھا عجب ہوجائے

Marfat.com

کاش کہ مالک عرض ضرور پورا جان محمدؐ واقع ہوجائے
کاش کہ عرض رمز تیری ہو جائے دل میرا تیرا عاجز ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے میرے سجدے میں ساجدہ کے لیے میرا سجود قبول ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے ارشاد کے لیے دُعا بار بار ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے افتخار کا وقار اس دنیا میں بڑا ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے قادر کا قربان پر قرب قائم ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے من میں سکندر کا مندر میں آواز ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے زین کی یہ آواز ہو جائے قائم اس کی نماز ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے اویس کو بیاز ہو جائے اخلاق اس کا فیاض ہوجائے
کاش کہ ایسا ہوجائے علی کا ایک اپنا جہاز ہو جائے خیال اُس کا پرواز ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے شفقت کی قسمت پر سبقت ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے امداد کی امداد ہو جائے میٹھا کماد ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے اللہ تیرا عبد عابد ہو جائے تیرے راغب ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے مسجد میں جیسے محراب ہے میرے لیے محراب ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے خدا کرے پناہ کو تیری پناہ پوری میری انا ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے علی عیسیٰ ویسا نہیں اب ایسا ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے ذکر اللہ سے ذاکر صابر شاکر باقر ناصر آصف نصراللہ قریب ہوجائے
کاش کہ اللہ ایسا ہوجائے ذکر یا زین زمانے میں ہی جاگ جائے یہ ہوجائے

Marfat.com

نورانی نامہ

نفرت نہ ناراض نہ ناراض پھر بھی نم آنکھوں میں ویرانی آگئی
نفع نہ نقصان کے ناتے ہو گئے اتنے میں ایک شخصیت نورانی آگئی
بات بھی بن جاتی ہے پہلے اس منہ میں ہو جاتی بات بیگانی آگئی
نعت بھی شاعت بھی پھر تو نام نعمت پاس نعمانی آگئی
آس تو بھی تھی آستانے کے نمانے کی آسانی آگئی
میرا مشکل میں معاملا پڑ گیا دیکھتے ہی دیکھتے مدد پھر رحمانی آگئی
کام کا کاندھا کافی تھک چُکا تھا پھر کرم کی کرمانی آگئی
ملتے ہیں جب نورانی ذکر وحدانیت غوث پاک کی بات یاد محبوب سُبحانی آگئی
مِلا جب نورانی ملایا اُس نے نمانا پھر قرآن دل کی زبانی آگئی
مرد مومن کی بات کو عام نہ سمجھ غور کرو گے تو آیت قرآنی آگئی
دیکھ کر مزار کو اپنے ہی اندر جیسے روشنی ایمانی آگئی
شاکرؔ تو کبھی کا اُشاعت کے انتظار میں کوئی مجھ کو آزمانی آگئی

Marfat.com

دُعا

جو ہوتا ہے ہونے ہی دیجئے ایمان میرا پورا کر دیجئے
وفا کے بدلے جفا نہ ملے یہ میرا معاملہ حل کر دیجئے

تو نے تو کر دیے وہ کام، ادھورے جو تھے
لت پت جھوٹ میں برائی سے شرابور ہم بھرے تو تھے

سب تعریف سب تاریخ تیری سب تالیف تیری معافی کی طاقت تیری
چاہت میری ساعت میری ساعت تیری معافی کی صداقت تیری
دُعا میری دوا میری درد میرا داروں تیرا معافی کا دلاسہ مام تیری
دل میرا دیرا تیرا عاجزی میری سویرا ہے رات تیری

———

Marfat.com

جیسے تو آنکھوں سے جہان دیکھتے ہو
جب تو تجھے جہان ماہان دیکھتا ہے

اللہ تو دیکھ رہا ہے صبح شام

مذہب کے ساتھ کیسے چلتا ہوں غیر مذہب کے کیسے چلتا ہوں ساتھی اور پارٹنروں کے ساتھ کیسے چلوں، میں بیوی کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، بچوں کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، پڑوسیوں کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، رشتے داروں کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، بھائیوں کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، اپنے پڑھے لکھے اسٹاف کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، اَن پڑھ کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، اپنے ملازموں کے ساتھ کیسے چلتا ہوں، امام کے ساتھ کیسے رہبر کے ساتھ شاکر جیسے چلتا ہوں یہ اللہ کا احسان اور شکر ہے کہ اس نے سب کے ساتھ چلنے کا گرُ سکھایا۔

Marfat.com

اشعار و اقوال

1 برملا جو اللہ کہتے ہیں یہ سب کو اللہ کہتے ہیں یہ ہی برملا ہے
حق تو ہے جو یہ برملا ہے جس کو دیکھ وہ برملا تو دیکھا دکھتا ہے

---

2 دھمکی کو میں دھمال کرتا ہوں کیونکہ دھندا میرا یہ ہے
ڈھول ہیں دھمکی دینے والے میرے لیے دھنواں بھی ایسا ہی ہے

---

3 عرش تو میرے اندر ہے آسمان میں من ڈھکا ہے اندر نمانا ہے میرا
اپنی دنیا پہنچانا ہے جو ایسے سمجھے کوئی سمجھے اپنا سامان سمانا آسمان میں

---

4 رک رخسار دیکھا جب رب دیکھا اُس کی رمز میں
چلتے چلتے کچھ نہ سمجھا رک کر بات بن گئی محبت کی غرض میں

---

5 رزاق سے رزق مانگے بغیر ملتا ہے اُس کی پھر رضا پر کیوں اُچھلتا ہے
رحمٰن سے رحمانی مانگ تیرا کیا بگڑتا ہے بس تیرا خواہشوں پر دل مچلتا ہے

---

6 جوانی عمل کا نا ہے بوڑھا پن کیفیت کا نام ہے
اگر چہ جوان ہو عمل نہ ہو تو وہ بوڑھا ہے
سوچ بوڑھی ہو تو چل جائے گا بوڑھا اگر جوانی جیسی سوچ میں جڑا ہے

Marfat.com

اقوال شاکر (1)

1 کچرا لیتے ہو خرچی کے نام سے رشوّت لیتے جو پھر اچھا کہتے ہو
کچرا دماغ میں بھرتے ہو آہیں بھرتے ہو پھر پھنستے ہو کبھی تو روتے ہو پھر ہنستے ہو

---

2 آپ خود خدا اپنی غرضی کے لیے اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر پھر اُن سے شکوہ کرتے ہو
اپنے ہی من کے اندر میں بُت اِدھر اُدھر بیٹھاتے ہو بُت کی طلب نہیں خود شیوا کرتے ہو

---

3 تجھے افتتاح کا نہ انتہاں کا بھی پتہ نہیں پھر بھی ابتدا کی انتہاں کی بات کرتے ہو
انجام ہے لیکن جاننے کی بات کرتے ہو اپنا سوچ تیرا آنا کب اور جلد جائے گا

---

4 سچ ستارے کی طرح چمکتا ہے لیکن سچ چمکتے نہیں ایک سچ تو ایک ستارہ چمکے گا لیکن کہتے ہیں چمکنے سے
بات سے پیٹ نہیں بھرتا جیسے کام کے بغیر سیٹھ تنخواہ نہیں دیتا کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا

---

5 دنیا میں جس انسان کی شاخ ساکھ نہیں یہاں وہاں کیا کماتا
سچ بول کر چمک تو جاؤ دین میں بھی دنیا میں بھی پیٹ تو اللہ ہی بھرتا ہے
جانور بھرتے ہیں اللہ کا وعدہ ہے رزق کا پھر آہیں کیوں بھرتے ہیں اور اللہ بھرتا ہے

---

6 صرف ابجد ہیں میرا اقوال کوئی سمجھے ابجد معلوم کرو پھر اعتبار کرو
ایک ایک لفظ میں ورق چھپا ہے ایک الفاظ چھپا ہے کتاب یہ پتہ قرآن سے کرو

---

7 اگر تم ایک نوکری سے دوسری نوکری تک چھلانگ لگا سکتے ہو
کیوں نہیں دماغ سے چھلانگ دل پر لگاؤ تو بات ہی بن جائے گی

Marfat.com

8 تقاضے اور تنازعے میں مصنوعی سہولت لیتے ہیں یہ جلد ہی گھروندہ مٹی کا بت ہوتا ہے
جیسے گھروندہ گرتے ہیں نہ تو کسی کو پتہ چلتا ہے نہ کسی اور کو نقصان ہوتا ہے
دوبارہ گھروندے کا نشان بھی نہیں ہوتا

9 امیری کی بلندی سے گر کر غربت کی تہہ پر پڑجائے تو اس کو گرنا کہتے ہیں
غربت کو پھر اُٹھایا جا سکتا ہے، امیری کی بلندی پر
وقار سے جو گِرے تو اس کو گرنا نہیں کہتے
وقار تو شیرازہ ہے یہ بکھر سکتا ہے
اگر وقار کا شیرازہ بکھر جائے تو اس کا سمیٹنا مشکل ہے

10 وقار اگر بھرم سے بنایا ہے تو بہرحال بھرم ٹوٹے گا یہ بھولنے سے بھی نہ بھلائے

Marfat.com

اقوال شاکر (2)

1

کمال کو زوال ہے پھر زوال بھی تو کمال ہوا
شاکر بیچ میں گزار نہ کمال بہتر نہ زوال بہتر

2

لہو گرم ہی ہوتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں
سر پر آئی جو مصیبت ٹھنڈا ہے کہ گرم یہ اِس وقت کی بات نہیں

3

روز بروز گھٹ رہا ہوں یا بڑھ رہا ہوں کوئی پتہ تو بتائے مجھے
عمر بڑھ رہی ہے طاقت کم ہو رہی یا دونوں ختم ہو رہی ہے یہ بتائے مجھے

4

ہنسنے کا بھی حُسن ہے تبسم سے کم ہے مسکرانا مسخر سے نہیں محبت سے
ہم ہوں اور تم بھی ہوں نہیں چلے گا محبت کا درس ہے دار رسی صحبت ہے

5

دی دولت تن میں دِیا جلایا من میں بھی دُعا دوا کا طب کر دیا
طلب ہے تجھ طیب سے توبہ کے درزارے توازن سے کھول دیا

6

اس جھولی میں تو جھول ہے اگر دل کی جھولی چھاج کی طرح ہے میری
دُعا جھولی اس میں پڑی اس جھولی میں چھید تھے بھید میں دُعا چھن نہ سکی دوا میرے لیے

Marfat.com

7 فہم جو جتنا ہوا اندر موجود ہو گمان کی حد تک ہو
یہ کوئی بھید نہیں حد کی بھی ایک حد اندر اپنے پر نظر ہو باہر کی صرف خبر ہو

8 بھید میں جو چھید وہ اپنے ہی کھیل کا اختتام ہے باقی رہنا خام خیال ہے
چھاؤں دھوپ دونوں ایک دوسرے کی نشانی دھوپ بھی ہے چھاؤں بھی ہے
کہیں چھاؤں کی قدر کبھی دھوپ کی قدر یہ بھی لازم مظلوم ہے

---

9 مخلص مختلف قسم کے ہوتے جو اجنبی راستے میں سلام کرتے وہ بھی مخلص ہے
مخلص جو مفلس سے ہو درجہ اوّل کی مخلص ہے سچی بات خاص خصلت ہے

---

10 مفلسی میں فقیر تو مخلص رہتے ہیں یہ عجیب بات خود فاقے میں رہتے ہے
مفلس کے سخی ہوتے ہیں انجان شخص سے بھی سخاوت کرتے ہیں سب کا ہر چیز میں حصہ رکھتے ہیں

---

11 محبت میں اسلام چھپا آذان میں نہیں تو بلاوا ہے کوئی آئے تو سہی
قربانی قرآن میں بکرے کی نہیں قریب دل تیرا قربان کر پھر قربانی قائم ہوتی ہے یہ کل بھی آج بھی

Marfat.com

اقوال شاکر (3)

1 تیرے من میں مندر جو اُس میں مہربان کے محراب بنایا ہے اُس میں بیٹھا اُس ملّا کا وعظ کیا ہے
مسجد میں محراب ہے وہ اینٹ پتھر کا ہے اُس میں بیٹھ کر ملّا سخت ہی بات کرے گا نرم گداز والے کے محراب میں سے

---

2 بات کی تحقیق کرنے کی عادت ڈالو اگر اس پر عبور ہو گیا
تو ہمیشہ کے لیے غصّہ تمہارے جانچ پڑتال کے رسیوں اور زنجیروں سے بندھا رہیگا

---

3 انسان کا بھلا فناہ ہے اگر نہیں ہونا پھر شاکر کی صلح ہے
محمدؐ کی کر ثناء ہے نہ کوئی کر بہانہ یہ میرا کہنا ہے

---

4 پینے سے پیغام ملا پیار کا پاپ دھونے کا گُر ملا ہے ثواب سونے کا
پیالہ پیا جب پیار کا خود خدا کو دیکھا اِن خود کی آنکھوں سے یہ ملا مرشد کا کہنے کا

---

5 ایک دفعہ ہو جائے دھوکہ پھر وہاں ہی سے آئے دھکا اس انسان پر دھتکار ہے
وہ اندھا ہے جس کا یہ دھندا ہے یہ دھول آنکھ کی کام بھی گندا ہے

Marfat.com

اللہ کی تلاش میں قریب وہ نہ آئے قریب

کوئی کہتا ہے خدا خود میں سمایا کوئی اللہ کوہ طور پہ آیا مجھ پر نہ آئے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
جنگل میں دیکھا نہ ملا، سمندر میں دیکھا نہ ملا، کوئی ملے پوجے ماتا گائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
سر ریر میں ہے سُنا ہے دلیل ہوتا ہے، سنا کوئی دھوپ میں بھی ان کے سائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
اندر باہر اوپر نیچے جو دیکھا ہم نے اُن کو کچھ بھی نہیں اللہ نہ نظر آئے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
دلبر میں ڈھونڈا صنم پر بھی غور کیا محبوب کی کھوج کی کسی نہ دی رائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
کھانے کھٹے میٹھے بڑے کھائے، شہد بھی چاٹا، کڑوے ہریڑ کھائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
تصور کی بھی کوشش کی خیال میں آجائے، ذرہ بھی آجائے خیال بھی ہوئے ضائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
آئے کی مہمانی بھی، کی کسی کا مہمان بھی، ہوا کر دیکھا یہ سب گندے مندے بھی مجھے بھائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
پاک صاف کیا بدن کو پاک پانی سے سارے سنسار کو نہوایا اور نہائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
ماما مامی، بھابھی بھائی، نانا نانی، ماسی تائی، چاچے نہ تائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
آگے پیچھے دیکھا، شمال جنوب مغرب اور مشرق بھی دکھا، دایاں نہ بائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
بلبل کے چمن سے معلوم کیا پر نہ ملا پپیہا کی کوئے کی کائے کائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے

Marfat.com

مذہبی جگہوں کی تلاش کی، گرجا گھر اور مسجد میں بھی، مندر دئے جلائے دیئے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
مقدر میں کیا ہے تقدیر پھر کیا ہے، نصیب کیا بلا ہے یہ سب کئے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
پنڈٹ پادری سے بھی بہت معلوم کیا، ملّا مولوی سے پوچھا، نہ ملا جواب قدموں میں بھی نہ پائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
راگ سیکھے گانے گائے، پڑھے سبق کرشموں کے بڑی نعت پڑھی، اللہ کے کلام گائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
غریب کے بھی قریب گئے، کچھ بھی نہ پائے زرہ ایک بھی، اپنے اوپر ظلم بڑے ڈھائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
لڑنے میں بھی نہ ملا جھگڑے میں بھی نہ دیکھا، یہ عجیب دیکھا خود بھی لڑا مخلوق سے اُن کو لڑائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
ملکوں مالک نظر نہ آیا، زخم کانٹا نہ پھول میں، گاؤں میں بستی دیکھی، گھروں میں دیکھا ڈھونڈا سرائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے
سہارے میں نہ ہوا سوا میں نہ ہوا، آدھا میں نہ ہوا کبھی کاش من مندر میرے میں آجائے
میں نے نہیں پایا تو وہ مجھے پائے

Marfat.com

اقوال

غصہ جسم کا وہ زلزلہ ہے جو پورے جسم پر لرزا تو کرتا ہی ہے، لیکن بہت دراڑیں بھی ڈال دیتا ہے، کچھ دراڑیں بھر دی جائیں تو بھر جاتی ہیں کوئی دراڑ عمر بھر نہیں بھری جاسکتی۔

طویل عمر تجربہ تو ہوتا ہے اگر کوئی چاہے تو طویل عمر والے سے فائدہ حاصل کرے ورنہ بس لیکن طویل عمر کا تجربہ اللہ کا یہاں طویل ہی احتساب ہو گا وہاں تجربہ نہ چلے گا۔

مذہب

ہر مذہب میں جغرافیائی حالات بدل جاتے ہیں چاہے وہ زمین کے ہو یا دماغ کے دل کے جغرافیائی تبدیلی بھی وقت کے ساتھ آسکتی ہے زیادہ یا کم ہو جاتی ہے اسلام میں صوفیائے کرام نے پہلے سے زیادہ اسلام دل کے جغرافیائی ایراضی بڑھادی اور مذہبی عالموں نے دل کے دلایل سے کم کرکے دماغی دلایل میں اُلجھا کر مناظرے کرتے ہیں اللہ مناظروں میں نہیں دلائل اپنے دل ودماغ میں ہوں دل دلائل سے دماغ پر قابو پالے تو اللہ مل گئے بس۔

دنیا کے درد سے دراڑ پڑجائے آباد دل اُجاڑ ہوجائے لیکن فقیر اڑجائے جھوٹ سے لڑجائے
عبادت سے آباد ہوجائے، آئندہ بہتر ہوجائے، پھر دراڑ نہ دے ڈر کے دنیا کے ڈبے میں بڑجائے

Marfat.com

Marfat.com

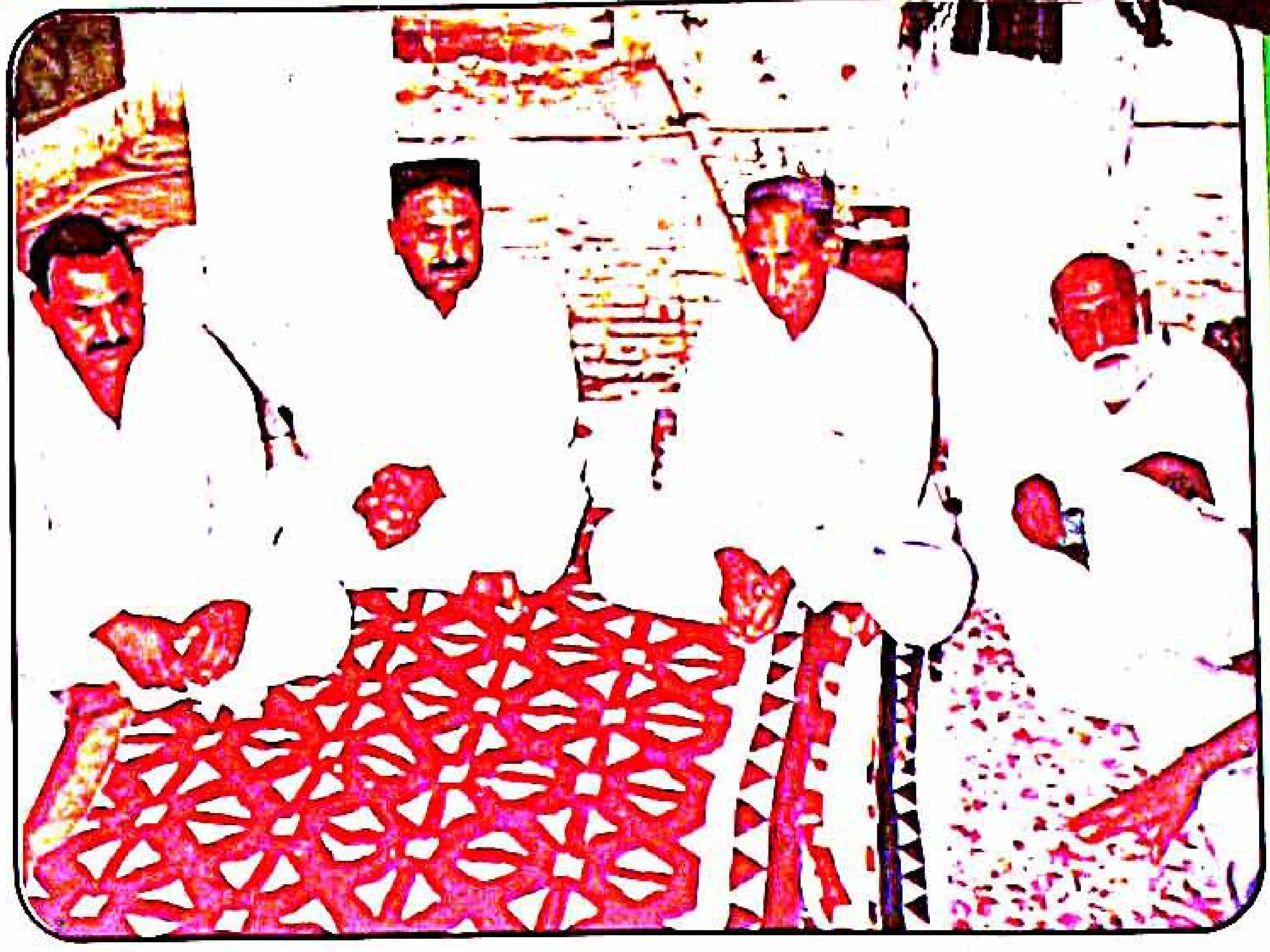

خاموش بیٹھے ہیں زمین پر اللہ سے لو لگائے

اللہ سفل کردے، امن کردے، ایمان کردے، من کو صاف کردے

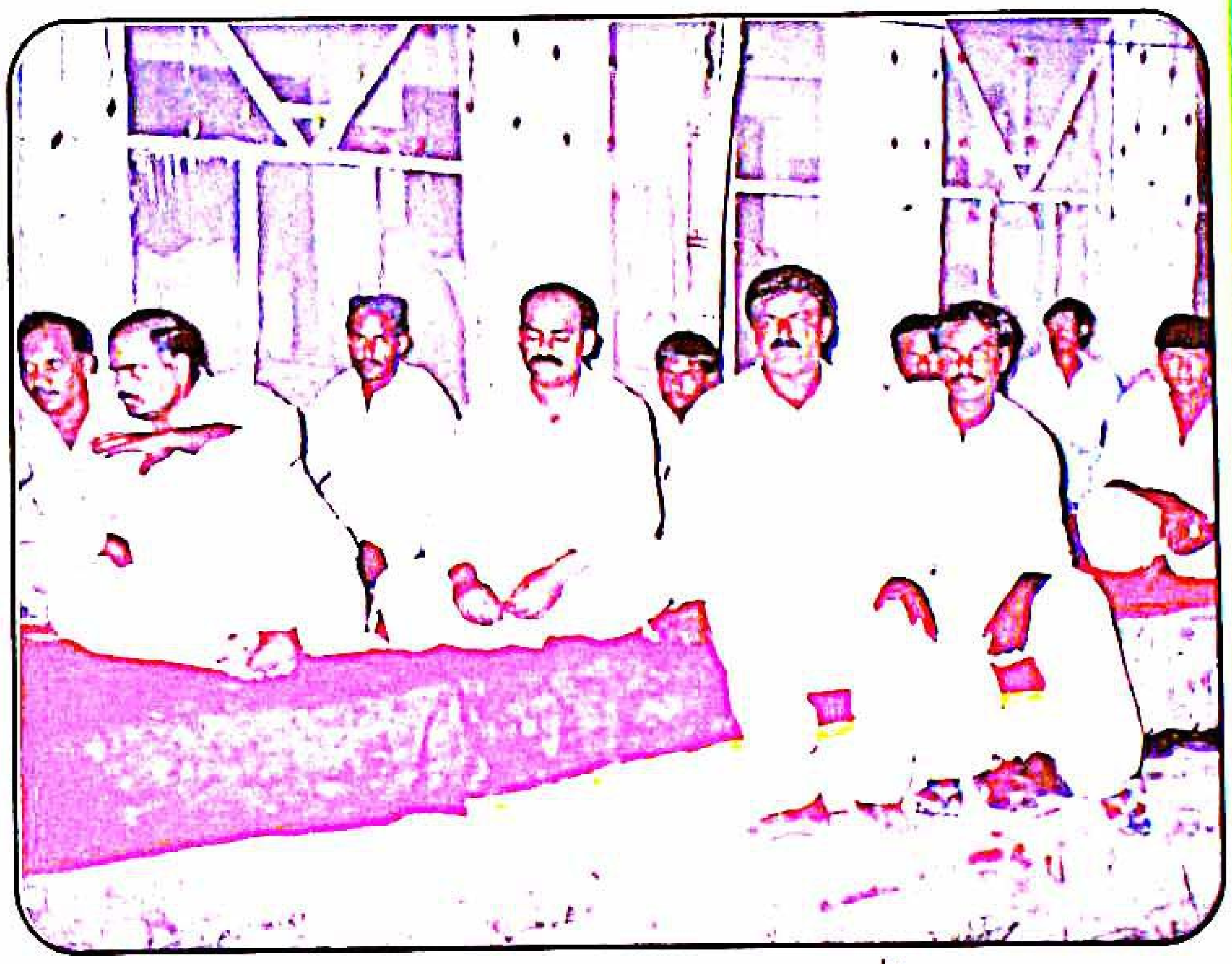

ذکر الٰہی سننے میں خاموش فقیر اور فقراء

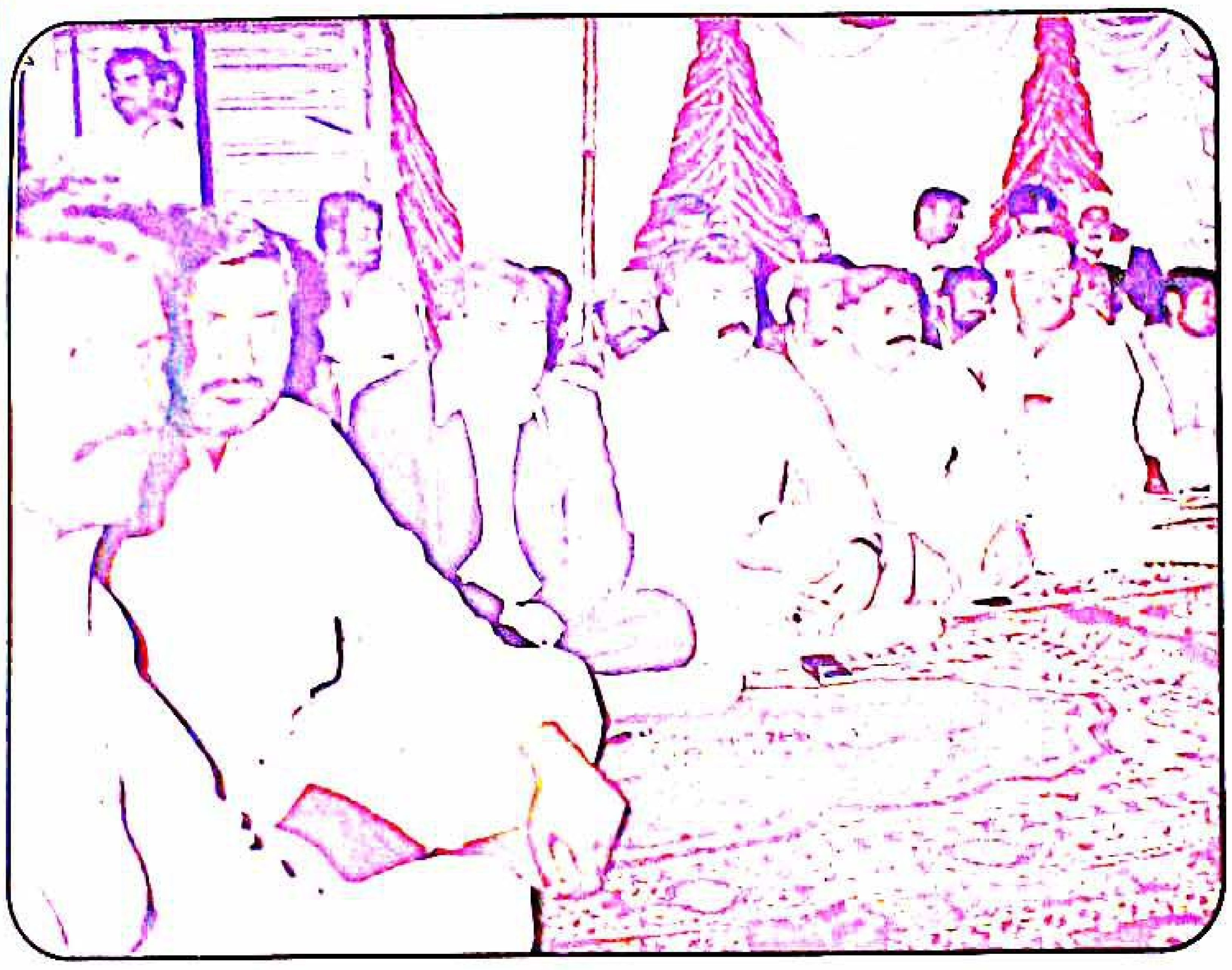

ست سنگ ست گرو کا، سچی بات سننے سنسار آیا

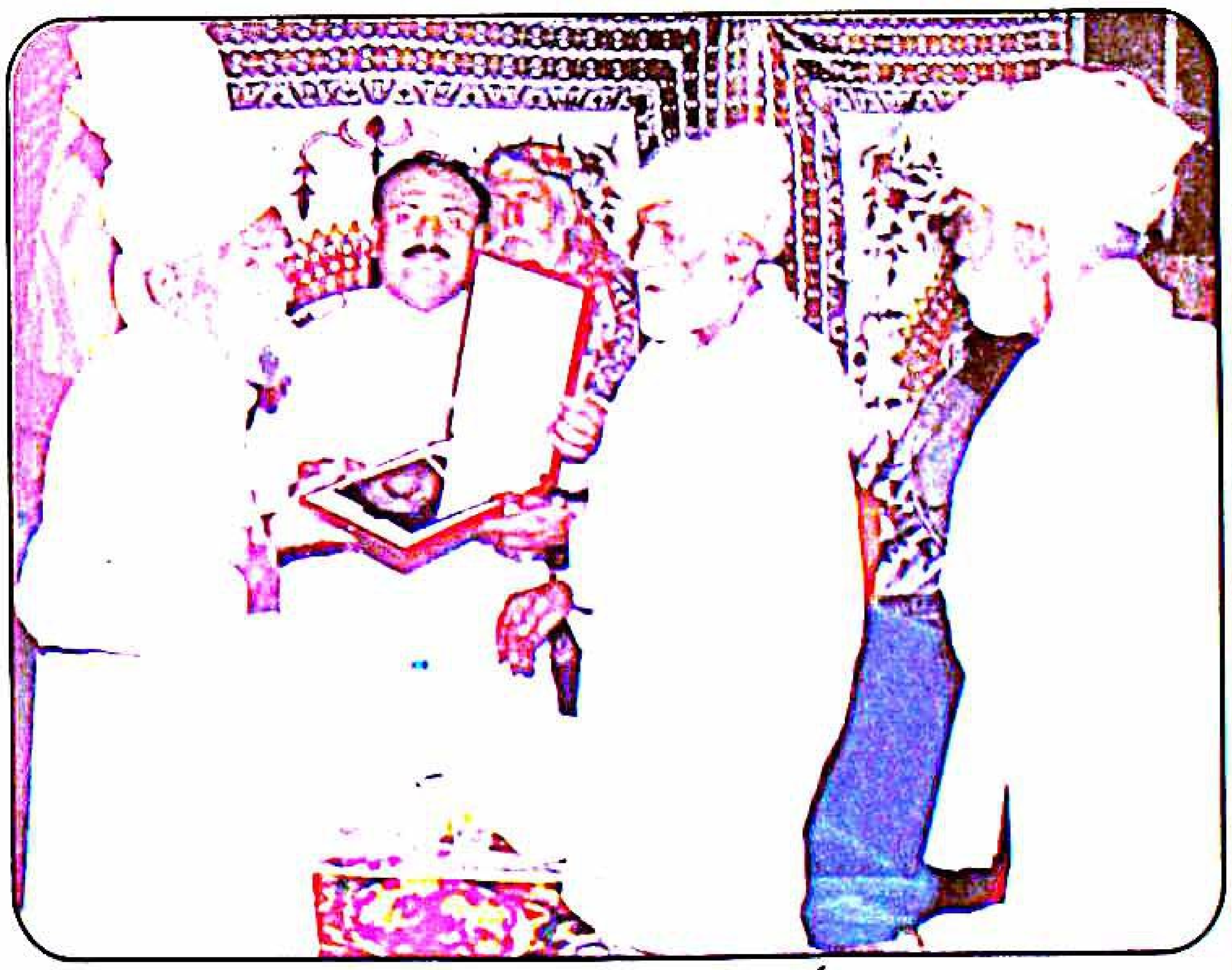

حضرت سائیں نمانا مخلوق کی خدمت میں اچھی
کارکردگی پر کنور نور محمد کو شیلڈ دے رہے ہیں

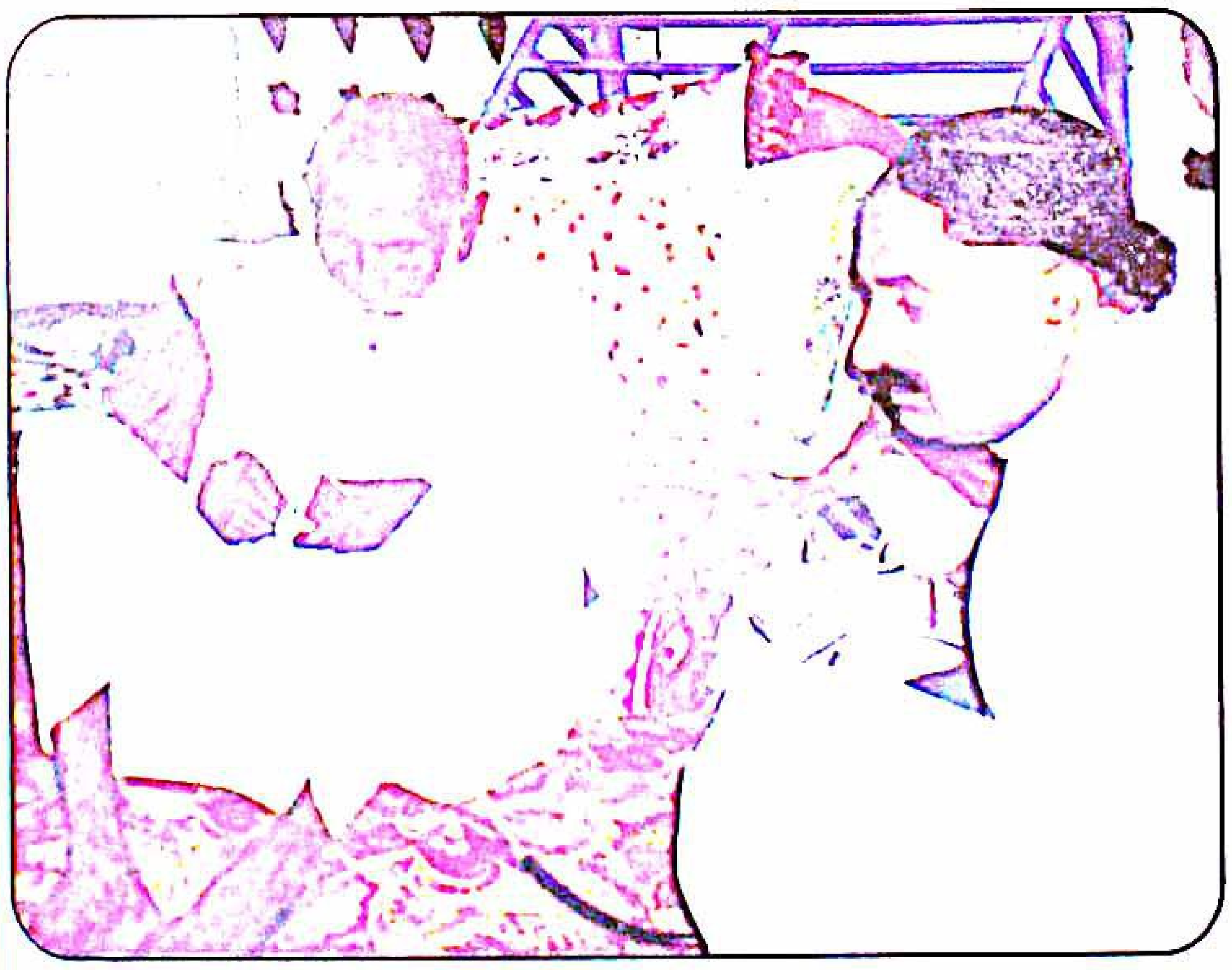

خلق کی دعا کے لیے فقیر کے آستانے پر فقیر کے قدموں میں بیٹھے ہیں

Marfat.com

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

آستانے کی خدمت میں ریاضت کرنے والوں کا گروپ فوٹو

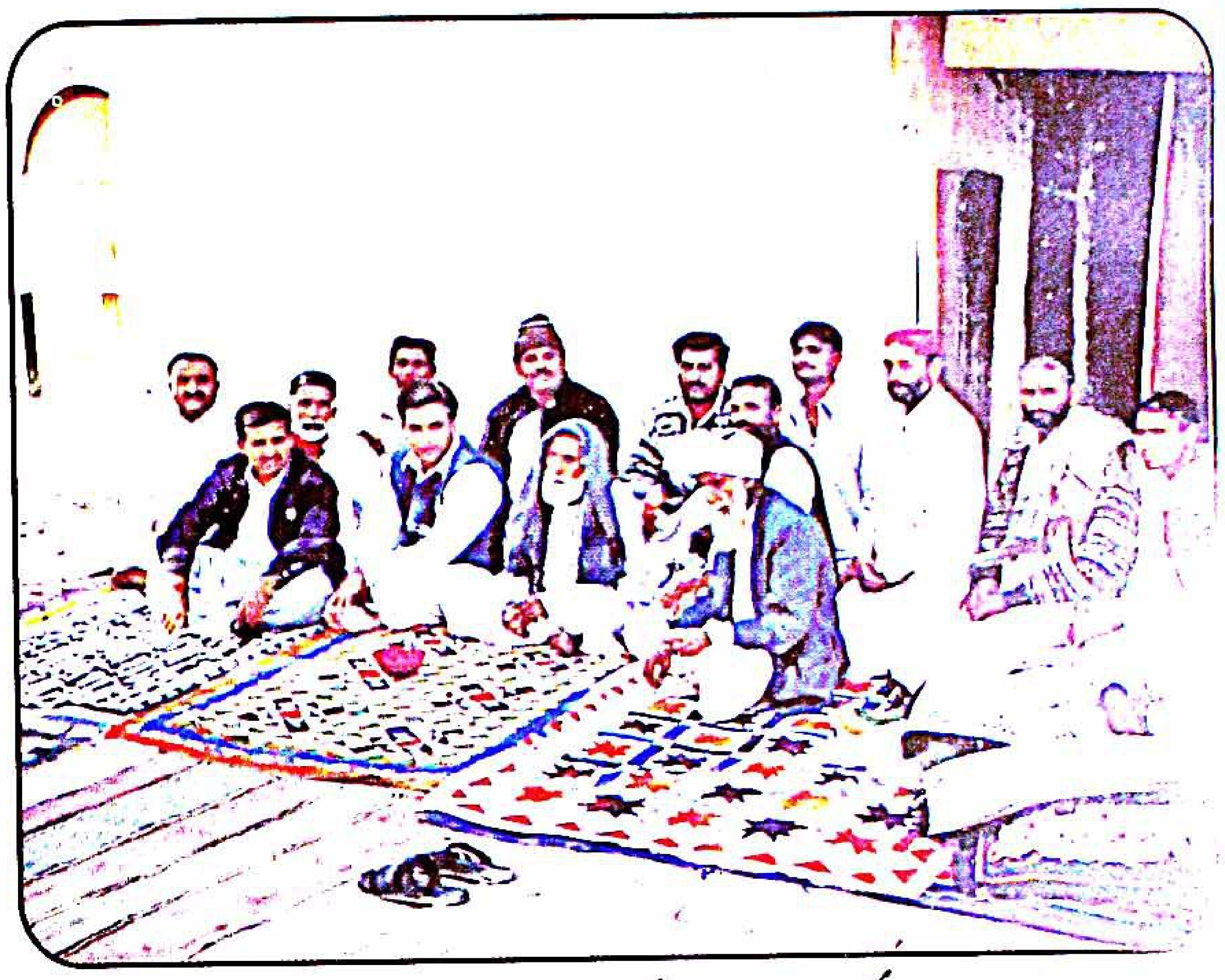

حضرت بابا نمانا سائیں کے ساتھ فقراء آستانے پر دعا کے لیے بیٹھے ہیں

راؤ اصغر علی خان سابق چیئرمین گھوٹکی، بقائی صاحب چانسلر بقائی یونیورسٹی کراچی

بسم اللہ اسپتال گھوٹکی میں آئے ہوئے فقیروں کا مصنف شکریہ ادا کر رہا ہے

سائیں سادھ رام راؤ تسلیم کو کارکردگی پر شیلڈ دے رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com